شہر مقدس قم
کے بارے میں مختصر معلومات

ماخذ:

الشیعہ ڈاٹ او آر جی

یہ کتاب برقی شکل میں نشرہوئی ہے اور شبکہ الامامین الحسنین (علیہما السلام) کے گروہ علمی کی نگرانی میں تنظیم ہوئی ہے

شہر مقدس قم کے بارے میں مختصر معلومات

ماخذ: الشیعہ ڈاٹ او آر جی

خیر مقدم

شہر مقدس قم میں آپ کی آمد پر ہم خوش آمدید کہتے ہیں ۔ ہماری سعی و کوشش ہے کہ ہم آپ کی خدمت عالیہ میں نفع بخش معلومات پیش کر سکیں ۔

یہاں اس ملکوتی خاتو ن اور شفیعہ روز جزا کی آرامگاہ ہے کہ ہمارے معصوم ائمہ علیہم السلام نے جس کی زیارت کی جزا کو فردوس بریں قرار دیا ہے ، اور ان کی عالمگیر شفاعت کی بشارت دیا ہے ۔

اس بارگاہ مقدس کے سونے کا گنبد عاشقوں کے دلوں کا کعبہ ہے ، اس کی ضریح مطہر بے چین دلوں کی بوسہ گاہ ہے ، اس کے سونے کے ایوان اور آئینے خستہ دلوں کی منزل ہیں ۔

یہ وہ جگہ ہے جہاں ملکہ عقیدت علم و فضیلت و معارف دینی کی میزبانی فرماتی ہیں ۔ بیشک وہ افراد خوش نصیب ہیں جو معصومہ قم سلام اللہ علیہا کے مقام و منزلت کی معرفت کے ساتھ زیارت کرتے ہیں ۔

آپ کی منزلت و فضیلت کے لئے یہی کافی ہے کہ آٹھویں امام علیہ لسلام نے آپ کو معصومہ کا لقب دیا ہے ۔ اور فرمایا:

"من زر المعصومہ بقم کمن زارنی" جس نے قم میں معصومہ کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی ۔

خداوند عالم سے دعا ہے کہ آپ حضرات سلامتی کے ساتھ اس مقدس جگہ سے اپنی دنیوی و اخروی مرادیں اور معنوی تحفہ لے کر اپنے وطن واپس ہوں ۔

التماس دعا

قم کی تاریخ:

تاریخی شواہد کی روشنی میں شہر قم اسلام سے پہلے ایران کے آباد شہروں میں شمار کیا جاتا ہے ۔ اور اس شہر کی پہلی بنیاد کی نسبت بادشاہ "تہمورث پیشدادی "کی طرف دی گئی ہے ۔ اور اسی کے مقابلے میں بہت سے مورخین نے اس شہر کو اول قرن ہجری کے شہروں میں شمار کیا ہے۔ لہٰذا اس قول میں کچھ حقیقت پائی جاتی ہے۔ قم کا علاقہ چوں کہ ایک لق و دق بے آب و گیاہ صحراء سے متصل ہے، اس لئے اس شہر کی آب و ہوا بہت اچھی نہیں ہے بعض صاحبان علم کا کہنا ہے کہ خداوند عالم نے اس مقدس شہر کو ظالم و جابر حکام سے محفوظ رکھنے کے لئے یہاں کی آب و ہوا کو مرغوب نہیں بنایا ۔ چنانچہ قم میں کبھی کسی ظالم و جابر نے رہائش اختیار نہیں کی ہے ۔

موجودہ قم آج جہاں آباد ہے ماضی بعید میں وہاں آباد نہیں تھا کسی منصوبہ کی تحت نہیں بسا تھا بلکہ سرسبز علاقہ اور مجمع البحرین ہونے کی وجہ سے صحرانشین اور چرواہوں نے مستقل رہائش کے لئے گھر بنا لئے تھے ان گھروں کو "کومہ "کہتے تھے ۔یہی لفظ کومہ "کثرت استعمال سے "کم "ہوگیا پھر جب اسے معرب کیا گیاتو "قم "بن گیا ایک شیعہ روایت میں ہے کہ رسول خدا معراج پر تشریف لے گئے تو اس مقدس شہر کی سرزمین پر ابلیس ملعون کو دوزانو اور افسوس کی حالت میں بیٹھے ہوئے دیکھاتو آپ نے فرمایا "قم یاملعون " اے ملعون یہاں سے اٹھ جا ۔ اس لئے اس شہر کو قم کہا جانے لگا۔

بعض حضرات قم کو قدیم شہروں میں شمار کرتے ہیں اور اسے آثار قدیمہ میں سے ایک قدیم اثر سمجھتے ہیں نیز شواہد و قرائن کے ذریعہ استدلال بھی کرتے ہیں مثلاً قمی زعفران کا تذکرہ بعض ان کتابوں میں ملتا ہے کہ جو عہد ساسانی سے مربوط ہیں ۔ نیز شاہنامہ فردوسی میں ۲۳ ھ کے حوادث میں قم کا ذکر بھی ہے ۔ اس کے علاوہ یہ کہ قم اور ساوہ بادشاہ "تہمورث پیشدادی " کے ہاتھوں بنا ہے ۔

لیکن حقیقت تو یہ ہے کہ یہ تمام دلیلیں مدعا کو ثابت نہیں کرتیں کیونکہ عہد ساسانی میں قم کی جغرافیائی و طبیعی حالت ایسی نہ تھی کہ وہاں شہر بنایا جاتا بلکہ ایسا شہر تہمورث کے ہاتھوں بنایا جانا ایک قدیم افسانہ ہے جس کی کوئی تاریخی اہمیت نہیں ہے علاوہ ازیں شاہنامہ فردوسی میں ۲۳ ھ کے حوادث میں قم کا ذکر اس بات کی دلیل نہیں ہے کہ اس دور میں بھی یہ زمین اسی نام سے موسوم تھی کیونکہ فردوسی نے اپنے اشعار میں محل فتوحات کے نام اس زمانے کے شہرت یافتہ و معروف ناموں سے یاد کیا ہے نہ کہ وہ نام کہ جو زمان فتوحات میں موجود تھے ۔ اسناد تاریخ اور فتوحات ایران کہ جو خلیفہ مسلمین کے ہاتھوں ہوئی اس میں سرزمین قم کو بنام "شق ثمیرۃ "یاد کیا گیا ہے ۔ اس بنا پر شہر قم بھی نجف اشرف ، کربلامعلی ، مشہد مقدس کی طرح ان شہروں میں شمار ہوتا ہے جو اسلام میں ظاہر ہوئے ہیں ایسی صورت میں اس کے اسباب وجود کو مذہبی و سیاسی رخ سے دیکھنا ہوگا ۔

زمانہ انقلاب اہل قم نے ۱۹ /دی ماہ ۱۳۵۶ ئہ ش شاہ کے خلاف قیام کرکے اس شہر کے لئے سند افتخار حاصل کیا ہے۔ ایران عراق جنگ میں اس شہر نے تقریبا ۵۲۰۰ شہید دیئے ہیں اور تقریبا ۷۶۰۰ جانبازوں نے جنگ میں شرکت کرکے اس شہر کا سر بلند کر دیا ہے۔ اور آج بھی رہبر انقلاب حضرت آیت اللہ خامنہ ای اندرونی اور بیرونی دشمنوں کے مقابل میں ایک سیسہ پلائی ہوئی دیوار کے مانند کھڑے ہوئے ہیں اور خداوند عالم کے لطف وکرم کے امیدوار ہیں کہ امام زمانہ کے ظہور کے لئے زمینہ ہموار ہو جائے انشاء اللہ۔

قم کے بارے میں زیادہ معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کتابوں کی طرف مراجعہ فرمائیں۔

۱۔ تاریخ قم۔ انتشارات زائر

۲۔ تربیت پاکان۔ انتشارات زائر

۳۔ فروغی از کوثر۔ انتشارات زائر

۴۔ کریمہ اہلبیت، انتشارات حاذق

۵۔ تاریخ مذہبی قم۔ انتشارات زائر

۶۔ حضرت معصومہ فاطمہ دوم۔ انتشارات علامہ

صوبہ قم کا مختصر جغرافیائی خاکہ

صوبہ قم کا رقبہ حدودا ۱۱۲۳۸ کلو میٹر مربع ہے۔ یہ صوبہ ایران کے مرکز میں واقع ہے۔

اس کے شمال میں صوبہ تہران، مشرق میں صوبہ سمنان، جنوب میں صوبہ اصفہان اور مغرب میں صوبہ مرکزی (اراک) واقع ہے۔

سمندر کی سطح سے اس شہر کا ارتفاع تقریبا ۹۲۸ میٹر ہے۔ اس صوبہ کا بلند ترین نقطہ مناطق کوہستانی ہے (کوہ ولیجا) کہ تقریبا ۳۳۳۰ میٹر بلند ہے اور پست ترین نقطہ دریاچہ نمک ہے کہ حدودا ۷۰۰ میٹر نیچا ہے۔

شہر قم کی آبادی تقریبا دس لاکھ ہے۔

قم کے دستی صنعت اور سوغات

فرش ابریشم

ہاتھ کی بنی ہوئی قالین ابریشم ایران کے نفیس ترین صناع دستی میں شمار ہوتا ہے۔اس کے رنگ آمیزی اور نقشہ کے اعتبار سے اصل ایرانی طرز پر ہوتا ہے اور کیفیت کے اعتبار سے درجہ یک شمار کیا جاتا ہے۔اس کے بنانے والی اکثر عورتیں ہوتی ہیں ۔

مٹی کی بنی ہوئی اشیائ

یہ دستی ہنر اباو اجداد سے چلا آرہا ہے، اس شہر کا یہ تاریخی پیشہ ہے ۔داخل ملک اور بیرون ملک قم کی مٹی کے ظروف بھی بہت ہی مشہور ہیں اور اس کے خاص طرفدار ہیں ۔

کاشی کاری

یہ اسلامی ہنر بہت ہی زیبا و خوشنما ہیں دیکھنے والوں کو اپنی طرف جذب کر لیتے ہیں ۔ کاشی کاری کا کام بہت ہی استادانہ کام ہے جس کو قم کے ہنر منداسلامی طرز پر خوبصورت انداز میں خاک و گل کی صورت میں لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔

لکڑی کے اشیاء پر نقش و نگار

مختلف قسم کے میز، کرسی اور لکڑی کی دوسری چیزوں بہترین و خوبصورت نقش و نگار بنانا قم کے ماہرین استاد کے ذریعہ انجام پاتا ہے ۔اور یہ اشیاءیورپ اور ایشیا کے مختلف ممالک سے آرڈر پر بنایا جاتا ہے اس کے بعد اسپورٹ کیا جاتا ہے۔

سوہان (سوہن حلوہ)

سوہان قم کی بہترین یٹھائیوں میں شمار کیا جاتا ہے ۔ اس مٹھائی کو دنیا کے تمام لوگ پسند کرتے ہیں ۔اس یٹھائی کے اجزا میدا ، شکر ،روغن ،پستہ ،بادام اور زعفران ہے ۔

قم کی فضیلت

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے: "ان لعلیٰ قم ملکا یرفوف علیها بجناحیه لا یرید ها جبار بسوء الا اذا به الله کذوب الملح فی الماء "

قم کے اوپر ایک فرشتہ اپنے پروں کا سایہ کئے ہوئے ہے جو جابر و ظالم بھی قم کے بارے میں برا ارادہ کرتا ہے خدا اسے ایسے ہی پگھلا دیتا ہے جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے۔ (بحار)۶۰/ الانوار، ج/ ۲۱۷

"اذا اصابتکم بلیة وعناء فعلیکم بقم فانهاماوی الفاطمیین و مستراح المومنین و سیاتی زمان ینفراولیاء نا و محبونا عناوییعدون منا و ذالک مصلحة لهم لکن لا یعرفوا بولایتنا یحقنوا بذالک وما لهم و اموالهم وما اراد احدبقم و اهلها سو الا آله الله ابعده من رحمته" -جب تم پر کوئی مصیبت آئے تو قم پہنچ جاو کیونکہ وہ فاطمیوں کے لئے پناہ گاہ اور مومنین کے لئے پر سکون ہے۔ عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ ہمارے دوستدار ہم سے کنارہ کشی کرے ں گے۔ ہم سے دور ہو جائیں گے، کہ اسی میں ان کی مصلحت ہے تاکہ وہ ہماری ولایت کے قائلےن کی حیثیت سے نہ پہچانے جائیں اور اس طرح وہ اپنی جان و مال کی حفاظت کر سکیں۔ اور جو بھی قم اور اس کے باشندوں کے لئے برا چاہے گا خدا اسے ذلیل کرے گا اور اپنی رحمت سے دور کر دے گا۔(بحار الانوار، ج/ ۲۱۵/۶۰/)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

"سلام الله علیٰ اهل قم سقی الله بلادهم الغیث وینزل علیهم البرکات ویبدل الله سیئاتهم حسنات هم اهل رکوع و سجود و قیام و قعود، هم الفقهاء العلماء الفهماء هم اهل الدرایة و الروایة و حسن العبادة"

قم والوں پر خدا کا سلام ہو، خداوند عالم ان کے شہروں کو بارش سے سیراب کرتا ہے اور ان پر برکات نازل کرتا ہے اور ان کی برائیوں کو حسنات سے بدلتا ہے یہ لوگ اہل رکوع و سجود و قعود اور قیام ہیں۔ یہ لوگ فقہا، علماء اور با فہم ہیں، یہ لوگ صاحبان حقایق و روایت ہیں اور اچھی عبادت کرنے والے ہیں۔

(۶۰/ بحار الانوار، ج/ ۲۱۷)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کا ارشاد ہے:

"رجل من اهل قم یدع الناس الیٰ الحق یجتمع معه قوم کزبر الحدید لا تزلهم الریاح العواصف ولا یکلون من الحرب ولا یجبنون و علی الله یتوکلون والعاقبة للمتقین" "قم والوں میں سے ایک شخص لوگوں کو حق کی طرف بلائے گا ایک گروہ اس کے پاس جمع ہو جائیں گے جو فولاد کی مانند ہوں گے انہیں تیز ہوائیں متزلزل نہیں کر سکے گا، وہ جنگ سے نہیں اکتائیں گے، وہ صرف خدا پر توکل کریں گے، آخر کار متقین کامیاب ہوں گے۔

(بحار الانوار ج/ ٦٠ص/ ٢١٦)

قم اور اہل قم کی فضیلت میں رسول اکرم اور ائمہ معصومین (س) سے بہت سی روایات وارد ہوئی ہیں ۔ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ (س) نے فرمایا: "الا ان اللہ حرما وھو مکة الا ان لرسول اللہ حرما وھو مدینة الا ان لا میر المومنین حرما وھو الکوفة الا ان حرمی و حرم ولدی من بعدی قم الا ان قم کوفة صغیرة الا ان للجنه ثمانیة ابواب ثلثة منھا الیٰ قم تقبض فیھا امراة ھی من ولدی و اسماھا فاطمة بنت موسیٰ یدخل شفاعتھا شعتی الجنة باجمعھم"

آگاہ ہو جاؤ خدا کا ایک حرم ہے اور وہ ہے مکہ اور رسول اسلام کا حرم مدینہ ہے اور حضرت علی کا حرم کوفہ (نجف) ہے میرا اور میری اولاد کا حرم قم ہے ۔ قم چھوٹا کوفہ (نجف) ہے۔ جنت کے آٹھ دروازے ہیں جن میں سے تین دروازے قم طرف کھلتے ہیں میری اولاد میں سے ایک خاتون فاطمہ بنت موسیٰ بن جعفر قم میں وفات پائے گی کہ جس کی شفاعت سے میرے تمام شیعہ جنت میں داخل ہوں گے۔

آپ کا ارشاد ہے: "اذا عمت البلدان الفتن ولبلایا فعلیکم یقم وھو الیھا و نواحیھا فان لبلابامدفوع عنھا" جب شہروں میں میں فتنے پھیل جائیں تو تم قم اور اس کے اطراف و اکناف میں پناہ لینا کیوں کہ قم سے بلا کا گزر نہیں ہوگا۔

امام رضا علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "للجنة ثمانیة ابواب فثلث منھا الیٰ اھل قم فطوبیٰ لھم ثم طوبیٰ لھم" جنت کے آٹھ دروازے ہیں ان میں سے تین اہل قم کی طرف کھلتے ہیں خوش نصیب ہیں وہ درحقیقت وہ خوش نصیب ہیں ۔

قم کی فضیلت و قداست کے سلسلہ میں متواتر روایات وارد ہوئی ہیں چنانچہ قم کو عش و حرم اہل بیت سے تعبیر کیا گیا ہے ۔

امام جعفر صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے:

"تربة قم مقدسة واھلھا مناونحن منھم لا یرید ھم جبارا لا عجلت عقوبة مالم یخونوا اخوانھم فاذا فعلوا ذالک سلط اللہ علیھم جبابرة سوا ما انھم انصار قائمنا و دعاة حقن"[1] قم کی خاک مقدس و مطہر ہے اس کے باشندے ہم میں سے ہیں جو ظالم و جابر ان کی طرف بڑھنے کا ارادہ کرتا ہے اس کی گوش مالی میں عجلت ہو جاتی ہے ۔ اس لئے ہوتا ہے کہ مومن اپنے بھائیوں سے خیانت نہیں کرتے ہیں ۔ اور جب خیانت کریں گے تو خدا ان پر برے ظالموں کو مسلط کرے گا ۔ واضح رہے قم والے ہمارے قائم کے ناصر و مددگار اور ہمارے حق کے مبلغ ہیں ۔

اس کے بعد آسمان کی طرف رخ کرکے فرمایا: "اللّٰھم اعصمھم من کل فتنه و نجھم من کل ھلکة" اے اللہ انہیں ہر فتنے سے محفوظ رکھ اور ہر خطرے سے بچالے۔[2] قم عش آل محمدوماسیٰ شیعتھم ولکن سیھلک جماعة من شبابھم بمعصیة ابائھم والا ستحقاف والسخیة بکبرائھم و مشائخھم مع ذالک یدفع اللہ عنھم الشرالاعادی وکل سوء" قم آل محمد کا

گھر ہے اور ان کی پیروی کرنے والوں کی پناہ گاہ ہے ۔ لیکن کچھ جوان اپنے بزرگوں کی نافرمانی، مسخرہ بازی اور بزگوں کی تعظیم نہ کرنے کی پاداش میں ہلاک ہوں گے۔ اس کے باوجود خدا انہیں دشمنوں کے شر سے بچائے گا اور ان سے ہر برائی کو دور رکھے گا ۔ (۳)

آپ (س)ہی کا ارشاد ہے: "اهل خراسان اعلا منا واهل قم انصا رنا واهل الكوفه اوتادنا واهل هذا السوادمنا ونحن منهم ۔"(۴)

اہل خراسان ہمارے سرخیل ہیں، قم والے ہمارے انصار و معین ہیں اور کوفہ والے ہمارے پشت پناہ ہیں ۔

---

۱ ۔ بحار الانوار، ج/ ۶ص/ ۲۱۸، سفینۃ البحارج/ ۲ص/ ۴۴۷

۲۔ تاریخ قم ص/ ۹۳ منقول از کریمہ اہل بیت(س)

۳۔ بحار الانوار ج/ ۶۰، ص/ ۲۱۴ ۔ سفینۃ البحار ج/ ۲ص/ ۴۴۶ ،تاریخ قم ص/ ۹۸ منقول از حضرت فاطمہ معصومہ قم

۴۔ تاریخ قم ص/ ۹۸

حضرت معصومہ کی زیارت کی فضیلت

حضرت معصومہ علیہا السلام کے سلسلہ میں یہ بات قابل غور ہے کہ چودہ معصومین علیہم السلام کی زیارت کے بعد جتنی ترغیب آپ کی زیارت کے سلسلہ میں دلائی گئی ہے اتنی ترغیب کسی بھی نبی یا اولیا ء خدا کے سلسلے میں نہیں ملتی ۔ تین معصوم شخصیت نے آپ کی زیارت کی تشویق دلائی ہے ۔ جن روایات میں آپ کی زیارت کی ترغیب دلائی گئی ہے ان میں سے بعض آپ کی ولادت سے قبل معصوم سے صادر ہوئی تھیں، بعض روایات میں تو اس بات کی بھی وضاحت کی ہے کہ اس وقت آپ کے پدر بزرگوار حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی بھی ولادت نہیں ہوئی تھی۔

تین معصومین علیہم السلام کا ارشاد ہے کہ حضرت معصومہ کی زیارت کے ثواب میں جنت نصیب ہوگی ۔ معصومین علیہم السلام کی زبان سے حضرت معصومہ کی زیارت کی فضیلت کے سلسلہ میں چند حدیثیں ملاحظہ فرمائیں : شیخ صدوق نے صحیح سند کے ساتھ حضرت امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ:

من زارها فله الجنة[1] جو ان کی زیارت کرے گا اسے جنت نصیب ہوگی ۔ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام کا ارشاد ہے: من زار عمتی بقم فله الجنة جس شخص نے بھی قم میں میری پھوپھی کی زیارت کی وہ جنتی ہے ۔

حضرت امام صادق علیہ السلام کا ارشاد ہے: ان زیارتها تعادل الجنة زیارت معصومہ جنت کے برابر ہے ۔

حضرت امام رضا علیہ السلام کا ارشاد ہے: یا سعد ! من زارها فله الجنة او هو من اهل الجنة اے سعد جو شخص بھی ان کی زیارت کرے گا اسے جنت نصیب ہوگی یا وہ اہل بہشت سے ہے ۔

علامہ مجلسی نے بحار الانوار میں امام رضا علیہ السلام کے اصحاب کی کتابوں سے روایت کی ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے سعد بن سعد اشعری کو مخاطب کرکے فرمایا : "اے سعد تمہارے یہاں ہم میں سے ایک کی قبر ہے " سعد نے کہا میں نے عرض کیا : میں قربان ! وہ دختر امام موسی کاظم علیہ السلام حضرت فاطمہ (س) کی قبر ہے ؟ فرمایا : نعم من زارها عارفا بحقها فله الجنة ، فاذا اتیت القبر فقم عند راسها مستقبل القبلة کبرا ربعا و ثلاثین تکبیرة و سبح ثلاثا و ثلاثین تسبیحة و احمد الله ثلاثا و ثلاثین تحمیدة ثم قل : السلام علی آدم صفوة الله الخ

ہاں جس شخص نے ان کے حق کی معرفت کے ساتھ ان کی زیارت کی وہ جنتی ہے ۔

جب تم قبر مطہر کے پاس جاو تو سر اقدس کے پاس قبلہ رخ کھڑے ہوکر ۳۴ مرتبہ الله اکبر ۳۳ مرتبہ سبحان الله اور ۳۳ مرتبہ الحمدلله پڑھو اس کے بعد اس طرح زیارت پڑھو :السلام علی آدم صفوة الله الخ

آداب زیارت

خاندان عصمت و طہارت کے زائرین کو چاہئے کہ اماکن مقدسہ اور روضات مشرفہ پر حاضری سے قبل مندرذیل آداب زیارت کی رعایت کریں:

۱۔پورے سفر میں گناہ و لغزشوں سے اجتناب کریں کیونکہ اس سے زیارت قبول نہیں ہوتی ہے۔

۲۔ اس سرزمین پر قدم رکھنے سے قبل غسل کریں۔

۳۔ زیارت با وضو کریں۔

۴۔ طاہر و پاک لباس پہنیں۔

۵۔ خوشبو لگائیں

۶۔ زیارت سے قبل ایسی چیز نہ کھائیں جس سے دوسروں کو اذیت ہو۔

۷۔ معصومین کے مرقدوں کی زیارت سے قبل رجاء غسل کریں۔

۸۔ روضہ امام حسین میں زیارت وارث، زیارت عاشورا، جامعہ کبیرہ، امین اللہ وغیرہ پڑھیں۔

۹۔ جو شخص شب میں غسل زیارت کرے وہ غسل صبح تک اور جو شخص دن میں غسل زیارت کرے وہ شام تک کافی ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ وضو کے باطل ہوجانے کے بعد دوبارہ غسل کرلے۔

۱۰۔ حرم کے اندر داخل ہوتے وقت اذن دخول پڑھے۔ اگر پڑھنے والے کے دل پر رقت طاری ہوجائے اور اشک جاری ہوجائیں تو اسے اذن دخول سمجھے۔

۱۱۔ اس بات کے پیش نظر کہ حرم، رسول کا دولت کدہ اور ملائکہ کا محل نزول ہے اس لئے خضوع و خشوع اور بھرپور توجہ کے ساتھ حرم میں داخل ہونا چاہئے۔

۱۲۔رجحان قلبی اور خضوع کے ساتھ ظاہری ادب کی رعایت بھی ضروری ہے۔

۱۳۔ حرم میں بلند آواز سے گفتگو نہ کریں۔

۱۴۔ دوسرے زائرین کے لئے مشکل ایجاد نہ کریں۔

۱۵۔ اگر کوئی زائر کچھ معلوم کرنا چاہتا ہے تو اس کی کامل راہنمائی کریں۔

۱۶۔ زائروں اور خادموں کا احترام کریں۔

۱۷۔ معصومین کے حرم میں سامنے کھڑے ہو کر زیارت پڑھیں۔

۱۸۔ معصوم سے منقول زیارت کے متن کو کامل توجہ اور صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھیں۔

۱۹ ۔ زیارت کے بعد مسجد بالائے سر یا کسی متصل مسجد میں دو رکعت نماز زیارت ادا کریں ۔

۲۰ ۔ نماز زیارت میں بہتر ہے کہ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورہ یٰس اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ رحمن پڑھیں ۔

۲۱ ۔ نماز زیارت کے قنوت میں خدا سے اپنی اور دیگر مومنین کی حاجتوں کو طلب کریں کہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے ۔

۲۲ ۔ نماز زیارت کے بعد معصومین سے ماثور، دعا، مکارم اخلاق عالیہ المضامین و غیرہ پڑھیں ۔

۲۳ ۔ سب سے پہلے حضرت بقیۃ اللہ الاعظم کے فرج کی دعا کریں ۔

۲۴ ۔ نماز زیارت اور دعا و نماز کے بعد ادب اور دوسروں کے حق کی رعایت کرتے ہوئے ضریح مقدس کے قریب جائیں اور بوسہ دے کر خدا سے راز و نیاز کریں ۔

۲۵ ۔ دور سے زیارت پڑھنے میں بھی ادب کی رعایت ضروری ہے ۔

۲۶ ۔ والدین ، بہن ، بھائی ، احباب و اساتذہ ، شیعیان امیر المومنین اور ان لوگوں کی طرف

سے زیارت پڑھیں جنھوں نے پڑھنے کی درخواست کی ہو۔

۲۷۔ حرم مطہر اور اولیاء اللہ کے مرقد میں پورے غور و خوض کے ساتھ قرآن پڑھیں اور صاحب مرقد کو ہدیہ کریں۔

۲۸۔ معصومین علیہم السلام سے آگے بڑھ کر واجب و مستحب نماز نہ پڑھیں۔ ۲۹۔ اگر نماز زیارت کے دوران نماز جماعت شروع ہو جائے تو نماز زیارت کو ترک کرکے نماز جماعت بجا لائیں۔

۳۰۔ حرم سے نکلتے وقت ضریح کی طرف پشت نہ کریں۔

۳۱۔ جب تک حرم میں رہیں خضوع و خشوع کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیں۔

۳۲۔ اماکن مقدسہ میں گزشتہ گناہوں پر پشیمانی اور توبہ کے ساتھ مستقبل میں مرتکب نہ ہونے کا قصد کریں۔

۳۳۔ حرم سے رخصت ہوتے وقت زیارت و دعائے وداع پڑھیں اور خدا سے دعا کریں کہ ہمارے لئے یہ زیارت آخری نہ ہو۔

۳۴۔ لوٹنے کے بعد زیارت کے نور کو اپنی پیشانی پر باقی رکھیں یعنی گناہ کے مرتکب نہ ہوں۔

مذکورہ آداب تمام اماکن مقدسہ کے لئے ہیں لیکن حرم معصومہ کے زائرین کو مذکورہ نکات کی رعایت کے علاوہ اس بات پر بھی توجہ رکھنا چاہیئے کہ قم خاندان عصمت و طہارت اہل بیت علیہم السلام کا حرم ہے لہذا جہاں تک ہو سکے تمام معصومین علیہم السلام کو یاد رکھیں اور کم از کم سب پر سلام و درود بھیجیں مفاتیح الجنان میں محدث قمی نے صلوٰت بر حجج طاہرہ کے عنوان سے نقل کی ہے۔

معصومہ کے پہلو میں خاندان عصمت و طہارت کی کچھ اور بی بیاں بھی مدفون ہیں۔ ان کی زیارت سے بھی غفلت نہ کریں۔ کم از کم زیارت کی نیت سے اتنا ضرور پڑھیں: "اَلسَّلاَمُ عَلَیکُنَّ اَی بَنَاتِ رَسُولِ اللّٰہ وَ رَحمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہ"

زیارت کا طریقہ

اس سے قبل ہم وہ حدیث نقل کر چکے ہیں جو علامہ مجلسی نے امام رضا علیہ السلام سے نقل کی ہے اس حدیث شریف میں امام (ع) نے معصومہ (س) کی زیارت کی فضیلت و کیفیت بیان کی ہے۔ زیارت کا طریقہ یہ ہے کہ قبر مطہر کے پاس پہنچ کر آپ (س) کے سر اقدس کے نزدیک رو بہ قبلہ کھڑے ہوں۔ اس کے بعد ۳۴ مرتبہ اللہ اکبر، ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ اور ۳۳ مرتبہ الحمد للہ پڑھیں پھر اس طرح زیارت شروع کریں:

اَلسَّلاَمُ عَلَی آدَمَ صَفوَۃِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَی نُوحٍ نَبِیِّ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَی ابراھیم خلیل اللّٰہ اَلسَّلاَمُ عَلَی عِیسَی رُوحِ اللّٰہ اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ اَی رَسُولُ اللّٰہ اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ اَی خَیرَ خَلقِ اللّٰہِ اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ اَی صَفِیَّ اللّٰہِ

اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ◌ْ اَی مُحَمَّدَ بنِ◌ْ عَبدِ◌ اللهِّٰ خَاتَمَ النَّبِیّیِنَ◌ْ اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ◌ اَی امِیرَ◌ْ المُ◌ْومِ◌نِینَ◌ْ عَلِیّ بنِ◌ْ◌ ابیطِ◌الِب وَصِیَّ رَسُولِ◌ْ اللهِّٰ اَلسَّلاَمُ عَلَیکِ◌ْ اَی فَاطِمَةُ سَیّدَةَ نِسَاءِ العَ◌ْالَمِینَ◌ْ اَلسَّلاَمُ عَلَیکُ◌ْمَا اَی سِبطَ◌ْی نَبِیِّ الرَّحمَ◌ْةِ وَ سَیّدَی شَبَابِ اهلِ◌ْ الجَ◌ْنَّةِ اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ◌ْ اَی عَلِیّ بنِ◌ْ الحُ◌ْسَینِ◌ْ سَیّدَ العَ◌ْابِدِینَ◌ْ وَ قُرَّةَ عَینِ◌ْ النَّاظِرِینَ◌ اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ◌ْ اَی مُحَمَّدَ بنَ◌ْ عَلِیٍّ بَاقِرَ العِ◌ْلمِ◌ْ بَعدَ◌ْ النَّبِی اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ◌ْ اَی جَعفَ◌ْرَ بنَ◌ْ مُحَمَّدٍ الصَّادِقِ البَ◌ْارِّ الامَینِ◌ْ اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ◌ْ اَی مُوسَ◌ْی بنَ◌ْ جَعفَ◌ْرٍ الطَّاهِرَ الطُّهرِ◌ْ اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ◌ْ اَی عَلِیّ بنَ◌ْ مُوسَ◌ْی الرِّضَا المُ◌ْرتَ◌ْضی اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ◌ْ اَی مُحَمَّد بنَ◌ْ عَلِیٍّ التَّقِی اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ◌ْ اَی عَلِیَّ بنَ◌ْ مُحَمَّدٍ النَّقِیَّ النَّاصِحَ الامِینَ◌ْ اَلسَّلاَمُ عَلَیکَ◌ْ اَی حَسَنَ بنَ◌ْ عَلِیّ اَلسَّلاَمُ عَلَی الوَ◌ْصِیّ مِن بَعدِ◌ْهِ اللهُّٰمَّ صَلِّ عَلَی نُورِ◌ْکَ وَ سِرَاجِکَ وَ وَلِیِّ وَلِیّکَ وَ وَصِیّ وَصِیّکَ◌ وَ حُجَّتِکَ عَلَی خَلقِ◌ْکَ

اَلسَّلاَمُ عَلَیکِ◌ْ اَی بِنتَ◌ْ رَسُولِ◌ْ اللهِّٰ اَلسَّلاَمُ عَلَیکِ◌ْ◌ اَی بِنتَ◌ْ فَاطِمَةَ وَ خَدِیجَ◌ةَ اَلسَّلاَمُ عَلَیکِ◌ْ◌ اَی بِنتَ◌ْ امِیرِ◌ المُ◌ْومِ◌نِینَ◌ْ اَلسَّلاَمُ عَلَیکِ◌ْ◌ اَی بِنتَ◌ْ الحَ◌سَنِ وَ الحُ◌ْسَینِ◌ اَلسَّلاَمُ عَلَیکِ◌ْ◌ اَی بِنتَ◌ْ وَلِیِّ اللهِّٰ اَلسَّلاَمُ عَلَیکِ◌ْ◌ اَی اختَ◌ْ وَلِیِّ اللهِّٰ اَلسَّلاَمُ عَلَیکِ◌ْ◌ اَی عَمَّةَ وَلِیِّ اللهِّٰ اَلسَّلاَمُ عَلَیکِ◌ْ◌ اَی بِنتَ◌ْ مُوسَ◌ْی بنِ◌ْ جَعفَ◌ْرٍ وَ رَحمَ◌ْةُ اللهِّٰ وَ بَرَکَاتُه

اَلسَّلاَمُ عَلَیکِ◌ْ◌ عَرَّفَ اللهُّٰ بَینَ◌ْنَا وَ بَینَ◌ْکُم فِی الجَ◌ْنَّةِ وَ حَشرَنَ◌ْا فِی زُمرَ◌ْتِکُم وَ اورَ◌ْدَنَا حَوضَ◌ْ نَبِیّکُم وَ سَقَانَا بِکَاسِ جَدِّکُم مِن یَّدِ عَلِی بنِ◌ْ ابیطِ◌الِب صَلَوَاتُ اللهِّٰ عَلَیکُ◌ْم اسالُ اللهِّٰ ان یُّرِیَنَا فِیکُ◌ْم وَ ان لا یَسلُ◌ْبَنَا السُّرُورَ◌ْ وَ الفَ◌ْرَجَ وَ ان یَّجمَ◌ْعَنَا وَ اِیَّاکُم فِی زُمرَ◌ْةِ جَدِّکُم مُحَمَّدَ صَلَّی اللهُّٰ عَلَیهِ◌ وَ آلِه وَلِیٌّ قَدِیرٌ◌ اَتَقَرَّبُ اِلَی اللهِّٰ بِحُبِّکُم وَ البَ◌ْرَائَةِ مِن اعدَ◌ْائِکُم وَ التَّسلِ◌ْیمِ◌ اِلَی اللهِّٰ رَاضِیاً مَعرِ◌ْفَتِکُم اِنَّه رَاضٍ نَّطلُ◌ْبُ بِذَالِکَ وَجهَ◌ْکَ یَا مُحَمَّدٌ وَ بِه غَیرُ◌ْ مُنکَ◌ْرٍ وَ لاٰ مُستَ◌ْکبِ◌ْرٍ وَ عَلَی یَقِینِ◌ْ مَا اتَی بِه بِه سَیّدِی اللهُّٰمَّ وَ رِضَاکَ وَ الدَّارَ الاٰخِرَةَ اَی فَاطِمَةُ اشفَ◌ْعِی لِی فِی الجَ◌ْنَّةِ فَاِنَّ لَکِ عِندَ◌ْ اللهِّٰ شَاناً مِّنَ الشَّانِ◌ْ اللهُّٰمَّ اِنِّی اسئَ◌ْلُکَ ان تَختِ◌ْمَ لِی بِالسَّعَادَةِ فَ لاٰ تَسلُ◌ْب مِنِّی مَا انَا فِیهِ◌ْ وَ لاٰ حَولَ◌ْ وَ لاٰ قُوَّةَ اِلا بِاللهِّٰ العَ◌ْلِیِّ العَ◌ْظِیمِ◌ْ اللهُّٰمَّ استَ◌ْجِب لَنَا وَ تَقَبَّلهُ◌ْ بِکَرَمِکَ وَ عِزَّتِکَ وَ بِرَحمَ◌ْتِکَ وَ عَافِیَتِکَ وَ صَلَّی اللهُّٰ عَلَی مُحَمَّدٍ وَ آلِهِ اجمَ◌ْعِینَ◌ْ وَ سَلَّمَ تَسلِ◌ْیماً اَی ارحَ◌ْمَ الرَّاحِمِینَ◌ْ

حضرت معصومہ (س) کے مختصر حالات

تاریخ ولادت

حضرت معصومہ (س) کی تاریخ ولادت کے سلسلہ میں کئی اقوال ہیں بعض نے لکھا ہے کہ حضرت فاطمہ بنت امام موسیٰ ابن جعفر (س) ابتدائے ذیقعدہ الحرام ۱۸۳ ء میں مدینہ منورہ میں ولادت پائی۔

صاحب مستدرک سفینہ لکھتے ہیں کہ حضرت فاطمہ بنت موسیٰ بن جعفر (س) نے یکم ذیقعدہ الحرام کو ولادت پائی [۱]۔ ولادت کے سلسلہ میں تو بعض صاحبان قلم نے قطعی طور پر لکھا ہے کہ یکم ذیقعدہ کو ولادت پائی، لیکن ولادت کے سال میں علماء تاریخ متردد ہیں۔ بعض نے ۱۷۳ ء اور بعض نے ۱۸۳ ء کو سنہ ولادت تحریر کیا ہے لیکن آخری قول کا بطلان بدیہی ہے کیوں کہ اس سال حضرت موسیٰ بن جعفر (س) نے شہادت پائی اور شہادت سے قبل آپ نے چار سال قید خانہ میں گزارے۔ [۲] اس کی تصریح موجود ہے کہ آپ کو ۱۷۹ ئہ میں گرفتار کیا گیا ہے۔ [۳]

دوسرے یہ بھی مسلم ہے کہ حضرت موسیٰ بن جعفر (س) کی چار بیٹیاں تھیں اور سب کے نام فاطمہ سے مرکب تھے چنانچہ بعض مورخین نے تحریر کیا ہے کہ:

۱۔ فاطمہ کبریٰ، ملقب بہ معصومہ قم۔ قم میں مدفون ہیں۔

۱۔مستدرک سفینہ منقول از کریمہ اہل بیت

۲۔ اصول کافی / ا ص / ۳۱۲

۳۔ اصول کافی / ا ص / ۳۹۷

۲۔ فاطمہ صغریٰ، ملقب بہ بی بی ہیبت ۔ روس میں آذربائیجان کے شہر باکو میں مدفون ہیں ۔

۳۔ فاطمہ وسطیٰ، ملقب بہ ستی فاطمہ ۔ اصفہان میں مدفون ہیں ۔ (۱)

۴۔ فاطمہ اخریٰ، معروف بہ خواہر امام (س) ۔ ایران کے شہر رشت میں مدفون ہیں ۔ اس لحاظ سے معصومہ قم (س) اپنی چار بہنوں میں سب سے بڑی ہیں چنانچہ یقیناً آپ (س) نے ۱۷۹ ھء سے چند سال قبل ولادت پائی ہوگی لہٰذا ۱۸۳ ھء آپ کا سنہء ولادت نہیں ہو سکتا۔

اسماء و القاب

شریعت اسلامیہ میں نام گزاری کو بہت اہمیت دی گئی ہے ۔بہت سی روایت میں وارد ہوا ہے کہ والدین پر اولاد کا ایک حق یہ بھی ہے کہ وہ ان کے لئے نام کا انتخاب کریں ۔ (۲)

نیک نام کے انتخاب کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ رسول اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو نام تبدیل کرنے کی تاکید کی تھی جن کا نام شائستہ نہیں تھا ۔ (۳) اسی طرح یعقوب سراج سے امام حضرت موسیٰ بن جعفر (س) نے فرمایا تھا کہ جاؤ اپنی لڑکی کے اس نام کو بدل دو جو تم نے کل رکھا تھا کیوں کہ اس نام کو خدا پسند نہیں کرتا ہے ۔ (۴)

یعقوب سراج کہتے ہیں کہ میں نے اپنی نوزاد لڑکی کا نام "حمیراء" رکھا تھا لہٰذا اپنے مولا کے حکم سے اپنی بیٹی کا نام بدل دیا ۔ (۵)

اس بات کی بھی تاکید کی گئی ہے کہ اپنے بیٹوں کے لئے انبیاء و ائمہ کا نام انتخاب کرو خصوصا محمد و علی نام رکھو اور بیٹیوں کے لئے بہترین نام فاطمہ ہے ۔ (۶) اورچوں کہ ائمہ حضرت صدیقہ طاہرہ سلام اللہ علیہا کی عظمت و منزلت کو جانتے اور سمجھتے تھے لہٰذا نام فاطمہ (س) کا بے حد احترام کرتے تھے ۔ چنانچہ حضرت امام جعفر صادق (س) کو جب یہ خبر ملی کہ آپ کے صحابی "سکونی" نے اپنی بیٹی کا نام فاطمہ رکھا ہے، تو فرمایا: آہ آہ اس کے بعد فرمایا: تم نے اپنی بیٹی کا فاطمہ نام رکھا ہے لہٰذا اسے گالی نہ دینا، اس کو طمانچہ نہ مارنا اور برا بھلا نہ کہنا ۔ (۷) چنانچہ ائمہ معصومین (س) نے اپنی ایک یا سب بیٹیوں کا نام فاطمہ ضرور رکھا ہے ۔ حضرت علی (س) نے جن کی ماں اور زوجہ کا نام فاطمہ تھا، اپنی ایک بیٹی کا نام فاطمہ رکھا تھا۔ (۸)

---

۱ ۔ بحار الانوار ج/ ۴۸ ص/ ۲۸۶

۲۔ فروع کافی، ج ۶ ص/ ۱۸

۳۔ ناسخ التواریخ، ج/ ۲ ص/ ۶۸

۴ـ ۲ـ فروع کافی، ج ۶ ص/ ۱۸ ـ تہذیب، ج/ ۷ص/ ۴۳۷

۵ـ وسائل الشیعہ، ج/ ۲۱ ص/ ۳۹۰

۶ـ فروع کافی، ج ۶ ص/ ۱۹

۷ـ فروع کافی، ص/ ۴۳۸

۸ـ ارشاد مفید، ج/ ۱ص/ ۳۵۵

اہل سنت کے مشہور عالم سبط بن جوزی نے اپنی کتاب تذکرۃ الخواص میں امام موسیٰ بن جعفر (س) کی اولاد کے نام تحریر کئے ہیں اور آپ کی چار بیٹیوں کے نام اس طرح تحریر کئے ہیں۔

۱) فاطمہ کبریٰ

۲) فاطمہ صغریٰ

۳) فاطمہ وسطیٰ

۴) فاطمہ اخریٰ [۱]

لقب معصومہ

صاحب ناسخ التواریخ تحریر فرماتے ہیں کہ معصومہ کا لقب آپ کو حضرت امام رضا علیہ السلام نے دیا تھا۔ اس سلسلہ میں آپ کا ارشاد ہے:

"من زار المعصومة بقم کمن زارنی" [۲]

جس نے قم میں معصومہ کی زیارت کی گویا اس نے میری زیارت کی۔ میرزا نوری نے اپنی کتاب "دارالسلام" میں رویائے صادقہ نقل کیا ہے کہ جس کو صحیح تسلیم کیا ہے جس کو ہم آئندہ بیان کریں گے۔

۱۔ تذکرۃ الخواص، ص/ ۳۱۵

۲۔ ناسخ التواریخ، ص/ ۶۸

کیا لقب معصومہ آپ کی عصمت پر دلالت کرتا ہے ؟ اس سوال کا جواب لکھنے سے قبل مقدمہ کے طور پر ہم چند چیزیں سپرد قلم کرتے ہیں ۔

۱ ۔ اس بات پر شیعوں کا اجماع ہے کہ انبیاء وملائکہ سب معصوم ہیں ۔ ان سے ہرگز کوئی گناہ کبیرہ و صغیرہ سرزد نہیں ہوتا ہے ۔ نہ قبل از بعثت نہ بعد از بعثت نہ امامت سے پہلے نہ امامت کے منصب پر فائز ہونے کے بعد نہ عمداً نہ سہواً [۱]

۲ ۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ، حضرت فاطمہ زہرا (س) اور ائمہ علیہم السلام عصمت کے آخری و اعلیٰ درجہ پر فائز ہیں ۔ مذکورہ حضرات سے نہ صرف پوری زندگی میں کوئی گناہ کبیرہ و صغیرہ سرزد نہیں ہوا بلکہ ترک اولیٰ بھی نہیں ہوا ہے جب کہ ترک اولیٰ عصمت کے منافی نہیں ہے ۔ اسی لئے انہیں چودہ معصوم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے ۔

بنا بر ایں عصمت ان ہی چودہ اشخاص میں منحصر نہیں ہے بلکہ ان کے علاوہ بھی معصوم ہیں ، جیسا کہ ہم نے مقدمہ کی پہلی شق میں بیان کیا ہے کہ انبیاء ، ائمہ اور تمام فرشتوں کی عصمت پر علماء امامیہ کا اجماع ہے ۔

۳ ۔ اسی لحاظ سے عصمت کے مدارج و مراتب اور اس کے اعلیٰ ترین مرتبہ پر چودہ معصوم فائز ہیں اور اس کے بعد والے درجہ پر انبیاء و فرشتے فائز ہیں ۔

۴ ۔ علماء اسلام میں سے کسی نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا ہے کہ معصوم صرف چودہ اشخاص ہی ہیں ۔

۵ ۔ اور کسی دانشور نے حضرت ابوالفضل العباس (س) و حضرت علی (س) اکبر ، حضرت زینب (س) اور حضرت معصومہ کے بارے میں یہ دعویٰ نہیں کیا ہے کہ وہ معصوم نہیں تھے بلکہ بعض نمایاں شخصیتوں نے ان کی عصمت کو ثابت کیا ہے ۔ [۲]

---

۱ ۔ اعتقادات ، شیخ صدوق ، ص/ ۱۰۵ ، نہج الحق ، علامہ حلی ، ص/ ۱۴۲ و ۱۶۴

۲ ۔ اتقان المقال ، / ۷۵

۶۔ عبد الرزاق مرحوم نے اپنی کتاب "العباس" میں حضرت ابو الفضل العباس علیہ السلاکی عصمت کی دلیلیں اور "علی الاکبر" میں حضرت علی اکبر علیہ السلام کی عصمت کے دلائل پیش کئے ہیں [۲] اور اس سلسلہ میں ایت اللہ شیخ محمد حسین اصفہانی اورعلامہ میرزا محمد علی اردو بادی کے نظریات سے استفادہ کیا ہے ۔[۳]

۷۔ نقدی مرحوم نے اپنی کتاب "زینب الکبریٰ" میں اسی موضوع کو ثابت کیا اگرچہ حضرت زینب(س) کی عصمت کا دعوی نہیں کیا ہے ۔[۴]

۸۔ اس بناپر اگرکوئ معصومہ کی عصمت کا دعوی کرتاہے تو وہ کوئی بے جابات نہیں کہتاہے ۔ واضح ہے کہ حضرت معصومہ کا نام فاطمہ ہے ،اوردوران حیات آپ کو معصومہ کا لقب نہیں ملا تھا ، بلکہ معصومہ آپ کے اوصاف کے لحاظ سے کہا گیا ہے بنا براین حدیث کے یہ معنی ہوں گے :

جو شخص بہی قم میں معصومہ کی زیارت کرے گویا اس نے میری زیارت کی کیونکہ وہ معصومہ ہیں ۔ اس حدیث کی بنا پر معصومہ کی عصمت میں کوئ شک باقی نہیں رہتاہے ۔ آپ کی عصمت پر ایک دلیل یہ بہی ہے ک آپ کی تجہیز وتشیع میں امام رضا وامام جواد علیہما السلام شریک تھے ۔اور شیعہ اعتقادکی روسے معصوم کو معصوم ہی غسل وکفن دے سکتاہے اوردفن کرسکتا ہے ۔[۵]

۲۔ العباس / ۱۲۹ و ۱۳۳ ۔ علی الاکبر / ۴۳

۳۔ سردار کربلا / ۲۴۸ و ۲۵۳

۴۔ زینب کبریٰ / ۳۳ و ۳۶

۵-بحار الانوار ،ج/ ۴۸ ص/ ۲۹۰ وج/ ۶۰ ص/ ۲۱۹

کریمہ اہل بیت (س)

حضرت معصومہ (س) کے عقیدت مند شیعہ عہد قدیم سے آج تک نظم و نثر میں کریمہ اہل بیت (س) کہتے چلے آرہے ہیں ، لیکن ایک بزرگ کے رویائے صادقہ کی رو سے یہ لقب معصومین علیہم السلام سے آپ کو ملا ہے۔

نساب عالی قدر آیت اللہ سید محمود مرعشی نجفی متوفی ۱۲۲۸ء حضرت صدیقہ طاہرہ کی قبر کا سراغ لگانے کے سلسلہ میں بہت ہی کوشاں تھے ،اس مقصد میں کامیابی کے لئے انہوں نے چالیس شبوں کا ایک چلہ کیا ۔ چالیس شب میں وظیفہ ختم کرنے اور بے پناہ دعا مانگنے کے بعد جب سو گئے تو امام محمد باقر علیہ السلام و امام جعفر صادق علیہ السلام کو خواب میں دیکھا امام (س) نے فرمایا: ‘‘علیک بکریمہ اھل بیت ’’تم کریمہ اہلبیت (س) سے توسل کرو، انہوں نے یہ سوچ کرکہ کریمہ اہل بیت سے حضرت زہرا سلام اللہ علیہا مرادہیں عرض کی : یہ چلہ میں نے ان ہی کی قبر مبارک معلوم کرنے کے لئے کیا ہے تاکہ قبر کا صحیح نشان معلوم ہو جائے ،جس سے میں زیارت قبر سے مشرف ہو سکوں ۔امام (س) نے فرمایا: میری مراد قم میں حضرت معصومہ کی قبر ہے ۔ اس کے بعد اضافہ فرمایا: کہ خدا وند عالم نے مصلحت کی بنا پر حضرت زہرا (س) کی قبر کو مخفی رکھا ہے اور اس کی جلوہ گاہ حضرت معصومہ (س) کی قبر کو قرار دیا ہے ۔

مرعشی مرحوم بیدار ہوئے تو وہ حضرت معصومہ کی زیارت کے لئے ایران کی طرف روانہ ہو گئے ۔

عالمہ آل عبائ

نجف اشرف میں شوشتریوں کے کتب خانہ میں ایک قلمی نسخہ میں یہ حدیث دیکھی گئی تھی کہ ایک مرتبہ کچھ شیعیان امیر المومنین حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے زمانہ میں مدینہ آئے اور اپنے شرعی مسائل دریافت کرنے کے سلسلہ میں امام کے در دولت پرپہنچے ۔ جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام مدینہ میں تشریف فرما نہیں ہیں تو انہوں نے چند روز اور مدینہ میں قیام کرنے کا ارادہ کر لیا ، لیکن امام اس مدت میں تشریف نہیں لائے ۔ جب وہ رخصت کے لئے امام کے در دولت پر گئے تو حضرت معصومہ نے فرمایا: اگر کوئی شرعی مسئلہ دریافت کرنا چاہتے ہو توپوچھ سکتے ہو ۔ انہوں نے مسائل لکھ کرپیش کئے تھوڑی دیر بعد معصومہ نے اس کے مسائل کا جواب بھیج دیا۔ قافلہ والے شکریہ ادا کرکے چلے گئے مدینہ سے نکلتے وقت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ان کی ملاقات ہوئی ۔ مدینہ آنے کی وجہ بیان کی جب امام نے مسائل کا جواب دیکھا تو تائید فرمائی اور فرمایا: ‘‘ فداھا ابوھا فداھا ابوھا ’’ (۱)

طبقات رواۃ میں بہت سی عورتیں بھی شامل ہیں جن میں سرفہرست حضرت فاطمہ زہرا(س) اور ازواج نبی ہیں ۔ چنانچہ صاحب اسنی المطالب نے مناقب علی بن ابی طالب (س) کے سلسلے میں ایک حدیث نقل کی ہے کہ جس کے سلسلہ سند میں حضرت معصومہ قم ہیں سلسلہ یہ ہے ۔

ابو بکر بن عبداللہ بن محب مقدسی نے ام محمد، زینب دختر احمد بن عبد الرحیم مقدسی سے انہوں نے ابو مظفر محمد بن فتیان بن مسینی سے انہوں نے ابو موسیٰ بن ابی بکر حافظ سے انہوں نے قاضی ابو القاسم عبد الواحد بن محمد بن عبد الواحد مدینی سے انہوں نے ظفر بن داعی علوی سے انہوں نے اپنے والد داعی بن مہدی اور ابو احمد بن مطرف مطرفی سے اور ان دونوں نے ابو سعید ادریسی سے انہوں نے ابو العباس محمد بن محمد بن حسن رشیدی سے انہوں نے ابو الحسن محمد بن جعفر حلوانی سے انہوں نے علی بن محمد بن جعفر اہوازی سے انہوں نے بکر بن احمد قصری سے انہوں نے دختر علی بن موسیٰ الرضا فاطمہ سے انہوں نے فاطمہ زینب و ام کلثوم بنت موسیٰ بن جعفر سے ۔ انہوں نے فاطمہ بنت جعفر صادق سے انہوں نے فاطمہ زینب و ام کلثوم بنت موسیٰ بن جعفر سے ۔ انہوں نے فاطمہ بنت جعفر صادق سے انہوں نے فاطمہ بنت محمد باقر سے انہوں نے فاطمہ بنت علی بن الحسین بن ابی طالب سے انہوں نے فاطمہ بنت الحسین بن علی ابن ابی طالب سے انہوں نے ام کلثوم بنت فاطمہ بنت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے فاطمہ بنت رسول سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

"۱ نسیتم قول رسول اللہ صلی اللہ علیه و آله و سلم یوم غدیر خم ، من کنت مولاہ فعلی مولاہ وقوله انت منی منزلة هارون من موسیٰ"

کیا تم لوگ رسول کی اس قول کو بھول گئے جو غدیر خم کے روز فرمایا تھا کہ: جس کا میں مولا ہوں اس کے علی (س) مولا ہیں اور آپ کی حدیث اے علی (س) تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے موسیٰ کے لئے ہارون تھے ۔

---

۱ ۔ یہ واقعہ انصاری قمی نے بیان کیا ہے ۔ صاحب کریمہ اہل بیت نے بھی ص/ ۶۲ پر نقل کیا ہے۔

آپ کے دیگر القاب

۱ (طاہرہ

۲ (حمیدہ

۳(رشیدہ

۴ (تقیہ

۵ (رضیہ

۶ (نقیة

۷(مرضیہ

۸ (سیدہ

۹(اخت الرضا(س)

یہ القاب اس زیارت نامہ میں مندرج ہیں جس کو شیخ محمد علی نے انوار المشعشعین میں نقل کیا ہے ۔ یہ کتاب ۱۳۲۷ ھ میں طبع ہو چکی ہے حیدر خوانساری نے اپنی کتاب زبدة التصانیف میں ایک اور زیارت نامہ نقل کیا ہے اور اس میں آپ کے دیگر لقب صدیقہ اور سیدة نساء العالمین بھی تحریر کئے ہیں ۔

ایران کی طرف روانگی

ابھی آپ کی عمر دس سال ہی تھی کہ آپ کے والد ماجد کو ہارون رشید نے قید خانہ میں زہر جفا سے شہید کر دیا اور معصومہ کے قلب پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ۔ صرف امام رضا علیہ السلام ہی سے آپ کو سہارا تھا کیونکہ امام رضا (س) ہی آپ (س) کے حقیقی (یعنی دونوں ایک ماں اور باپ سے) بھائی تھے[1] اور پدر بزرگوار کی شہادت کے بعد حجت خدا ، امت کے مددگار اور مظلوم کے حامی تھے لیکن ان پر بھی ہارون رشید کی نگرانی تھی۔ ہارون رشید کی موت کے بعد اس کے بیٹے مامون نے بھی وہی راستہ اختیار کیا جو کہ اس کے باپ تھا ۔ چنانچہ اس نے آٹھویں امام کو اہل بیت سے جدا کیا ظاہرا احترام کے ساتھ خراسان بلالیا۔ حضرت معصومہ (س) نے تقریبا ایک سال تک داغ جدائی برداشت کیا ۔ اس کے بعد صبر نہ ہو سکا لہذا بھائی سے ملاقات کی غرض سے "مرو" کی طرف روانہ ہوئیں ۔ ظاہر ہے کہ جس با فضیلت آغوش عصمت میں اس خاتون نے تربیت پائی تھی اور جس کی تربیت امام موسی کاظم (س) و امام رضا (س) علیہ السلام نے کی تھی وہ دین وار ساتھیوں کے بغیر مدینہ سے "مرو" کا قصد نہیں کر سکتی تھیں ۔ آپ کے بھائی بھتیجے سب ہی ایران کے سفر کے لئے تیار تھے ۔ ان کی ہمراہی میں آپ نے اپنے بھائی سے ملاقات کی خاطر پر خطر سفر کا ارادہ کر لیا ۔

اس سفر میں حضرت معصومہ (س) کے پانچ بھائی : فضل ، جعفر ، ہادی ، قاسم ، زید اور کچھ غلام اور کنیزیں آپ کے ہمراہ تھیں ۔ اس زمانہ کے سفر کی دشواریوں کو برداشت کرتے ہوئے آپ "ساوہ" پہنچیں ۔

آج تو شہر ساوہ کے باشندے سب ہی شیعہ اور خاندان عصمت و طہارت کے شیدائی ہیں لیکن اس زمانہ میں سخت ترین دشمن تھے ۔ لہذا جب حضرت معصومہ (س) کا قافلہ "ساوہ" پہنچا تو "اہل ساوہ" نے ان پر حملہ کردیا اور شدید جنگ ہوئی ۔ اور آپ کے بھائی بھتیجے سب ہی شہید ہو گئے ۔ حضرت معصومہ (س) نے اپنے ۲۲ بھائی بھتیجوں کو خون میں غرق دیکھا تو اس غم میں علیل ہو گئیں ۔ [2]

---

۱ ۔ دلائل الامامیہ ، ص/ ۳۰۹

۲ ۔ ریاض الانسان ، ص/ ۱۶۰ منقول از کریمہ اہل بیت ، ص/ ۱۷۵

قم کی طرف روانگی

اہل قم ہمیشہ خاندان عصمت و طہارت کے دوستدار و محب رہے ہیں ۔انہوں نے ولایت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ اسلام قبول کیا تھا اور فدک غصب کرنے والوں کی کبھی اطاعت نہیں کی تھی ۔ان لوگوں نے جب اس دل خراش فاجعہ کی خبر سنی تو وہ "ساوہ" گئے اور حضرت معصومہ (س) کو بڑے احترام کے ساتھ قم لے آئے ۲۳/ربیع الاول ۲۰۱ھ کو آپ قم میں وارد ہوئیں ۔

موسیٰ بن خزرج قم میں خاندان اشعری کے سردار، خودناقہ کی مہار تھامے ہوئے تھے اور بہت سے لوگ کجاوہ کے ارد گرد چل رہے تھے ۔یہاں تک کہ آپ کی سواری اس جگہ بیٹھ گئی جسے میدان میر کہا جاتا ہے اور موسیٰ بن خزرج کو آپ کی سترہ دن کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا۔

قم کی عورتیں جوق در جوق آپ کی زیارت کے لئے جاتی اور آپ کو آپ کے بھائیوں کا پرسہ دیتی تھیں ۔ موسیٰ بن خزرج کے گھر کو آپ کی سترہ روزہ مہمانی کے احترام میں مدرسہ بنا دیا گیا جو کہ "مدرسہ سیدہ " کے نام سے موسوم ہوا ۔مدرسہ کے داخل ہونے والے دروازہ کے پاس ہی آپ کی محراب عبادت ہے جس کو آج تک بیت النور کہا جاتا ہے۔

وفات حسرت آیات

حضرت معصومہ نے غم اور بیماری کی حالت میں موسیٰ بن خزرج کے گھر میں ۱۷ روز عبادت کی اور ۱۰ ربیع الثانی ۲۰۱ھ کو بھائی کی ملاقات کی مشتاق بہن نے بھائی کی ملاقات سے اپنی آنکھوں کو ٹھنڈا کیئے بغیر عالم غربت میں وفات پائی آپ کے وفات سے قم ماتم کدہ بن گیا ۔

اہل قم نے آپ کے مقدس جنازہ کہ تشیع میں شرکت کی اور شہر سے باہر اس جگہ کہ جہاں آج حرم ہے آپ کو سپرد خاک کرنے کے لئے لے گئے ۔جب قبر تیار ہوگئی تو لوگوں میں اس بات پر بحث ہونے لگی کہ آپ کو قبر میں کون اتارے ضعیف العمر اور پرہیزگار "قادر" نام کے ایک شخص پر سب متفق ہوگئے ۔کسی کو بھیجا کے ان کو بابلان سے لے آئے ۔ قادر کے پہنچنے سے قبل خدا نے دو نقاب پوش سواروں کو بھیج دیا، ان میں سے ایک قبر میں داخل ہوا اور دوسرے نے جنازہ اٹھا کر دیا۔وہ دونوں دفن کے مراسم بعد کسی سے گفتگو کئے بغیر اپنے گھوڑں پر سوار ہوئے اور آنکھوں سے اوجھل ہوگئے [۱] سیرت ائمہ کا قاری اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ دو نقاب پوس حضرت امام علی رضا علیہ السلام اور آپ کے فرزند امام محمد تقی علیہ السلام تھے جو کہ معصومہ (س) کے کفن و دفن میں شرکت کے لئے باعجاز خراسان سے قم تشریف لائے تھے ۔

حرم حضرت معصومہ علیہا السلام

دفن کے بعد آپ کی قبر پر موسیٰ بن خزرج نے چٹائی کا ایک سائبان ڈال دیا ۔ اس کے بعد زینب بنت امام محمد تقی علیہ السلام نے پختہ گنبد بنوادیا ۔ ۴۱۳ھ میں حرم مطہر پر کاشی کا نفیس رنگ کیا گیا ۔ ۵۲۹ھ میں نیا گنبد بنایا ، ۵۹۲ھ میں گنبد کی تجدید ہوئی ۔ ۱۲۱۸ھ میں گنبد پر سونے کا غلاف چڑھایا گیا کہ جس میں سونے کی ۱۲۰۰۰ اینٹیں لگیں ۔ ۱۲۷۵ ئہ میں چاندی کی ضریح بنائی گئی ۔ ۱۲۰۳ھ میں نیا صحن بنایا گیا۔

حضرت معصومہ قم علیہا السلام کے معجزات

۱ ۔ رقیہ امان پور پر تین ماہ سے فالج کے مرض بتلا تھی ۔ ڈاکٹروں نے اسے جواب دے دیا تھا کہ ہم اس کا علاج نہیں کر سکتے ۔ رقیہ کا تعلق ماکو شہر سے ہے جو کہ آذر بایجان کے مغرب میں ترکی کی سرحد پر واقع ہے یہ نیک بخت لڑکی ۲۸ شعبان ۱۴۱۴ ھ میں دو مہلک امراض میں بتلا ہوئی ۔

۱ ۔ پیروں پر فالج گرا اور چلنے اور کھڑے ہونے سے معذور ہوگئی ۔ ۲۔ کھانسی کا شدید حملہ ہوا جس سے سانس لینا بھی دشوار ہو گیا۔ والدین خوئی شہر کے اسپیشلسٹ ڈاکٹروں کے پاس لے گئے ۔ بہت سے ٹسٹ ہوئے میں بتلا ہے ۔ مگرہم M.I .A ہوا اور ڈاکٹروں نے یہ تشخیص دیا کہ لڑکی C .T .S C A N تبریز میں علاج سے قاصر ہیں شوط شہر کے ایک مولانا حجۃ الاسلام شیخ احمد اسد نژاد ، جو کہ حوزہ علمیہ قم میں مقیم تھے ، ان کے بھتیجے بھی ایسی ہی بیماری میں بتلا ہو چکے تھے جنھیں تہران کے ڈاکٹروں اور اطباء کے پاس لے جایا گیا تھا اور ڈاکٹروں نے ایک حد تک مرض کی تشخیص کر دی تھی ۔

انہوں نے رقیہ کے چچا سے رابطہ قائم کیا اور کہا کہ رقیہ کو قم لے آو وہاں سے ڈاکٹر سمعی کے پاس تہران لے جائیں گے ۔ اس زمانے میں رقیہ کے والدین فریضہ حج کی ادائےگی کے سلسلے میں مکہ معظمہ گئے ہوئے تھے ۔

قم کی روانگی کے لئے ۲/ ذی الحجہ روز جمعہ مقرر ہوا تا کہ سنیچر کی صبح کو تہران پہنچ جائیں ۔ شب جمعہ میں رقیہ نے ایک سعادت آفرین خواب دیکھا کہ : " سفر کا راستہ بدل دو ۔ " اس خواب نے ہمیشہ کے لئے اسے ڈاکٹر سے بے نیاز کردیا ۔ خواب کا مختصر قصہ خود رقیہ اس طرح بیان کرتی ہے ۔

جس جمعہ کی صبح کو قم کی طرف سفر کرنے کا پروگرام تھا اسی شب میں نے خواب میں سفید گھوڑوں پر چند سفیدپوش خواتین کو اپنے گھر کی طرف سے گزرتے ہوئے دیکھا ان میں سے ایک خاتون میری جانب متوجہ ہوئیں اور فرمایا: "بیٹی میں معصومہ ہوں

،تمہارے مرض کا علاج میرے پاس ہے ضروری نہیں ہے کہ تم ڈاکٹر کے پاس جاؤ ۔ کل تم قم آؤ گی ۔ میرے پاس آجانا ۔ شفایاب ہو جاؤ گی ۔ اگر ڈاکٹر کے پاس ہی جانا چاہتی ہو تو بعد میں چلی جانا۔

جب رقیہ خواب سے بیدار ہوئی تو اس کی آنکھوں میں امید کی کرن صاف عیاں تھی خوشی سے سفر کے لئے تیار ہو گئی اس نے اپنے چچا وچچی سے خواب بیان کیا اور قم پہنچنے کے لئے لمحے شمار کرنے لگی ۔ دوسری ذی الحجہ کی شب جمعہ رات ساڑھے تین بجے وہ اپنے چچا اور چچی اور مولانا اسد نژاد کے بھائی کے ہمراہ --"شوط" سے قم کی طرف روانہ ہوئی اور ساڑھے سات بجے شام کو قم پہنچ گئی۔ محلہ نیروگاہ میں جناب اسد نژاد کے گھر اپنے پہنچنے کی اطلاع کرادی اور اپنی پھوپھی ، ہاشم نژاد کے گھر چلی گئی ۔ نماز ظہر و عصر پھوپھی کے گھر پر پڑھی ۔ مختصر عصرانہ کرنے کے بعد چچا چچی کے ساتھ ، حرم مطہر (روضہ حضرت معصومہ) کی زیارت کے لئے گھر سے نکلنے سے قبل پھوپھی نے یہ کہا تھا کہ اس کی بیساکھیوں کو حرم میں نہ لے جانا لہٰذا بیساکھیوں کو کار ہی میں چھوڑ دیا اور چچا ،چچی کے کندھوں پر سہارا دے کر رقیہ حرم میں وارد ہوئی ۔ رقیہ زیارت پڑھنے لگی اور پوری توجہ سے زیارت پڑھتی رہی چچا اور چچی اس کے ہمراہ رہے ۔ زیارت پڑھنے کے دوران رقیہ کو ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی --- یہ معصومہ قم کی آواز تھی جو کہ اس نے خواب میں سنی تھی ---- رقیہ کہتی ہے : ابھی میں نے آدھا زیارت نامہ ہی ختم کیا تھا کہ میرے کان میں وہی آواز آئی جو کہ میں نے گزشتہ شب سنی تھی ۔ مجھ سے کہا : " اٹھو ! میں نے تمہیں شفاء دی ۔

میں نے زیارت پڑھنے کا سلسلہ جاری رکھا کہ دوبارہ وہی آواز سنائی دی رقیہ نے پورا زیارت نامہ ختم کیا ۔ تیسری بار پھر وہی دلنواز آواز میرے کانوں میں آئی ۔ اٹھو! میں نے تمہیں شفا دے دی ہے ۔ رقیہ کی چچی نماز میں مشغول تھیں ۔ لہٰذا اپنی پھوپھی سے کہا: میں کھڑی ہونا چاہتی ہوں ۔ نہ بیٹی ! گرپڑو گی تمہاری چچی نماز سے فارغ ہو جائیں تاکہ ہم دونوں کے سہارے کھڑی ہو۔ رقیہ اٹھتی ہے اور اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر تیزی سے ضریح مقدس کی طرف بڑھتی ہے اور اشک مسرت کے ساتھ خاتون دوسرا کا شکریہ ادا کرتی ہے ۔ جن زائرین نے رقیہ کو تھوڑی دیر پہلے معذور دیکھا تھا انہوں نے جب اس کی یہ حالت دیکھی تو اس کے چاروں طرف حلقہ کر لیا ایک ازدحام ہو گیا چنانچہ رقیہ کی پھوپھی اور چچا وچچی نے بڑی جانفشانی سے اسے ازدحام سے رہائی دلائی اور مسجد بالا سر میں لے گئے ۔

یہ پر مسرت واقعہ حرم معصومہ میں رات کے ساڑھے نو بجے رونما ہوا ۔ چنانچہ زائروں اور باشندوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اب اس سعادت مند و نیک بخت کو بیساکھیوں کی ضرورت نہیں رہی اب وہ اپنے پیروں پر کھڑی ہے ۔ اس وقت حرم کے نقارہ بجانے والے موجود نہیں تھے لہٰذا نقارہ کی کیسٹ لاؤڈاسپیکر پر لگا دیا گیا پھر دوسرے روز رسمی طور پر نقارے بجائے گئے ۔

جب رقیہ کو ان کی پھوپھی کے گھر لے گئے اور عطر و گلاب اس کے چہرے پر ملا تو معلوم ہوا کہ وہ کھانسی بھی ختم ہو گئی ہے ،۔ رقیہ کو پہلے نسخوں کے ساتھ تہران میں ڈاکٹر کے پاس لے گئے تو اس نے بتایا کہ اب رقیہ کو علاج کی ضرورت نہیں ہے ۔ ۲۔ پروین

محمدی، تشنج اعصاب کے مرض میں بتلا ہوئی ۔بہت سے ڈاکٹروں سے علاج کرایا لیکن فائدہ نہ ہوا ۔اہل خانہ کی زندگی بھی دوبھر ہو گئی ۔ ڈاکٹروں کے علاج سے مایوس ہو کر، کرمانشاہ سے امام رضا علیہ السلام کی زیارت کو مشہد مقدس کی جانب روانہ ہوئے جب رات دو بجے کے بعد قم پہنچے ایک مسافر خانہ میں رات بسر کی صبح کو ۹ بجے حرم معصومہ کی زیارت سے شرف یاب ہوئے ۔ اس کی چادر کے ایک گوشے کو ضریح سے باندہ دیا اور دعائے توسل پڑھنے لگے ضریح کے کنارے اس مریضہ کو نیند آگئی ۔ چوں کہ پروین کو ایک مدت سے نیند نہیں آئی تھی، اس لئے اس کی ماں نے بیٹی کو سوتے ہوئے دیکھا تو بہت خوش ہوئی اور اشک مسرت و خلوص کے ساتہ دعا کرنے لگیں دل کی گہرائی سے کریمہ اہل بیت سے توسل کیا ۔

اچانک پروین کی ماں نے محسوس کیا کہ پورا حرم ایک غیر معمولی عطر کی بو سے معطر ہو گیا ہے اور پروین کی چادر کا ضریح سے بندھا ہوا گوشہ کھل گیا ہے اس عطر آگین فضا میں پروین نے آنکھیں کھول دیں اور اپنی ماں سے کہا: اماں! میں بھوکی ہوں ۔ اس کی ماں حیرت زدہ ضریح مقدس سے لپٹ گئی اور کریمہ اہل بیت کا شکریہ ادا کرنے کے بعد حرم مطہر سے شادمان باہر نکلی ۔

۳۔ ابو فضل امیر کوہی صوبہ صوبہ ساری مازندران کے باشندے ہیں انہوں نے حضرت معصومہ کے ذریعہ اپنی شفایابی کا معجزہ اس طرح بیان کیا ہے ۔ میں تین سال قبل کمر درد اور فالج میں بتلا ہو گیا تھا ۔ اپنے علاج میں تمام پونجی خرچ کردی تھی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا تھا ۔ بالکل زمین گیر ہو گیا تھا ۔ قم مشہد اور تہران کے ہسپتالوں میں مہینوں ایڈمٹ رہا مگر کوئی نتیجہ حاصل نہ ہوا ۔ ہر جگہ سے مایوس ہو گیا تو ثامن الحجج حضرت امام رضا علیہ السلام کے روضہ میں پناہ لی اور امام سے شفا مانگی لیکن نصیب نہ ہوئی ۔

حضرت امام حسین علیہ السلام کی ولادت باسعادت کے موقع پر یعنی ۳/ شعبان کو سارے شیعہ خوشیاں منا رہے تھے اور میرے خاندان والے رنجیدہ و محزون تھے، میں بھی اپنے اہل خانہ کے ساتہ روضہ امام رضا علیہ السلام میں داخل ہوا مگر صابر امام نے صبر سے کام لیا ۔ جب حرم سے باہر نکلا تو مولا کو مخاطب کر کے عرض کی مولا آپ تو غیر مسلموں کو بھی محروم نہیں کرتے ہیں ۔ مجہ رو سیاہ پر کیوں لطف نہیں فرماتے؟ میں تو آپ کا شیعہ اور آپ کا ہمسایہ ہوں ۔ تہی دست اپنے گھر پلٹ آیا اور حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں شرفیابی کا قصد کیا ۔ چنانچہ ۴/ شعبان المعظم شب ولادت حضرت ابو لفضل علیہ السلام میں ۔ میں نے حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کو خواب میں دیکھا کہ ہمارے غریب خانہ پر تشریف لائی ہیں ۔ میں نے شفا مانگی تو فرمایا "قم آجاو میں تمہیں شفا دونگی" بیدار ہونے کے بعد میں نے اپنے خاندان والوں سے خواب بیان کیا، لیکن کمزوری اور ناداری کی وجہ سے قم جانا آسان نہیں تھا اسی طرح کئی دن گزر گئے تو پھر ایک مرتبہ حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کو خواب میں دیکھا کہ فرماتی ہیں: "قم کیوں نہیں آتے" میں نے عرض کی اس حالت میں کیوں کر قم پہنچوں؟ مجھے یہیں شفا عطا کردیجئے ۔ فرمایا: "تم آو" بیدار ہونے کے بعد میں نے یہ طے کیا جس طرح بھی ہوگا قم جاوں گا اگرچہ تین سال کی طویل علالت کے سلسلے میں گھر کا سارا اثاثہ بک چکا تھا اب

قابل فروخت کوئی چیز باقی نہ تھی۔ کوکا کولا کی کچہ شیشیاں تھیں انہیں فروخت کرکے بیٹے نے اسباب سفر فراہم کئے اپنے خسر معظم کی معیت میں ۱۴ / شعبان ۱۴۱۵ ھ ق کو دوشنبہ کی صبح میں قم پہنچ کر حرم معصومہ سلام اللہ علیہا میں شرف یاب ہوا۔

ضریح مقدس کے کنارے مجھے جگہ دی گئی اور ضریح سے باندہ دیا گیا تضرع و زاری، راز و نیاز، اور کمزوری کی وجہ سے مجھے نیند آگئی تو سبز نقاب اور سیاہ چادر میں ملبوس حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کو خواب میں دیکھا کہ آپ (س) نے مجھے ایک پیالی چائے عنایت کی ہے اور فرماتی ہیں اسے پیو اور اٹھو تم بیمار نہیں ہو۔ بیدار ہونے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ اب میں بیمار نہیں ہوں۔ میں ضریح مقدس سے لپٹ گیا اور بہ آواز بلند کہا: "معصومہ (س) نے مجھے شفا عطا کی ہے"

۴۔ روس میں کمیونزم کی شکست و ریخت کے بعد روس کے علاقہ آذربائیجان کے باشندوں کے لئے ایران کا راستہ کھول دیا گیا۔ اسلامی علوم کے فروغ اور اس کی نشر و اشاعت کے پیش نظر حوزہ علمیہ قم کے کچہ ذمہ دار آذربائیجان گئے تاکہ وہاں سے مستعد جوانوں کو منتخب کرکے حوزہ علمیہ قم لائیں اور انہیں معارف اسلامی کی مناسب تعلیم دے کر ان کے وطن واپس کردیں تاکہ وہ شیعہ تذہیب و ثقافت کے اس خلاء کو پر کرسکیں جو کمیونسٹ کے تسلط کے زمانہ میں واقع ہوگیا تھا۔

نخجوان سے ایک نوجواں، حمزہ قم آتا ہے لیکن حوزہ علمیہ کے ذمہ داروں نے اس کا داخلہ لینے سے اس لئے عذر خواہی کی کہ اس کی ایک آنکہ خراب تھی۔ ظاہر ہے کہ ایسے مقرر و خطیب کی بات موثر ثابت نہیں ہوتی ہے۔ حمزہ نے اصرار کیا کہ استعداد و لیاقت کے باوجود مجھے اس سعادت سے کیوں محروم کیا جارہا ہے؟ ذمہ داران نے انسانی عواطف کی بنا پر داخلہ کے شرائط کے بر خلاف سیکڑوں طلبہ کے ساتہ اس کا بھی انتخاب کرلیا۔ تہران میں ان آذربائیجانی طلبہ کا پرتپاک استقبال کیا گیا۔ اس پروگرام میں ٹی وی کے افراد اس منظر کو فلمانے کے لئے آئے تھے۔ تصویر لینے والے نے کیمرہ کا رخ زیادہ تر حمزہ کی حد سے زیادہ ابھری ہوئی آنکہ کی طرف رکھا۔ جب حوزہ علمیہ قم میں ان آذربائیجانی طلبہ کو ایک مدرسہ میں جگہ دے دی گئی تو اس پروگرام کی کیسٹ مدرسہ کے سرپرست کو دے دی گئی وہ محفوظ رکھے۔ مدرسہ کے سرپرست نے ایک دن وہ کیسٹ مدرسہ میں دکھائی کہ جس میں حمزہ کی ابھری ہوئی ایک آنکہ کا مضحکہ خیز منظر دیکھ کر طلبہ کو بے ساختہ ہنسی آگئی۔

اس ویڈیو کیسٹ کے دیکھنے کے بعد حمزہ کو اپنے کمتروری کا مزید احساس ہوا زندگی تلخ ہوگئی۔ حوزہ علمیہ چھوڑنے اور وطن لوٹنے کا عزم بالجزم کرلیا، شکستہ دل اور اشکبار آنکھوں سے معصومہ قم سے رخصت ہونے اور حرم کی آخری زیارت کے لئے گیا۔ عرض کی: "اے باب الحوائج کی بیٹی: میں سیکڑوں فرسخ کی مسافت طے کرکے اس لئے یہاں آیا تھا کہ آپ کے زیر سایہ تعلیم حاصل کروں اور مذہبی مبلغ بنوں لیکن میں اس حقارت کو برداشت نہیں کرسکتا لہذا میرا وطن پلٹنا اور آپ کا ہمسائیگی سے محروم ہونا ناگزیر ہے"۔ حمزہ نے اپنا دردِ دل حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کی خدمت میں بیان کیا اور ہمیشہ کے لئے خدا حافظ کہہ کر چل دیا۔

جب حرم سے باہر نکلا تو اس کی ملاقات اپنے ایک ہم کلاس سے ہوئی ۔ حمزہ نے اسے سلام کیا ۔ اس نے اجنبی کی طرح سلام کا جواب دیا ۔ حمزہ نے جب اس طالب علم کا نام لے کر آواز دی تو واپس آیا اور تعجب سے کہنے لگا حمزہ آپ ہیں !!!؟

حمزہ کہتا ہے : جی ہاں میں ہوں ! طالب علم کہتا ہے : تمہاری آنکھ کا کیا ہوا ؟! اب حمزہ متوجہ ہوا کہ معصومہ کے لطف سے اس کی آنکھ صحیح ہو گئی ہے ۔ جب وہ آذر بائیجان جائے گا تو اس کے ساتھ معصومہ کا معجزہ بھی ساتھ ہوگا ۔ فی الحال حمزہ حوزہ علمیہ کا طالب علم ہے اور فراخ دلی سے محافل و مجالس میں شریک ہوتا ہے معیوب آنکھ کے ثبوت کے لئے اس کے ہم کلاس طلبہ کے پاس ویڈیو کیسٹ اب بھی موجود ہے ۔

۵۔ چالیس سال قبل احمد شیریں کلام نے حرم معصومہ میں شفا پائی تھی ۔ احمد شیریں کلام نے اپنے بھائی عباس شیریں کلام کو نظم و نثر میں اپنی بیماری کی اطلاع دی تھی جس کا خلاصہ یہ ہے ، عباس کہتا ہے :

۱۳۳۲ھ ش میں میرے بھائی احمد شیریں کلام بیمار ہو گئے ۔ دوسرے دن میں تہران پہنچا تو دیکھا کہ اس کی حالت بہت نازک ہے ۔ عزیز و اقارب جمع ہیں ایک سید دعا کر رہے ہیں ۔ چمچے سے پانی پلایا جا رہا ہے دو ماہ کی مدت میں ایک سے ایک ڈاکٹر و طبیب کا علاج کرایا لیکن حالت روز بروز بگڑتی گئی ۔ اعزا و اقارب اس سے نا امید ہو گئے اور تجہیز و تدفین کے اسباب فراہم کرنے لگے ۔ میں نے انہیں قم لے جانے کا ارادہ کر لیا کار میں لٹا کر کریمہ اہل بیت کی بارگاہ کی طرف چل دیئے ۔ تقریباً نماز مغرب کے وقت قم پہنچے او راس شب توسل کیا ۔

شفائے کامل پائی ۔ ۱۸ روز تک ہم نے انہیں قم ہی میں رکھا جشن مسرت منعقد کیا اور شاعران مودت نے قصیدہ خوانی کی ۱۸ روز بعد اپنے پیروں سے چل کر وہ صحیح و سالم تہران گئے ۔

چونکہ وہ خود کو معصومہ کا رہین منت سمجھتے تھے اس لئے انہوں نے تہران میں قیام مناسب نہ سمجھا اور قم میں اقامت گزیں ہو گئے ۔

۶۔ جناب حاج شیخ اسماعیل سے ابطحی صاحب نے ایک داستان نقل کی ہے اور ان کی توثیق کی ہے ۔ داستان یہ ہے:

شیخ اسماعیل کہتے ہیں جنگ کے زمانے میں وطن میں رہنا میرے لئے مشکل ہو گیا ، قم آیا ، آیت اللہ العظمیٰ گلپایگانی کی خدمت میں پہنچا ۔ انہوں نے پوچھا قیام کے قصد سے آئے ہو ؟ یا واپسی کا ارادہ ہے ؟ میں نے عرض کی جناب معصومہ کے جوار میں رہنے کے قصد سے آیا ہوں لیکن سر چھپانے کو گھر تو مل جائے تا کہ اہل و عیال کے لئے مشکل پیش نہ آئے دوسری طرف میرے پاس پیسہ بھی نہیں ہے ۔ البتہ حضرت بقیۃ اللہ الاعظم عجل اللہ تعالیٰ سے توسل کیا ہے ۔

آیت اللہ العظمیٰ گلپایگانی نے فرمایا: ''حضرت بقیۃ اللہ الاعظم (ارواحنا فداہ) حجت خدا ہیں۔ سارا عالم ان کے زیر فرمان ہے لیکن یہاں حضرت معصومہ کی حکومت ہے۔ تم کریمہ اہل بیت کی خدمت میں آئے ہو، حرم جاو۔ وہی سر چھپانے کی جگہ مرحمت کریں گی۔

جناب شیخ اسماعیل کہتے ہیں: میں حرم مطہر گیا۔ معصومہ سے سر چھپانے کی جگہ طلب کی۔ حرم سے باہر نکلا تو ایک شخص سے ملاقات ہوئی جس نے مجھے مناسب گھر کا سراغ بتایا، ایک لاکھ چالیس ہزار تومان میں گھر کی بات ہوگئی۔

آیت اللہ العظمیٰ گلپایگانی کی خدمت میں پہنچا اور واقعہ سنایا تو انہوں نے تیس ہزار تومان عنایت کئے اور کہا کہ کسی اور سے قرض لے لو۔ میں دوبارہ حضرت معصومہ کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور عرض کی: بی بی! کسی ایسے شخص کی طرف میری راہنمائی کردیجئے جو مجھے قرض دیدے! اس درخواست کے بعد میں حرم سے باہر آیا تو وسط صحن میں میری ملاقات ایک آشنا سے ہوئی انہوں نے پوچھا خیریت تو ہے۔ نصیب دشمنان میں آپ کو محزون دیکھ رہا ہوں میں نے واقعہ سنایا۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو قرض دیتا ہوں اسی دن پیسہ کا انتظام ہوگیا۔ اس نے مجھے قرض دے دے ا۔ میں نے گھر لے لیا۔ جس دن میں نے قرض ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا وہ دن بھی آگیا اور میری جیب میں پیسہ نہیں تھا۔ میں پھر حضرت معصومہ کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور عرض کی اے خاتون! دوسری بار میں یہاں خود نہیں آیا ہوں، مجھے بھیجا گیا ہے۔ آج قرض کی ادائے گی کا دن ہے۔ کسی ایسے آدمی کو بھیج دیجئے جو مجھے پیسہ ہبہ کردے۔

میں حرم سے باہر آیا تو صحن میں ایک جانے پہچانے آدمی سے ملاقات ہوئی اس نے بھی یہی کہا خیریت تو ہے۔ میں آپ کو رنجیدہ و محزون دیکھ رہا ہوں میں نے واقعہ کی تفصیل بتائی تو انہوں نے پوچھا آپ کو کتنا پیسہ چاہئے میں نے کہا تقریباً ۹۰ ہزار تومان۔ اس نے نوے ہزار تومان مجھے ہبہ کردیئے۔ میں نے وعدہ کے مطابق قرض ادا کیا اور ہمیشہ کے لئے آرام ہوگیا۔

۷۔ کریمہ اہل بیت کے مولف نے اپنے ایک معتبر و معتمد دوست سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: میری طالب علمی کا ابتدائی زمانہ تھا۔ میری چچا زاد بہن ''خرم درہ'' میں ساکن تھی خدا نے متعدد بار اسے اولاد عطا کی لیکن سب مرگئے۔ کوئی باقی نہ بچا۔ معصومہ قم کی زیارت کے لئے قم آئی میں اس زمانے میں دارالشفاء میں رہتا تھا۔ میری چچا زاد بہن نے اپنی آپ بیتی مجھ سے بیان کی اور بہت روئی میں نے کہا: آپ اس وقت قم میں ہیں۔ یہ حرم اہل بیت ہے اور یہی کریمہ اہل بیت ہیں۔ باب الحوائج کی لخت جگر ہیں ان ہی سے اولاد زندہ رہنے کی دعا کیجئے۔

انہوں نے پوچھا: میں معصومہ سے کس طرح توسل کروں؟ چونکہ میری طالب علمی کا ابتدائی زمانہ تھا، میری سمجھ میں کوئی بات نہیں آئی۔ میں نے کہا آپ ایک دن روزہ رکھیں اور افطار کئے بغیر حرم معصومہ میں جا کر دعا کریں۔ چنانچہ انہوں نے روزہ رکھا اور افطار کئے بغیر حرم میں پہنچیں اور دختر باب الحوائج سے اپنی حاجت طلب کی اور رات بھر وہیں دعا اور راز و نیاز میں مشغول رہیں

۔چوں کہ روزہ رکھا تھا اور گریہ و زاری کی وجہ سے تھک گئی تھیں اس لئے نیند آگئی تو خواب میں ایک معظمہ کو دیکھا کہ تشریف لائی ہیں اور کپڑے میں لپیٹ کر لڑکا مجھے دیا ہے ۔ خواب سے بیدار ہوئی تو خوشی خوشی گھر آئی اور وطن چلی گئی ۔ اس توسل کے بعد خدا نے انہیں تین بیٹے عطا کئے ۔ تینوں زندہ ہیں اور بڑے ہوگئے ہیں ۔ خود میری چچا زاد بہن بھی زندہ ہیں "خرم درہ" میں زندگی بسر کر رہی ہیں ۔

۸۔ ایک مداح اہل بیت بیان کرتا ہے : اہل قم میں سے ایک دیندار حضرت معصومہ (س) کی زیارت کے لئے آرہے تھے ان کے ایک دوست نے کہا : حضرت معصومہ (س) کی خدمت میں میرا سلام عرض کیجئے گا اور میری فلاں حاجت روائی کے لئے دعا کیجئے وہ مومن حرم آیا ، زیارت پڑھی ۔ اپنے دوست کی طرف سے سلام عرض کی اور خاتون دوسرا کی خدمت میں اس کی حاجت بھی پیش کی ۔ جب یہ مومن رات کو سوگیا تو خواب میں حضرت معصومہ کو دیکھا کہ فرما رہی ہیں : ہم نے تمہارے دوست کی حاجت پوری کردی ہے لیکن وہ چالیس دن سے ہمارے یہاں نہیں آیا ہے ۔

۹۔ حرم مطہر کے ایک معتبر خادم سید محمد رضوی مرحوم سے متواتر سند کے ساتھ منقول ہے کہ : میں نے ایک شب خواب میں حضرت معصومہ کو دیکھا کہ آپ فرمارہی ہیں : اٹھو گلدستوں اور مناروں کے چراغ روشن کرو ۔ میں نے گھڑی دیکھی تو دیکھا کہ صبح کی اذان میں ۴ گھنٹے باقی ہیں ۔ میں دوبارہ سوگیا ۔ پھر میں نے وہی خواب دیکھا کہ آپ فرمارہی ہیں : کیا میں نے چراغ روشن کرنے کے لئے نہیں کہا تھا؟ اٹھو ! گلدستوں کے چراغ روشن کرو ۔ میں اپنی جگہ سے اٹھا ، دیکھا کہ شدید برف باری ہوئی ہے ۔ ساری فضا سفید پوش تھی ۔ شدید سردی ہو رہی تھی ۔ جب کہ پہلے دن مطلع بالکل صاف تھا ۔ میں صحن حرم میں کھڑا تھا ۔ میں نے زائروں کی ایک جماعت دیکھی جو یہ گفتگو کررہے تھے "معصومہ کا ہم جتنا بھی شکریہ ادا کریں کم ہے ۔ اگر تھوڑی دیر اور چراغ روشن نہ ہوتے ہم سردی سے ہلاک ہوجاتے ۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ لوگ شدید برف باری کی بناء پر راستہ سے بھٹک گئے تھے اور بیابان میں یہ نہیں سمجھ پا رہے تھے کہ کیا کریں جب حرم کے چراغ روشن ہوئے تو شہر کی سمت کا علم ہوا اور وہ لوگ شہر پہنچے اور شدید سردی سے رہائی پائے ۔

۱۰ ۔ شیخ حاج حسن علی تہرانی مرحوم کے سلسلے میں رونما ہونے والا معجزہ شیخ / علی مرحوم آیت اللہ مروارید کے پرنانا ہیں لہذا بہتر ہے کہ ان ہی کی زبانی سنا جائے ۔ ۲۳ ذیقعدہ ۱۴۱۴ ھ کو ہم امام رضا علیہ السلام کی زیارت کے لئے شرف یاب ہوئے کچھ لوگوں کے ہمراہ آیت اللہ مروارید کی خدمت میں حاضر ہوئے اور داستان کو ان سے سنا ۔ داستان کچھ اس طرح ہے :

حاج حسن علی تہرانی بن حاج محمود تاجر تبریزی اپنے زمانہ کے عالم ، میرزا شیرازی کے شاگرد اور اس عہد کے نمایاں استاد تھے ۔ جب میرزا نماز جماعت کے لئے نہیں آتے تھے تو وہی نماز جماعت بھی کراتے تھے اور متقی و نیکو کار و پرہیزگار لوگ ان کی اقتداء کرتے تھے ۔ میرزا ئے شیرازی کے انتقال کے دو سال بعد وہ تہران لوٹ آئے ۔ کچھ دنوں کے بعد مشہد تشریف لے گئے ۔ مسجد

گوہر شاد میں نماز جماعت پڑھانے لگے ۔ جو شخص کسی کی اقتداء میں نماز نہیں پڑھتا تھا وہ ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے لگا ۔ بہت سے فضلاء آپ کے درس میں شریک ہوتے تھے ۔ ۱۴ / رمضان ۱۳۲۵ ھ کو مشہد میں وفات پائی ۔

آپ کے بھائی میرزا حاج حسین علی ناصر الدین شاہ کے دربار میں تھے ۔ شاہ کے لباس ان ہی کی نگرانی میں سلتے تھے ۔ ایک روز حاج حسین مرحوم زیارت امام رضا علیہ السلام پڑھنے میں مشغول تھے کہ لوگوں نے آپ کو بھائی کے انتقال کی خبر دی ۔ آپ نے بہت گریہ کیا اور امام رضا علیہ السلام سے دعا کی ۔ میرے بھائی دربار میں تھے یقینا ان کی گردن پر بہت سے حقوق و مظالم ہوں گے آپ ان کی شفاعت فرما دیجئے ۔

تہران سے بڑی شان و شوکت کے ساتھ ان کا جنازہ قم لایا گیا اور ضریح معصومہ کا طواف کرانے کے بعد ۔ صحن حرم میں سپرد خاک کر دیا گیا ۔ اسی شب ایک متقی عالم دین نے خواب میں دیکھا کہ لوگ تہران سے قم کی طرف ایک جنازہ لا رہے ہیں اور عذاب کے فرشتے راستہ میں اس پر عذاب کر رہے ہیں ۔ جب جنازہ صحن مطہر میں پہنچا تو عذاب کے فرشتے دروازہ حرم پر ہی ٹھہر گئے اور معصومہ کے احترام میں صحن مطہر میں داخل نہ ہوئے اس وقت حرم مطہر سے ایک معظمہ نکلی اور عذاب کے فرشتوں سے فرمایا: ان کے بھائی نے میرے بھائی سے ان کی شفاعت طلب کی ہے اور بھائی نے مجھے سے ان کی شفاعت کی ہے ۔

لہٰذا تم پلٹ جاؤ ۔ اور وہ اطاعتکرتے ہوئے پلٹ گئے ۔

واضح رہے معصومہ کے اتنے ہی معجزات نہیں ہیں بلکہ ہم نے بے شمار معجزات میں سے دس ہی منتخب کئے ہیں تاکہ کتاب کا حجم زیادہ نہ ہو جائے ۔

حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا شعراء کی زبانی

تاریخ کی رہ گزر میں مکتب امامت و ولایت کی ترویج اور فضائل و مناقب اہلبیت عصمت و طہارت کے نشر میں اسلامی شاعروں کا ایک اچھا کردار رہا ہے ۔ جن کے حکمت آموز اشعار نے ہمیشہ عاشقان خاندان نبوت و رسالت کے قلوب کو جلا بخشی ہے اور ایک زندہ جاوید سند کی حیثیت سے مکتب لالہ زار علوی اور بے کراں دریائے فضائل اہلبیت علیہم السلام کو اجاگر کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے ۔

اسی رہ گزر میں کریمہ اہل بیت علیہم السلام کی عظمت نے ان منادیان حق شعراء کو بارگاہ ملکوتی حضرت معصومہ علیہا السلام میں عرض ادب پیش کرنے پر مجبور کر دیا اور اس طرح وہ پر معنیٰ اشعار و قصائد کہنے کے لئے آمادہ ہو گئے ۔

زبان فارسی میں تو ان اشعار کی تعداد بے حد و حساب ہے ہے کہ اگر بطور مستقل اس پر کام کیا جائے تو ایک دیوان ہو جائے گا ۔ لیکن مولف محترم نے چند برگزیدہ اشعار کو کتاب میں جمع فرمایا ہے اور اسے ایک فصل قرار دیا ہے ۔

واضح ہے کے اردو داں افراد کے لئے یہ شعری مجموعہ سود مند نہ ہوگا لہٰذا یہ طے پایا کہ ان اشعار کی جگہ اردو زبان کے شعراء کے اشعار پیش کئے جائیں ۔ لیکن افسوس ہے کہ اس سلسلے میں ہمیں قدیم شعراء کے اشعار دستیاب نہ ہو سکے بلکہ جہاں تک حقیر کی معلومات ہے ہمارے قدیم مشعراء نے اس موضوع پر طبع آزمائی نہیں فرمائی ہے ۔

بارگاہ فاطمی (س) پر ایک نگاہ

حرم مطہر کا گنبد:

موسی بن الخزرج کے ایک حصیری سائبان بنانے کے بعد جو سب سے پہلا گنبد فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کی تربت پاک پر برافراشتہ ہوا وہ برجی شکل کا ایک قبہ تھا کہ جو حضرت زینب بنت امام جواد علیہ السلام کے ہاتھوں اینٹ وپتھر اورچونے کے ذریعہ اواسط قرن سوم میں بنایا گیا۔ زمانے کے گذرنے اور حضرت معصومہ علیہا سلام کے جوار میں کچھ علوی خواتین کے دفن ہونے کے بعد اس گنبد کے پاس دوسرے دو گنبد بنائے گئے۔ جس میں تیسرا گنبد مدفن حضرت زینب بنت امام محمد تقی علیہ السلام قرار پایا۔ یہ تین گنبد ۴۴۷ھ تک باقی تھے۔ اسی سال میر ابو لفضل عراقی (وزیر طغرل کبیر) نے شیخ طوسی کے تشویق دلانے پر ان تین گنبدوں کے بجائے ایک بلند و بالا گنبد بنایا جس کا داخلی قطر تقریبا ۱۱ اور اونچائی ۱۴ میٹر تھی۔ اس گنبد کو نگین نقش ونگار اور کاشی کاری کرکے بنایا تھا جس میں ایوان اور حجرے نہ تھے یہ گنبد تمام سادات کے قبور پر محیط تھا۔

۹۲۵ ھمئیں شاہ بیگی بیگم دختر شاہ اسماعیل کی ہمتوں سے اسی گنبد کی تجدید بنا ہوئی جس میں معرق کاشی استعمال ہوا اس میں ایوان اور دو منارے نیز صحن (عتیق) بنایا گیا۔ گنبد کی خارجی سطح معرق کاشی سے آراستہ ہوئی۔

یہ گنبد ۱۲۱۸ھ میں زرنگار اینٹوں سے مزین کیا گیا۔ جس میں ۱۲/ ہزار سنہری اینٹیں استعمال کی گئیں۔ اس گنبد کی بلندی سطح زمین سے ۳۲ اورچھت کی سطح سے ۲۸۔ اور اس کا قطر ۱۲ میٹر/ ۳۵، اور اندر سے ۶۶/ ۱۶ میٹر تھی۔ اس کا محیط باہر سے ۶ اور اس کی لمبائی (لمبی گردن کی طرح) ۶ میٹر تھی۔

چھت کی سطح سے نچلا حصہ نوے ۹۰ سینٹی میٹر تک تراشے ہوئے اینٹوں سے اور اس کے اوپر ایک میٹر خشتی فیروزہ والی کاشی اس کے اوپر (تمام دیوار) سنہری اینٹوں سے مزین ہے گنبد کے نچلے حصے پر ایک کتبہ جو فتح علی خان صبا کے اشعار ہیں جو خط نستعلیق میں لکھے ہیں۔ [۱]

بارگاہ ملکوتی کریمہ اہل بیت علیہا سلام کے گنبد کا یہ ایک تاریخی خاکہ تھا جو شروع سے لے کر آج تک اسلامی ہنر اور معماری کا شاہکار ہے نیز عتبات عالیات کی عمارتوں میں کم نظیر ہے

۲ (حضرت کا مرقد:)

حضرت معصومہ سلام اللہ علیہا کا مرقد (بقعہ مبارکہ کے درمیان) بلندی کے اعتبار ۱ میٹر ہے۔ جو بہترین نفیس و خوبصورت زرفام (/ ۲ در ۲۰/ ۱۱ اور طول و عرض ۹۵/ سے ۲۰ آغاز قرن ہفتم) کاشیوں سے مزین ہے۔

۴ میٹر ہے ۔ جو / ۴ در ۴۰ / مرقد منور کے اردگرد دو میٹر دیوار اور طول و عرض تقریبا ۹۵۰۸۰ ء ہ میں بنایا گیا ہے اور یہ مرقد معرق کاشی سے آراستہ ہے ۔ اس وقت یہ دیوار ایسی ضریح ہے جس میں چاندی پوش چھوٹی چھوٹی کھڑکیاں ہیں ۔ (۲)

۶۰۵ ئہ میں امیر مظفر احمد بن اسماعیل خاندان مظفر کے مورث اعلیٰ اس زمانے کے بزرگ ترین استاد کاشی نے محمد بن ابو طاہر کاشی قمی کو مرقد مطہر پر رنگا رنگ کاشیوں کے لگانے پر برانگیختہ کیا ۔ وہ آٹھ سال تک اس کام میں مشغول رہے ۔ آخر کار ۶۱۳ ئہ میں کاشی کاری تمام ہوئی ۹۶۵ ئہ میں شاہ طہماسب صفوی نے سابق مرقد کے اردگرد اینٹوں کی ایک ضریح بنوائی جو ہفت رنگ کاشیوں سے آراستہ تھی جس میں نقش و نگار کے ساتھ ساتھ معرق کتبے بھی تھے نیز اس کے اطراف میں دریچے بھی کھولے گئے تھے تا کہ مرقد کی زیارت بھی ہو سکے اور زائرین اپنی نذریں بھی مرقد کے اندر ڈال سکیں ۔ (۳) اس کے بعد مذکورہ شاہ کے حکم سے سفید و شفاف فولاد سے اسی اینٹوں والی ضریح کے آگے ایک ۱۰ تھی ۔ جس میں / ۴، اور بلندی ۲ / ۲۵ ، اور چوڑائی ۷۳ / ضریح بنائی گئی جس کی لمبائی ۲۰۱۰۵ مضلع کھڑکیاں تھیں ۱۲۳۰ ہجری میں فتح علی شاہ نے اس ضریح کو نقرہ پوش کر دیا تھا جو طول زمان سے فرسودہ ہو گئی تھی لہٰذا ۱۲۸۰ ہجری میں اس زمانے کے متولی کے حکم سے ضریح کی شکل بدل دی گئی اور موجودہ ضریح کو (مخصوص ہنری ظرائف و شاہکار کے ساتھ) اس کی جگہ پر نصب کیا گیا جو آج تک حضرت فاطمہ معصومہ علیہا السلام کی نورانی تربت پر جلوہ فگن ہے ۔ (۴)

---

۱ ۔ تربت پاکان ج / ۱ ص / ۵۶ و ص / ۵۰ مولف مدرس طباطبائی

۲ ۔ گنجینہ آثار قم ج / ۱ ص / ۴۱۶

۴ ۔ مدرک سابق ص / ۴۷۵

۳(حرم مطہر کے ایوان)

ایوان طلائی ایوان طلاء اور اس کے بغل میں دو چھوٹے چھوٹے ایوان روضہ مقدسہ کے شمال میں واقع ہیں ۔ جنہیں ۹۲۵ھ میں گنبد کی تجدید بنا صحن عتیق اور گلدستون کے بناتے وقت شاہ ۹۸ یٹر اور / اسماعیل صفوی کے زمانے میں بنایا گیا۔ یہ ایوان طول وعرض کے اعتبار سے ۱۷۰ یٹرکی / بلندی کے لحاظ سے چودہ یٹر ہے ۔ دیوار کا نچلا حصہ (تین طرف سے) ۸۰ بلندی تک آٹھ گوشہ فیروزے والے کاشی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں سے آراستہ ہے اس کے درمیان کتھئی رنگ کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے ہیں جو کاشی کے حاشئے کو (لاجوردی نقش و نگار) چاروں طرف سے گھیرے ہیں ان کے اوپر ایک کتبہ ہے جس کا ایک سوم سفید لاجوردی زمین میں ایوان کے کے ارد گرد دکھائی دیتا ہے جس کا متن نورانی حدیث " الا و من مات علی حب آل محمد مات شهیدا "تا آخر حدیث ۔

اس کتبے کے بعد ایوان کا دو یٹر کے بلندی تک معرق کاشیوں سے آراستہ ہے جو عہد صفوی کے آغاز کا شاہکار ہے ۔ اس کے بعد ہر طرف کتبہ دکھائی دیتا ہے اور اس کے اوپر ایوان کی چھت زرفام اینٹوں سے مزین ہے ۔ (۲)

دوسرے دو ایوان

ایوان طلا کے دونوں طرف ایوان ہیں ۔ جن کی بلندی دس اور چوڑائی دو اور دونوں طرف کا فاصلہ پانچ یٹر ہے ۔ یہ صفوی دور کی عمارتیں ہیں اس کا سارا جسم ایوان طلا کی طرح معرق کاشیوں سے آراستہ ہے ۔

ایوان آئینہ

رواق مطہر کے شرقی جانب بھی ایوان طلا کی طرح ایک بلند و بالا ایوان ہے جس کی ۸۷ یٹر ہے آئینہ کاری کی وجہ سے ایوان آئینہ کے نام سے مشہور ہے ۔ ۷/، لمبائی چوڑائی ۹ دیوار کے نیچے ایک یٹر کی بلندی تک سنگ مرمر ہے جس کا ہر حصہ پتھر کے ایک ٹکڑے سے آراستہ ہے اور اس کے اوپر سارے حصے میں چھت تک آئینہ کاری ہے ۔

ایوان کے بیچ میں ایک سنگ مرمر کا کتبہ ہے جس کی چوڑائی تقریباً ۳۰ سینٹی یٹر ہے جس پر آیہ شریفہ " الله نور السموات و الارض ۔۔۔ " منقوش ہے ۔ شرقی رواق کے درمیان ایک چھوٹا سا ایوان ہے جو اصلی ایوان کی طرح مزین ہے جس کے صدر دروازے پر حدیث شریف "من زار قبر عمتی بقم فلہ الجنۃ" کالے حروف سے خط نستعلیق میں دیکھی جا سکتی ہے ۔

یہ شگفت انگیز ہنری مجموعہ قاجاری دور کے ارزشمند ہنر کا شاہکار ہے ۔ (جو استاد حسن معمار قمی کے ہاتھوں تشکیل پایا تھا) جو صحن نو کے ساتھ میرزا علی اصغر خان صدر اعظم کے دستور پر بنا تھا ۔ (۳)

۲۔ تربت پاکان ج / ۱، ص / ۶۲

۳ ۔ تربت پاکان ج / ۱، ص / ۲۹

۴) صحن عتیق کے منارے

۱۷ / صحن عتیق میں بر فراز ایوان طلا دو رفیع و بلند منارے ہیں جن کی بلندی ۴۰ ۱ ہے ۔ منارے کی کاشی پیچ و خم کے ساتھ مزین ہے / چھت کی سطح سے) اور قطر ۵۰ جس کے درمیان اسماء مبارک " اللہ " " محمد " " علی " بخوبی پھڑے جاسکتے ہیں منارے کے بالائی حصے کو تین ردیف میں رکھا گیا ہے جس کے نیچے بخط سفید کتبہ ہے جس پر آیہ شریفہ " ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی " (غربی منارے میں) " یا ایھا الذین آمنو صلوا علیہ و سلمو تسلیما " (شرقی منارے میں) مرقوم ہے ۔

یہ منارہ محمد حسین خان شاہسون شہاب ملک حاکم قم کے حکم سے ۱۲۸۵ ھء میں بنایا گیا ہے جس کا قبہ ۱۳۰۱ ء ہجری میں طلا کاری کیا گیا ہے ۔

ایوان آئینہ کے منارے

بر فراز پایہ ایوان دو منارے ہیں جن میں سے ہر ایک چھت کی سطح سے ۲۸ ، بیٹر اور ۳ بیٹر ہے یہ آستانے کی بلندترین عمارت ہے ۔ یہ منارہ سطح بام سے تین بیٹر / گھرائی ۲۳۰ بیٹر تک / اور آٹہ متساوی الاضلاع پھر آدھا بیٹر تزئین پھر ایک بیٹر لمبا ہے ۔ اس کے بعد ۵ بارہ برجستہ گوشے ہیں اور تمام کے بعد (لکڑی کے منارے کے نیچے) ایک استوانہ ہے جس پر ایک کتبہ ہے اس کی چوڑائی تقریباً ایک بیٹر ہے ان مناروں میں سے ایک کے کتبے کا متن یہ ہے : " لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم " ۔ اور دوسری طرف : " سبحان اللہ و الحمدللہ و لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر " ہے ۔ پھر ایک بلند عمارت ہے جس کی چوڑائی تقریبا ایک بیٹر ہے اس کے اوپر ایک چوبی منارہ ہے جس کا قبہ موجود ہے دونوں منارے اوپر سے نیچے تک گرہی کاشی سے مزین ہیں جن کے درمیان خداوند عالم کے نام دیکھے جاسکتے ہیں ۔ (۱)

---

۱ ۔ آیۃ اللہ العظمیٰ فاضل لنکرانی

۶) حرم مطہر کی مسجدیں)

مسجد بالا سر

مسجد بالا سر حرم مطہر کے وسیعترین علاقوں میں شمار ہوتی ہے ۔ جہاں عمومی مجلسیں ، نماز جماعت بر قرار ہوتی ہے صفوی دور میں یہ علاقہ چوڑائی میں ۶ ، اور لمبائی میں ۳۵ ، یٹر آستانہ کے مہمانسرا میں شمار ہوتا تھا ۔ قاجاری دور میں تقی خان حسام الملک فرزند فتح شاہ کی طرف سے اس عمارت کی نو سازی ہوئی اور بصورت مسجد اس میں دو گنبد بنائے گئے جس کا شمار آستانے کے بزرگترین علاقوں میں ہوا ۔

۱۳۳۸ ھ میں جو مسجد کے غربی حصے میں زمین تھی اس کو ملانے سے اس کی مساحت ۱۴ در ۴۸ یٹر ہو گئی جو تین محکم اینٹوں کے ۳ در ۲ یٹر ستون پر استوار ہے ۔

یہ بنائے مقدس اپنی جگہ اسی طرح برقرار تھی لیکن جب مسجد اعظم ایک خاص وسعت و زیبائی کے ساتھ بنائی گئی تو چونکہ مسجد بالا سر کی قدیمی عمارت مسجد اعظم اور حرم مطہر کے درمیان خوشنما نہیں تھی لہٰذا متولی وقت آقائے سید ابو الفضل تولیت نے اس کے نو سازی کا اقدام کیا ۔ قدیم عمارت کو زمین کی سطح سے ہٹا دیا گیا اور اس کی جگہ پر ایک بلند و بالا عمارت ۱۴ در ۴۸ یٹر (بدون ستون) معماری کی بے شمار خصوصیات کے ساتھ بنائی گئی جو آج حرم مطہر کی خوبصورت و عمدہ عمارت میں شمار ہوتی ہے ۔

مسجد طباطبائی

مسجد طباطبائی کی گنبد پچاس ستونی ہے جو قدیم زمانے میں صحن کی جگہ روضہ مطہر کے جنوبی حصے میں بنائی گئی ہے یہ گنبد بیچ میں چوڑائی کے اعتبار سے ۱۷ ، اور بلندی کے لحاظ سے ۱۷ یٹر ہے ۔ جس کی مساحت میں اضافہ ہونے کی وجہ سے اس کے ۲۴ یٹر ہے ۔ اس مسجد میں بشکل مثلث رواق ہیں جس کے نچلے / ۲۴ در ۲۰ / اطراف ۳۸۰ کی / حصے ۱۵ /یٹر ہےں ۔ اس کے گنبد کو اینٹوں کی بنیاد پر ۲ در ۲ ، یٹر کے قطر ۳۰ بلندی میں بنایا گیا ہے ۔ پھر تمام بنیادوں کو نیچے سے تراشا گیا اور ستونوں کے چاروں گوشے سے ایک ستون (بہت اچھے مسالے کی مدد سے جس میں سیمنٹ ، چھڑ، لوہا و غیرہ مخلوط تھا) اوپر لایا گیا پھر اندر سے ان چاروں ستونوں کو یکجا کر دیا گیا ۔ اور اس طرح یہ عظیم گنبد ۳۲ سے ۴۰ ۔ ستونوں پر بر قرار ہوا ان ستونوں کے اوپر جن پر سیمنٹ تھی مشینوں سے تراشے ہوئے سنگ مرمر چوڑائی میں دس اور بلندی میں پچاس سینٹی یٹر تک مزین کئے گئے ۔ اس طرح سب کے سب ستون سنگ مرمر کے لباس سے مزین ہو گئے اور اس گنبد کے ستونوں کے نیچے مدرجی شکل میں بُرُنز (ایک فلز جو سونے کی طرح ہوتا ہے) سے صیقل کر کے اس کی زیبائی میں ایسا اضافہ کیا گیا کہ اس میں چار چاند لگ گئے ۔ اس بلند گنبد کے ستونوں کی تعداد رواق اور اطراف کے ستونوں کو ملا کر پچاس ستونوں تک پہنچتی ہے ۔ اس بلند و بالا اور با عظمت مسجد کے بانی حجۃ الاسلام جناب محمد طباطبائی فرزند آیۃ اللہ حسین قمی ہیں ۔ اس عمارت میں تقریباً ۱۰ سال صرف ہوئے ۔ (

۱۳۶۰ ھ سے لے کر ۱۳۷۰ ھ تک (اس مکان مقدس کے شمال غربی علاقے میں بزرگ علماء و شہدا کی قبریں ہیں مثلا آیۃ اللہ ربانی شیرازی، شہید ربانی املشی، شہید محمد منتظری، شہید آیۃ اللہ قدوسی، شہید محلاتی جس نے اس مکان مقدس کی معنویات میں اور اضافہ کردیا۔

مسجد اعظم

"لمسجد اسس علی التقوی من اول یوم احق ان تقوم فیه" باعظمت دینی آثار میں سے ایک عظیم اثر مسجد اعظم ہے جو عالم تشیع علی الاطلاق مرجع تقلید آیۃ اللہ العظمیٰ بروجردی قدس سرہ کی بلند ہمتی کا ثمرہ ہے۔ یہ مسجد حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے حرم کے نزدیک زائروں کی آسانی کے لئے بنائی گئی ہے۔ یہ بلند و بالا عمارت آستانہ رفیع فاطمی کے کنارے ایک فرد فرید مسجد ہے۔

۱۔ آیۃ اللہ العظمیٰ فاضل لنکرانی

۱۱ / ذیقعدہ ۱۳۷۳ ء ہجری روز ولادت با سعادت حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہما السلام کو ایک خاص جاہ و حشم کے ساتھ اس مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔

مسجد کا معماری خاکہ:

مسجد کی مجموعی مساحت تقریبا ۱۲۰۰ مربع میٹر ہے۔پوری عمارت محکم مسالوں (جس میں سیمنٹ چھوٹے چھوٹے پتھر، لوہے کے چھڑ وغیرہ استعمال کئے گئے ہیں) سے بنائی گئی لہذا یہ مسجد از نظر استحکام اسلامی عمارتوں میں کم نظیر شمار ہوتی ہے۔ مسجد میں چار شبستان (حال) ہیں جس میں گنبد کے نیچے والے شبستان کی مساحت ۴۰ مربع میٹر اور اس کے دونوں طرف ہر شبستان کی مساحت ۹۰ مربع میٹر ہے۔ نیز مسجد کے شمالی حصے میں گھڑی کے نیچے ایک شبستان ہے جس کی مساحت ۳۰۰ مربع میٹر ہے۔ تمام شبستانوں کی چھتوں کی بلندی اس کی سطح سے تقریبا ۱۰ میٹر ہے۔ مسجد کے غربی حصے میں بیت الخلاء اور مسجد کا وضو خانہ ہے نیز خادموں کے لئے ایک حال بنام "آسائشگاہ" ہے۔ اسی طرح مسجد کے غربی حصے میں ایک لائبریری بنائی گئی ہے۔ جس میں دو حال ہیں۔ ایک مطالعہ کے لئے اور دوسرا حال کتابوں کا مخزن ہے۔ لائبریری میں داخل ہونے کا راستہ مسجد اعظم میں داخل ہونے والی راہرو سے ہے۔

اس مسجد میں ایک بڑا سا صحن ہے جس میں وارد ہونے کے متعدد دروازے ہیں۔ صحن میں ایک خوبصورت حوض ہے جس نے اس مکان مقدس کو خوش منظر بنا دیا ہے۔ مسجد اسلامی معماری کی روش پر بنی ہے۔

اس مسجد میں ایک بڑا سا گنبد ہے جس کا قطر ۳۰ مربع میٹر اور بلندی سطح بام سے ۱۵ مربع میٹر ہے اور شبستان سے اس کی بلندی ۳۵ مربع میٹر ہے اس کے بلند و بالا گلدستے سطح بام سے ۲۵ مربع میٹر اور سطح زمین سے ۴۵ مربع میٹر ہیں اسی طرح گھنٹی بجنے والی خوبصورت گھڑی پر ایک چھوٹا سے گنبد ہے جو چاروں طرف سے دکھائی دیتا ہے یہ مسجد تزین اور کاشی کاری کے اعتبار سے آخری صدی میں اسلامی ہنر کا ایک عظیم نمونہ شمار ہوتی ہے۔

اب یہ مقدس مکان محققین کی تحصیل کے لئے ایک مناسب ترین مکان ہوگیا ہے کیونکہ ایام تحصیلی میں اکثر و بیشتر مراجع تقلید اسی مقدس مکان میں درس دیتے ہیں اور طلاب و فضلاء کی کثیر تعداد ان کے علمی فیوض سے بہرہ مند ہوتی ہیں۔ اسی طرح مختلف مذہبی پروگرام جو مسجد کی شان ہے بڑی شان و شوکت کے ساتھ برپا ہوتے ہیں۔

۷) حرم مطہر کے صحن نو (اتابکی)

صحن نو ایک وسیع و خوش منظر و قابل دید بنا ہے جس نے اپنی خاص معنویت کے ذریعہ بارگاہ فاطمی کی جلالت و عظمت میں اضافہ کردیا ہے یہ خوبصورت صحن چار ایوانوں شمالی جنوبی شرقی غربی پر مشتمل ہے۔ اس کا شمالی ایوان آستانے کے میدان کی

طرف سے وارد ہونے کا راستہ ہے۔ اور جنوبی ایوان خیابان موزہ (میوزیم روڈ) سے وارد ہونے کا راستہ ہے۔ اور شرقی ایوان خیابان ارم (ارم روڈ) سے وارد ہونے کا راستہ ہے۔ ان تمام ایوانوں میں ہنری و معماری کے ظریف آثار ہر فنکار و ہنر شناس کی نگاہوں کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔

وہیں غربی ایوان طلا ہے جو صحن نو سے روضہ مقدسہ میں داخل ہونے کا راستہ ہے۔ ان با جلالت ایوانوں (خصوصا ایوان آئینہ) کے وجود اور صحن مطہر کے وسط میں بیضوی شکل کے حوض (جس کی اپنی خاص خصوصیت ہے) نے اس مقدس مکان کی زیبائی میں چار چاند لگا دیا۔

یہ صحن مرزا علی اصغر خان صدر اعظم کے آثار میں ہے۔ جس کا تعمیری کام ۸/ سال کے طویل عرصے تک چلا۔ (۱۲۹۵ ہ سے ۱۳۰۳ ہ) اس صحن میں بہت سارے علماء کی قبریں ہیں۔ مثلا مشروطیت کے زمانے میں شہید ہونے والے بزرگوار آیۃ اللہ شیخ فضل اللہ نور شہید آیۃ اللہ مفتح، بزرگ عالم شیعہ قطب الدین راوندی۔ حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا کے زائروں کے لئے سزاوار ہے کہ ان راہ امامت و ولایت کے فداکاروں کی زیارت سے مشرف ہوں اور ان کی زیارت سے کبھی غافل نہ ہوں۔

صحن عتیق (صحن قدیم)

صحن عتیق جو روضہ مبارکہ کے شمال میں واقع ہے وہ ایک سب سے پہلی عمارت ہے جو قبہ مبارکہ پر بنائی گئی ہے۔

اس صحن کو تین خوبصورت ایوان اپنے گھیرے میں لئے ہوئے ہیں ایک وہ با عظمت ایوان جو جنوب میں واقع ہے جو وہی ایوان طلا ہے جو روضہ مطہر سے صحن میں وارد ہونے کا راستہ ہے۔ ایوان غربی جو صحن سے مسجد اعظم میں وارد ہونے کا راستہ ہے۔ مشرقی دالان صحن عتیق سے صحن نو میں وارد ہونے کا راستہ ہے، یہ صحن چھوٹا ہونے کے باوجود باجلالت ایوانوں اور متعدد حجروں کی وجہ سے ایک خاص خوبصورتی کا حامل ہے۔ اس صحن اور اس کے اطراف کے ایوانوں کو شاہ بیگی بیگم دختر شاہ اسماعیل صفوی نے ۹۲۵ھ میں بنوایا تھا۔

یہ آستانہ مقدسہ حضرت معصومہ علیہا السلام کے ہنری و معماری آثار کا ایک مختصر خاکہ تھا۔ اسلامی ہنری مندوں کے لئے مناسب ہے کہ اس بلند و بالا عمارت کو جس میں ہنر کے خزانے پوشیدہ ہیں نزدیک سے دیکھیں اور اس کے موجدوں کو داد و تحسین سے نوازیں۔

حرم کے ستارے

بعض مشہور شخصیتیں جو حرم مطہر میں دفن ہیں :

مسجد اعظم

آیت اللہ العظمیٰ سید حسین طبا طبائی بروجردی

مسجد بالا سر

آیت اللہ العظمیٰ شیخ عبد الکریم حائری یزدی حجۃ الاسلام حکیم
آیت اللہ العظمیٰ سید محمد تقی خوانساری علامہ طباطبائی
آیت اللہ العظمیٰ سید صدر الدین صدر آیت اللہ میرزا ہاشم آملی
آیت اللہ العظمیٰ سید محمد رضا گلپائگانی آیت اللہ محمد تقی بافقی
آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد علی اراکی آیت اللہ شہید مطہری
آیت اللہ العظمیٰ سید محمد علی بہاء الدینی آیت اللہ عبد النبی عراقی
آیت اللہ العظمیٰ سید احمد خوانساری آیت اللہ پسندیدہ
آیت اللہ مرتضیٰ حائری آیت اللہ شیخ ابو القاسم قمی
آیت اللہ سید مصطفی خوانساری آیت اللہ سید محمد انگجی
آیت اللہ حاج آقا روح اللہ کمالوند آیت اللہ سید عباس مہری
حجۃ الاسلام و المسلمین اشراقی

مسجد طباطبائی

حجۃ الاسلام مولائی (سابق متولی حرم) شہید آیت اللہ ربانی شیرازی
شہید آیت اللہ ربانی املشی شہید حجۃ الاسلام محمد منتظری
شہید حجۃ الاسلام فضل اللہ محلاتی آیت اللہ وجدانی

شہید حجۃ الاسلام موسوی دامغانی شہید آیت اللہ قدسی

شہید حجۃ الاسلام عباس شیرازی

صحن بزرگ (اتابکی(

)آیت اللہ شیخ فضل اللہ نوری (حجرہ، ۴۱) آیت اللہ محقق داماد (حجرہ، ۴۱

)شہید حاج مہدی عراقی) حجرہ، ۴۳) حجۃ الاسلام کوثری (حجرہ، ۴۳

)شہید سر لشکر قرنی (حجرہ، ۳۷) آیت اللہ سید رضا صدر (حجرہ، ۳۱

)آیت اللہ سید احمد زنجانی) حجرہ، ۳۱) شہید آیت اللہ مفتح (حجرہ، ۲۴

شہید محمد جواد یالمہ (حجرہ، ۲۴) قطب راوندی) صحن اتابکی(

)حجۃ الاسلام شیخ حسن نوری) حجرہ، ۳) شاعر پروین اعتصامی) حجرہ، ۱

)حجۃ الاسلام سید عزیز طباطبائی (حجرہ، ۱۴

صحن عتیق

)آیت اللہ فیض قمی) ایوان طلا) مقبرہ خدام آستانہ مقدس (حجرہ، ۱ و ۱۱

)عارف فرزانہ حاج اسماعیل دولابی) حجرہ، ۲

نوٹ: جن بزرگوں کے نام یہاں پر ذکر کیئے گئے ہیں ان کے علاوہ اور بھی شخصیتیں ہیں

جو حرم مطہر حضرت معصومہ علیہا السلام میں دفن ہیں۔

حرم مطہر میں منعقد ہونے والے پروگرام

نماز جماعت:

نماز صبح :۔پہلی جماعت ۔ آیۃ اللہ صلواتی دامت برکاتہ کی اقتدا میں

دوسری جماعت ۔ آیۃ اللہ شبیری زنجانی دامت برکاتہ کی اقتدا میں

نماز ظہر و عصر:۔

حرم مطہرم میں آیۃ اللہ اشتہاردی کی اقتدا میں

مسجد اعظم میں آیۃ اللہ سبحانی دامت برکاتہ کی اقتدا میں

مغرب عشاء:۔

حرم مطہرمیں آیۃ اللہ شبیری زنجانی دامت برکاتہ کی اقتدا میں

مسجد اعظم میں آیۃ اللہ امینی دامت برکاتہ کی اقتدا میں

دوسرے پروگرام

احکام شرعی کا بیان:۔ہر روز آدھا گھنٹہ نماز مغرب سے پہلے

ختم قرآن :۔ہر روز نماز ظہر و عصر کے بعد

پیام حرم :۔ہر پنجشنبہ و جمعہ کو شعراء سے شروع ہو کر خطباء پر ختم ہوتا ہے ۔

دعائے توسل:۔ہرچہار شنبہ کی شب میں نماز مغرب و عشاء کے فوراًبعد۔

شبی با قرآن :۔ہرچہار شنبہ میں مختلف قرّا کی موجودگی میں نماز مغربین کے فوراًبعد ۔

دعائے کمیل :۔ہر شب جمعہ بعد از نماز مغربین۔

دعائے ندبہ :۔ہر روز جمعہ ہنگام طلوع آفتاب

زیارت جامعہ کبیرہ :۔ہر شب جمعہ دس بجے

ان کے علاوہ حرم مطہر کے خدّام کا ہرروز صبح ساڑھے سات بجے وشام ۷/ بجے اپنا

مخصوص پروگرام ضریح مطہر کے سامنے منعقد ہوتا ہے ۔

حرم مطہر کے دفتری امور

حضرت فاطمہ معصومہ ''سلام اللہ علیہا''کی ملکوتی بارگاہ آپ کے دفن ہونے کے دن (دس ربیع الثانی ۲۰۱ھ) سے آج تک ائمہ اطہار و بزرگان دین و تمام موالیان اہلبیت (س) کے لئے مرکز احترام ٹھہری ہے ،اس بارگاہ کی ہر طرح کی خدمت خدام کے لئے

ایک فخر کی بات ہے ۔ حرم مطہر کے دفتری امور ہر زمانے میں اسی وقت کے متولی کی مصلحت اندیشی کے مطابق مختلف رہے ہیں ۔

لیکن ان امور میں جس قدر ترقی حضرت آیۃ اللہ حاج شیخ علی اکبر مسعودی خمینی کے متولی ہو نے کے بعد جنہیں رہبر معظم نے اس عہدہ کے لئے انتخاب کیا دیکھنے میں آئیں وہ واقعاً قابل داد و تحسین ہیں ۔

لہٰذا اس مقام پر ہم چاہتے ہیں کہ قارئین کی خدمت میں ان دفتری امور کا ایک مختصر خاکہ پیش کریں ۔

مال و متاع سے متعلق دفتر:۔

اس ادارے کی ذمہ داریاں کافی اہم ہیں ہر طرح کے مالی امور کے فرائض اسی دفتر میں انجام دیئے جاتے ہیں ۔

حساب و کتاب کا دفتر:۔

اس ادارے کا کام چار حصوں پر مشتمل ہے ۔

۱) دستاویز کا جاری کرنا

۲)دستا ویز کے تحقیقی امور کا انجام دینا

۳) انہیں رکارڈ میں رکھنا

۴)انہیں ایک خاص روش پر منظم کرنا اور انہیں نئے حساب وکتاب کے آلات سے منظم کرنا،

جمع اور خرچ کا دفتر:۔

یہ ادارہ چار شعبوں پر مشتمل ہے جن کے اسماء اس طرح ہیں ۔

۱)ہدایا ونذورات

۲) دایرہ وصول

۳) واحدبودجہ و اعتبارات

۴) واحد در آمد۔

سرمایہ کی حفاظت کا دفتر:۔

اس ادارہ پر تمام اموال کی حفاظت کی ذمہ داری ہے جیسے حرم سے متعلق تمام عمارتوں اور اسٹور میں رکھی تمام اشیاء پر دقیق نظارت ۔ حرم کے تمام متاع کو آئین نامہ کے مطابق تدوین کرنا اور ان اشیاء سے مربوط دفاتر میں رجسٹرڈ کرانا ۔ اشیاء پر ان کا کوڈ لکھ کر حرم مطہر کے دفتر اموال کے سپرد کرنا۔

خادموں سے متعلق دفتر:۔

یہ ادارہ حرم مطہر کی ایک خاص خدمت کرتا ہے جیسے حرم کی مخصوص ضرورتوں کو مہیا کرنا خدّام کی تنخواہ مقرر کرنا انہیں انعامات سے نوازنا۔ ان سے متعلق امور کی چھان بین کرنا خدام کی مشکلات کو حل کرنا ،تمام چیزوں کو حرم کے مخصوص قانون اور ملک کے عمومی قانون کے مطابق کرنا ۔

تعمیری امور سے متعلق ادارہ:۔

یہ ادارہ حرم کے اندر تمام چھوٹے بڑے تعمیری کام کو انجام دیتا ہے ۔

بعض وہ امور جنہیں ادارے نے گزشتہ قریب میں انجام دیا ہے مندرجہ ذیل ہیں : صحن بزرگ کے تعمیری کام ،تمام ایوانوں کی مرمت خاص کر ایوان آئینہ ، صحن عتیق، حجروں کے اندرونی حصوں اور چھتوں کی مرمت ،مقبروں کی مرمت ۔

اسی طرح ضریح بنوانا روشن دانوں کی مرمت ، گنبد کے سونے کی تبدیلی اس ادارے کی نا قابل فراموش کار کردگیاں ہیں ۔

مشینری دفتر:۔

یہ ادارہ مختلف شعبوں پر مشتمل ہے حرم کے تمام برقی امور کی ذمہ داریاں اسی ادارے کے سپرد ہیں حرم کے تمام سردی و گرمی کے سیسٹم اسی ادارے کے سپرد ہیں صاف پانی کا تہیہ کرنا اور اس طرح کے تمام امور اس ادارے کے ذمّہ ہیں ،برق چلے جانے کے بعد جنلیٹر کے ذریعے بجلی کی سپلائی اسی ادارے کی ذمہ داری ہے ۔

سکریٹری:۔

یہ ادارہ حرم کے تمام دفتری مکتوباب اور دستاویز کو ضبط و ثبت کرتا ہے اور انہیں نئے آلات میں ریکارڈ کرتا ہے۔

حرم کے وسائل سے متعلق ادارہ:۔

اس ادارہ کی ذمہ داریاں ہر ان چیزوں کو مہیہ کرنا جن کی ضرورت حرم کے مہمان سرا اور دوسرے شعبوں کو ہے، حرم مطہر میں خدمت کرنے والے افراد کی مشکلات کا حل بھی یہی ادارہ کرتا ہے مخصوص افراد کو تحائف سے نوازنا قرض الحسنہ دینا اور اسی طرح کی دوسری امداد اور کھانے کے ٹوکن کی تقیم کرنا۔

تمام املاک کی نظارت کا دفتر:۔

یہ ادارہ مختلف شعبوں پر تقسیم ہوتا ہے موقافات کے سلسلے کے ضروری امور کی انجام دہی شہری ملکیت ،زراعتی ملکیت میں ضروری اقدامات اٹھانا۔

ہیلتھ سینٹر:۔

اس ادارے کے تحت نظر مختلف ہسپتال ہیں جن میں ایک ہسپتال شہر جعفریہ میں واقع ہے اور ایک کلینک حضرت معصومہ کے نام سے منصوب ہے جو حرم ہی سے متصل ہے۔ صحت و سلامتی کے ضروری دستورات بھی اسی ادارے کی ذمہ داریاں ہیں ۔

نشر و اشاعت کا دفترہ۔

تمام تبلیغی اور تحقیقی امور اسی ادارے کی ذمہ داری ہے کتب خانوں کی تاسیس اور کتابوں کی نشر و اشاعت بھی اسی ادارے کی ذمہ داری ہے ۔حرم کے زائرین کے لئۓ ہر طرح کی شہولت فراہم کرتا ہے۔

۱۳۸۴ ہ ش سے شورای فرہنگی نامی ادارہ قائم ہوا ہے اس کے بعد ۱۳۸۵ ہ ش میں معاونت فرہنگی نامی ادارہ کی تاسیس ہوئۓ ۔

آرٹ سے متعلق دفتر:۔

ان تمام امور کی نگہداری اور انہیں ان کی اور انہیں اپنی حالت پر باقی رکھنا اس ادارے کی ذمہ داریاں ہیں ۔

میوزیم:۔

اس میوزیم میں تمام آثار قدیمہ کی حفاظت کی جاتی ہے جو چند شعبوں پر مشتمل ہے ۔
خطی قرآن ، ظروف سفال (مٹی کا ایک قسم کا برتن) کاشی کاری ، قیمتی اشیاء کی حفظ و نگہداری ۔

بین المللی دفتر۔

دور دراز سے آئے ہوئے زائرین کا استقبال ان کی رہنمائی کرنا اس ادارے کی ذمہ داری ۔ تمام مکتوباتی اور ارتباطات ، ملک سے باہر کتاب کا بھیجنا اور حرم سے مخصوص سائٹ کی تنظیم کرنا اس ادارے کی اہم ذمہ داریوں میں سے ایک ہے ۔ :
((www.ma s o u me h .c o m سائٹ کا ایڈریس

حرم مطہر کا مرکزی دفتر:۔

اس ادارے کی مختلف ذمہ داریاں ہیں ہر طرح کا نظم برقرار کرنا ۔ کفش داریوں (جوتا چپل رکھنے کی جگہ) کے سلسلے میں ضروری اقدامات اٹھانا ، امانت کے طور پر رکھے گئے سامان کے رکھنے کی جگہ کے سلسلے میں کوشاں رہنا ۔ اسی حرم کے تمام دفاتر سے مربوط رہنا اس ادارے کی ذمہ داریاں ہیں ۔

اقتصادیات کا دفتر:۔

یہ ادارہ اقتصادی امور کا نگراں ہے جو مجموعا پانچ شعبوں پر مشتمل ہے: زراعت کے امور، بنجر زمینوں کے سلسلے میں خصوصی اقدامات اٹھانا۔ نشر و اشاعت کے امور اسی طرح کے تعمیری امور اس ادارے کے ذمہ ہیں ۔جن کا مختصر خاکہ قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں :

کھیتی باڑی اور جانوروں نگہداری کا شعبہ۔

کھیتی باڑی کے مخصوص اصول اور اس فن کے ماہرین سے بنجر زمینوں کے احیاء کے لئے مدد حاصل کرنا اسی طرح فصل کی زیادتی کے سلسلے میں ضروری اقدامات اٹھانا جو ملکیت جعفر آباد، مزرعہ عصمتیہ ، والیجرد، شریف آباد ، علی آباد سراجہ اور چہار دانگہ سیرو میں واقع ہے۔

جعفر آباد کی زمین :۔

یہ ملکیت موسسہ زائر کے تحت نظر زمینوں میں ایک وسیع زمین ہے ،جگہ کے لحاظ سے بہت ہی ممتاز ہے کیونکہ کھیتی باڑی اور جانوروں کی نگہداری کے لئے کافی مناسب ہے۔

ادارہ ہر طرح سے نظارت کے فرائض انجام دیتا ہے چاہے وہاں کام کرنے والے ۵۲ /کسائی کی کارکردگی ہو یا وہاں ضرورت کی چیزوں کو وقت پر مہیہ کرنا ہو ۔

اس کے علاوہ بھی ادارہ کی کارکردگی ناقابل فراموش ہے جیسے پستہ انگور وانار کے باغات لگانا اور ان کی بہتری کے لئے ہر طرح کی جدید معلومات حاصل کرنا ۔

اگر آپ اس زمین کو غائرانہ نظر سے دیکھیں تو آپ کو بہ خوبی احساس ہو گا کہ یہاں پر ادارہ نے تمام ان چیزوں کی رعایت کی ہے جسے اس فن کی ماہرین نے بتایا ہے ۔

اس زمین پر چار گہرے کنوئیں اور ایک دوزنالی ہے جو اس ۱۱۰ /ہیکٹر زمین کو پانی فراہم کرتے ہیں ۔

مزرعہ عصمتیہ :۔

بہترین استعداد کی حامل یہ زمین کھیتی باڑی ،جانوروں کی نگہداری اور صنعتی امور کے لئے کافی ناسب ہے لیکن پانی کی کمی کی وجہ سے اس جگہ کھیتی کرنا کافی سخت ہے ۔

ان تمام مشکلات کے باوجود قابل دادو تحسین ہیں مزرعہ عصمتیہ کے عہدیداران جن کی غیر معمولی سعی وکوشش کے نتیجے میں یہ زمین کافی نفع بخش ثابت ہوئی ۔

اہم کارکردگی :۔

۱۔پستہ و انگور کے باغ لگانا ۲۔مختلف قسم کی اناج اور دوسرے اشیاء کی زراعت ۳۔ ۵۰۰۰ /ہزار گوسفند اور ۱۰۰۰ /گائے کی نگہداری

موقوفہ والیجرد:۔

اس منطقہ کا شمار قم کے قناتی علاقے میں ہوتا تھا یہ پورا وقف ۱۲۰ / ہیکٹر زمین اور دو قسم کے ٹیوب ویل (جس میں ایک الیکٹریک اور دوسرا ڈیزل سے چلتا ہے)پر مشتمل ہے:یہاں پر بھی ایک بیس ہیکٹر کا باغ لگایا گیا اور مختلف اقسام کی زراعت ہو تی ہے۔

موقوفہ شریف آباد:۔

یہ وقف کی زمین قم کے شمال میں واقع ہے اس کی مساحت ۲۵۰ / ہیکٹر ہے۔ اس جگہ پر بھی پستہ کا ایک وسیع باغ لگایا گیا ہے جس کی مساحت ۷۲ / ہیکٹر ہے دوسرے اوقاف کی طرح یہاں پر بھی مختلف انواع و اقسام کی زراعت ہوتی ہے۔

علی آباد سراجہ

اس زمین کی مساحت ۲۷۰ / ہیکٹر ہے جس میں تین گہرے کنویں ہیں شہر قم کے جنوب میں پچیس کلویٹر پر واقع ہے زمین کے زمین کے نمکزار اور بلندی کی وجہ سے یہاں کی زراعت کافی متاثر ہے اسی وجہ سے یہاں زراعت کے امور تدریجا انجام دیئے جاتے ہیں ۔ اس جگہ پر بھی ایک پستہ کا باغ لگایا ہے جس کی مساحت ۱۰۰ / ہیکٹر ہے ۔ مختلف انواع کی زراعت بھی یہاں ہوتی ہے۔

چہار دانگہ سیرو

۵۰ / ہیکٹر پر مشتمل یہ نا ہموار زمین قم کے جنوب میں واقع ہے یہاں پر پستہ و زرد آلو و بادام اور انگور کے باغات لگائے گئے ہیں جس کی مساحت ۵۰ / ہیکٹر ہے۔

بخش فنی و عمرانی

اس ادارے کی ذمہ داریاں حرم سے باہر، حرم کی تمام ملکیت کا تعمیری کام کرانا اور اس کے علاوہ وہ دوسرے تمام امور کو انجام دینا جو ضروری ہیں ۔

بخش فرہنگی و انتشاراتی

یہ شعبہ چاپ و نشر کے فرائض انجام دیتا ہے۔ اس شعبہ کی اہم کارکرگی ذیل ہیں ۔ ۱ ۔ کتاب کی نشر و اشاعت

۲۔ صحافت

۳۔ کتابوں کے اسٹال

بخش بازرگانی

یہ شعبہ کتابوں اور دوسری اشیاء جو حرم کی جانب سے ہوتی ہیں انہیں فروخت کرتا ہے۔

امور شرکت ها

چوں کہ بعض کمپنیوں میں حرم مطہربھی شریک (سہم رکھتا) ہے اسی وجہ سے یہ شعبہ وجود میں آیا تاکہ اس سلسلے کے تمام امور اچھے طریقہ سے انجام پا سکے۔

حرم مطہر کے دفاتر کے فون نمبر:۔

دفتر متولی محترم : ۶۔ ۷۷۴۱۴۳۴

نمابر آستانہ: ۷۷۴۱۴۳۵

دفتر معاون محترم : ۷۷۱۴۳۷

امور بین الملل : ۷۷۴۱۴۴۱

مدیریت حرم: ۷۷۴۳۰۵۷

دفتر انتظامات صحن حرم : ۷۷۴۱۴۸۷

مسجد اعظم: ۷۷۵۵۸۸۰

دفتر مدیر نظافت: ۷۷۴۱۴۳۹

میوزیم: ۷۷۴۱۴۹۱

کتب خانہ: ۷۷۴۱۴۴۰

پیام آستانہ: ۲۹۲۴۴۴۸

دفتر مجلہ کوثر: ۷۷۳۵۴۷۸

موسسہ زائر: ۲۰ ۔ ۹۳۷۳۱۶

کتاب فروشی: ۷۷۴۲۵۱۹

ہوٹل قم: ۱۵ ۔ ۷۷۱۹۸۰۸

ادارہ املاک: ۷۷۴۱۴۸۹

معاونت فرہنگی: ۷۷۳۵۲۲۵

بعض قابل دید اماکن کا تعارف

بیت النور:۔

میدان میر (۴۵ یتری عماریاسر) میں ایک عزاخانہ اور مدرسہ ستیہ نامی واقع ہے جو حضرت فاطمہ معصومہ کی حیات طیبہ میں موسی بن خزرج کا مکان تھا۔ حضرت معصومہ نے اسی جگہ اپنی زندگی کے باقی پر برکت دن یاد خدا میں بسر کیا۔

منزل امام خمینی:۔

یہ قابل دید جگہ محلہ یخچال قاضی خیابان معلم قم میں واقع ہے، یہ دو منزلہ عمارت تہہ خانہ پر مشتمل ہے عمارت کے جنوبی حصہ میں صحن واقع ہے مکان کا نقشہ اس طرح ہے کہ وہاں واقع دو سیڑھیوں نے مکان کو دو اندرونی و بیرونی حصوں میں تقسیم کر دیا ہے ۔ عمارت کے شرق میں موجودہ کمرہ مراجع کرام و امام خمینی کے مخصوص جلسوں کے کام آتا تھا۔ عمارت کی ظاہری حالت دیکھ کر اس بات کا اندازہ باآسانی لگایا جا سکتا ہے کہ اس کی تعمیر اس قرن کے اوائل میں ہوئی تھی۔

اس گھر کو امام خمینی نے ۱۳۳۵ ہ ش میں خرادا اور ۱۳۴۵ ہ ش تک آپ کا یہ گھر تھا لیکن پہلوی حکومت نے جس وقت آپ کو دربدر کیا یہ گھر دفتر بن گیا۔

آج بھی یہ جگہ آپ کی یاد میں باقی رکھی گئی ہے جہاں روز آنہ بہت سے لوگ دور دور سے اس کو دیکھنے کے لئے آتے ہیں۔

مدرسہ فیضیہ:۔

مدارس کی دنیا کا ایک مشہور ترین مدرسہ ہے تیرھویں قرن کے نصف اول میں یہ مبارک مدرسہ مدرسہ آستانہ کا جاگزیں بنا۔

معتبر متون تاریخی کے مطابق یہ مدرسہ چھٹے قرن (ہجری قمری) کے اواسط میں موجود تھا، دو طبقوں پر مشتمل یہ مدرسہ جس کے نیچے کے چالیس کمرے عصر قاچار سے تعلق رکھتے ہیں۔ اوپری چالیس کمروں کی تعمیر چودھویں قرن (ہجری قمری) میں حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ عبد الکریم حائری کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔ مدرسہ کا سب پرانہ حصہ مدرسہ کے جنوبی ایوان میں جو ۹۲۹ ہ ق خوبصورت کاشی کاری سے مزین تھے۔ مدرسہ حرم سے اتنا قریب ہے کہ حرم مطہر کے صحن عتیق کا دروازہ مدرسہ فیضیہ کی جانب سے ہے۔

مسجد جامع:۔

شہر قم کی دو ایوانی مساجد میں سے ایک ہے جو بشکل مربع و مستطیل تعمیر ہوئی ہے اس کے گنبد خانوں کا باہم متوازن اتصال چھٹے قرن (ہجری قمری) سے تعلق رکھتا ہے۔

مسجد امام حسن عسکری کے بعد یہ مسجد قم کی سب سے قدیمی مسجد ہے متون تاریخی کے مطابق اس کے گنبد کی تعمیر ۵۲۹ھ ق میں ہوئی جو فتح علی شاہ کا زمانہ تھا ۔ اس بات کی تصدیق مسجد کے کتیبوں سے ہوتی ہے ۔

لیکن مسجد کا جنوبی ایوان اور گنبد کی رنگ کاری کا تعلق صفوی دور سے ہے ۔ مسجد کا شمالی ایوان اور شرق و غرب میں واقع شبستان عصر قاچار کے شاہکار ہیں ۔

مسجد امام حسن عسکری (س):۔

مرکز شہر میں حرم کے ابتدائی سڑک رودخانہ کے پہلو میں واقع ہے مسجد کافی وسیع ہے یہ مسجد امام حسن عسکری علیہ السلام سے منسوب ہے ۔ تیسرے قرن ہجری میں امام حسن عسکری (س) کے وکیل نے امام کے حکم سے اس مسجد کی تعمیر کروائی، یہ مسجد عظیم خصوصیات کی حامل ہے اس مسجد میں آیۃ اللہ محمد تقی خوانساری کا درس بھی ہوتا تھا، جس درس میں امام خمینی و آیۃ اللہ اراکی جیسی شخصیت شرکت فرماتی تھیں ۔

آج بھی اس عظیم الشان مسجد میں مستقل نماز جماعت اور مذہبی پروگرام منعقد ہوتے ہیں ۔ ۱۳۷۷ ہ ش سے اس مسجد میں پھر سے تعمیری کام شروع کیا گیا ہے دوسری زمین کا بھی مسجد میں اضافہ کیا گیا ہے ۔ جس کی وجہ سے اب ہزاروں افراد ایک وقت میں مسجد سے شرفیاب ہو سکتے ہیں ۔

حرم مطہر کا میوزیم:۔

یہ میوزیم روئے زمین کے عظیم خزانوں پر مشتمل ہے میوزیم بننے سے پہلے وقف و ہدئے کی چیزوں کی خزانہ نامی جگہ پر رکھی جاتی تھیں لیکن اشیاء کی حفاظت نے متولی حضرات کی نظر میوزیم کی طرف مبزول کرائی۔

اسی وجہ سے آبان ماہ (شمسی مہینہ) ۱۳۱۴ ہ ش میں میوزیم بنایا گیا جو ۱۳۴۳ ہ شمسی تک باقی رہا اس کے بعد ان تمام نایاب کم نظیر آثار کی حرم ہی سے ملحق ایک عمارت میں نمائش لگائی گئی یہاں تک کہ اس ۱۳۷۰ ہ ش میں ایک مخصوص عمارت میوزیم کے لئے آمادہ کی گئی اس عمارت کے بعد میوزیم کو ایک حیات نو حاصل ہوئی ۱۹ / تیر ۱۳۷۲ ہ ش سے اعلیٰ پیمانے پر میوزیم کا آغاز ہوا اس جدید یہ عمارت کی مساحت ایک ہزار میٹر بشکل مربع ہے دو طبقہ اس عمارت کو چند شعبوں میں تقسیم کیا گیا ہے ایک شعبہ نمائش کا ہے ایک شعبہ کا تعلق میوزیم کے دفتری امور سے ہے اسی عمارت میں ایک شعبہ بنایا گیا ہے جس کا کام میوزیم کی موجودہ اشیاء کی ہر طرح سے حفاظت ہے یہ عمارت حرم مطہر سے ملحق ایک وسیع میدان میں واقع ہے جسے میدان آستانہ کہا جاتا ہے۔

مسجد جمکران:۔

حسن بن مثلہ بیان کرتے ہیں: سہ شنبہ بتاریخ ۱۷ / رمضان المبارک ۲۹۳ھ آدھی رات گزر چکی تھی میں اپنے غریب خانہ میں محو خواب تھا اسی اثنا مجھے ایک جماعت نے یہ کہہ کر اٹھایا کہ تمہیں امام زمانہ نے یاد کیا ہے۔ میں خو کو آمادہ کرکے دروازہ پر پہنچا اور ان نورانی ہستیوں کو سلام کیا ان لوگوں نے میرے سلام کا جواب دیا پھر میں ان کے ہمراہ اس جگہ پر پہنچا جہاں آج مسجد جمکران واقع ہے۔

میری نظر ایک تخت پر پہنچی جس پر نہایت نفیس قالین بچھا ہوا تھا اور اس پر دو نورانی شخصیت تشریف فرما تھیں۔ جن میں ایک کی عمر مبارک تیس سال رہی ہوگی تکیہ سے ٹیک لگائے بیٹھے ہوئے تھے، اسی پرنور شخصیت کے قریب ہی ایک سن رسیدہ نورانی شخصیت بھی تشریف فرما تھی جن کا سن مبارک تقریبا ۶۰ / سال رہا ہوگا ان بزرگ کے ہاتھوں میں ایک کتاب تھی جسے وہ اس جوان کے سامنے پڑھ رہے تھے۔ تخت کے اطراف میں پروانوں کی طرح لوگوں کی ایک جماعت تھی جن کی تعداد ساٹھ کے قریب رہی ہوگی۔ ان میں سے بعض سفید اور بعض سبز لباس میں یاد خدا میں مصروف تھے۔

ان نورانی شخصیتوں میں سے جن کا سن زیادہ تھا یعنی حضرت خضر (س) نے مجھے بیٹھنے کے لئے کہا اور پھر امام وقت نے مجھے میرے نام سے مخاطب کیا اور فرمایا: جاؤ اور حسن مسلم سے کہو کہ تم اس زمین پر جو بھی کام کرتے ہو وہ صحیح نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس زمین پر کسی طرح کا کام کرنے کی اجازت نہیں ہے کیوں کہ اس زمین کو خداوند عالم نے دوسری زمینوں پر فضیلت دی ہے۔

اس جگہ پر ایک مسجد بنائی جائے، حسن مسلم سے کہو کہ اگر ہمارے حکم کی تعمیل نہ کی تو جس طرح دو جوان بیٹوں کا غم دیکھا ہے اسی طرح پھر مشکلات کے ذریعہ خداوند عالم انہیں آگاہ کرے گا۔

حسن بن مثلہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا مولا کتنا اچھا ہوتا اگر میری بات پر آپ کی جانب سے کوئی تائید ہوتی تاکہ اسے سچ ہونے کا یقین ہو جائے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: تم سید ابو الحسن الرضا (یہ شہر قم کی بزرگ شخصیت میں سے تھے) کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ تمہارے ہمراہ جائیں۔ حسن مسلم سے ہمارا حق لے کر ایک مسجد بناؤ۔ پھر امام نے فرمایا: لوگوں سے کہو اس جگہ کا احترام کریں اور جب یہاں آئیں تو چار رکعت نماز مذکورہ طریقہ پر پڑھیں۔ دو رکعت نماز احترام مسجد مثل نماز صبح بجا لائیں جس کی ہر دو رکعت میں سورہ "حمد" کے بعد سات مرتبہ سورہ "قل هوالله احد" پڑھیں اور رکوع و سجود میں ذکر رکوع اور سجود بھی سات مرتبہ پڑھیں اس کے نماز تمام کریں۔

پھر دو رکعت نماز صاحب الزمان (س) پڑھیں، اور جب سورۂ حمد پڑھ رہے ہوں اور "اِیَّاکَ نَعبُدُ وَ اِیَّاکَ نَستَعِینُ" پر پہنچیں تو اسے ۱۰۰ / مرتبہ پڑھیں اس کے بعد سورۂ حمد مکمل کریں اور اس کے بعد سورہ "قل هو الله احد"

پڑھیں ۔ دوسری رکعت بھی اسی طرح پڑھیں اور ہر رکوع و سجدہ میں اس کا ذکر سات مرتبہ پڑھیں اور جب نماز تمام ہو جائے حمد پروردگار کریں اور حضرت فاطمہ زہرا (س) کی تسبیح پڑھیں اور تسبیح پڑھنے کے بعد سر سجدہ میں رکھیں اور ۱۰۰ / مرتبہ محمد وآل محمد پر صلوات بھیجیں ۔

اور اس وقت حضرت نے اس طرح فرمایا: "فَمَن صَلاّ ھا فَکَا نَّما صَلیّٰ فِی البْ َیتْ ِ العْ َتِیق "جس نے بھی یہ دو رکعت نماز پڑھی گویا اس نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی ہے۔ حسن بن مثلہ کہتے ہیں: جب امام کا بیان ختم ہوا تو مجھ سے فرمایا: اب جاؤ ابھی میں آپ کی خدمت سے رخصت ہو رہا تھا کہ مجھے پھر صدا دی اور کہا: ایک بکری جس کی نشانیاں یہ ہیں اسے جعفر کاشانی کے گلہ سے خریدنا اور کل شب جو ۱۸ / رمضان ہے اسے اسی مکان پر لاکر ذبح کرنا ۔ اس کا گوشت بیماروں کے درمیان تقسیم کرنا تاکہ خداوند عالم انہیں شفا عطا فرمائے۔

امام (س) کا بیان سننے کے بعد جیوں ہی میں چلا امام نے پھر فرمایا: میں سات (یا ستّردن) اسی جگہ ہوں ۔

گھر لوٹنے کے بعد صبح کے انتظار نے مجھے سونے نہ دیا ، صبح کے پہلے ہی پہر میں اپنے دوست " علی المنذر " کے گھر پہنچا اور اسے پورے واقعہ سے آگاہ کیا پھر اپنے دوست کے ہمراہ اسی جگہ پر پہنچا جہاں کل رات مجھے لے جایا گیا تھا ۔ خدا کی قسم جس طرح سے امام نے گزشتہ رات فرمایا تھا ، اس زمین کے چاروں طرف زنجیر اور کیلوں لگا ہوا دیکھا۔

میں بہت تیزی کے ساتھ شہر قم سید ابو الحسن الرضا کے گھر کی طرف چل پڑا ان کے دولت کدے پر پہنچ کر دروازے پر موجود افراد سے میں نے اپنا تعارف کرایا تو ان لوگوں نے کہا تمہارا انتظار تو سید ابو الحسن الرضا صبح سے کر رہے ہیں ۔ گھر میں داخل ہونے کے بعد میں نے سلام کیا ۔ سید ابو الحسن الرضا نے میرا والہانہ استقبال کیا اور اس سے پہلے کہ میں کچھ عرض کروں وہ گویا ہوئے حسن مثلہ میں نے کل رات میں خواب میں دیکھا کہ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے حسن بن مثلہ نامی ایک شخص جمکران سے تمہارے پاس آئے گا اس کی بات پر بھروسہ کرنا کیوں کہ وہ جو کچھ کہے گا وہ میری بات ہے اس کی باتوں کو نظر انداز نہ کرنا۔

بتاؤ بات کیا ہے ۔ حسن بن مثلہ کہتے ہیں میں نے پورا واقعہ تفصیل کے ساتھ ان کی خدمت میں بیان کیا واقعہ تمام ہونے کے بعد بلافاصلہ گھوڑے آمادہ کئے گئے اور ہم دونوں جمکران کی طرف نکل پڑے وہاں پہنچے تو جعفر کاشانی نامی گلہ بان پہلے ہی سے موجود تھا ہم اس بکری کی طرف لپکے جس کی نشاندہی امام (س) نے کی تھی اسے پکڑنے کے بعد جعفر کاشانی کے پاس آئے اس نے بکری دیکھ کر کہا کہ اس سے پہلے میں نے اس بکری کو کبھی نہیں دیکھا صبح سے میں اسے پکڑنا چاہ رہا تھا لیکن یہ میری گرفت میں نہ آسکی جب کہ آپ حضرات نے اسے بآسانی پکڑ لیا۔

حسن بن مثلہ کہتے ہیں کہ بکری لے کر میں اسی جگہ پر پہنچے جہاں کل رات بتایا گیا تھا اسے اسی جگہ ذبح کیا اور اس کے گوشت کو مریضوں کے درمیان تقسیم کیا پھر اس جگہ پر لکڑی کی ایک مسجد بنائی ۔ سید ابو الحسن الرضا نے زنجیروں کو جمع کیا اور اسے اپنے

گھر لے جا کر ایک صندوق میں بند کر دیا۔ جس کسی مریض نے اپنے کو اس زنجیر سے مس کیا خداوند عالم نے اسے شفا عطا فرمائی۔ سید ابو الحسن الرضا کی وفات کے بعد جب اس صندوق کا قفل کھولا گیا تو وہاں کیلوں اور زنجیروں کا نشان تک نہ ملا۔(نجم الثاقب(اس عظیم الشان مسجد میں آج ہزاروں عقیدت مند سر نیاز خم کر کے کاسہ گدائی پر کرتے ہیں۔

مسجد کی عمارت گزشتہ کئی صدیوں سے بدلتی رہی اور آج اس مسجد کا شمار ایران کی بڑی مساجد میں ہوتا ہے۔ شمع ولایت کے پروانے ہر ہفتہ جمع ہو کر شمع حیات کے ظہور کی دعا مانگتے ہیں۔

مسجد جمکران دو بہاڑیوں کے درمیان قم و کاشان کے راستے میں واقع ہے۔ ۱۳۷۹ ہ ش میں آیۃ اللہ وافی، رہبر معظم انقلاب اسلامی کے حکم سے مسجد کے اولین متولی اور نگراں بنائے گئے۔

شہر قم میں مشہور امام زادہ

شہر قم یوں تو ہمیشہ سے شیعوں کی توجہ کا مرکز رہا ہے لیکن حضرت فاطمہ معصومہ (س) کی وفات کے بعد ائمہ طاہرین علیہم السلام کے چاہنے ولوں کا وطن بن گیا ۔ ائمہ کی اولاد اور بزرگان دین کے حضور نے اس آسمان ولایت پر چار چاند لگا دیا ہے اس بات کا اندازہ ائمہ کی کثیر تعداد اولاد جو چار سو چولیس تک پہنچتی ہے بہتر طور پر لگایا جا سکتا ہے۔

اس مقام پر ہم بہتر سمجھتے ہیں کہ ان میں سے بعض مشہور ہستیوں کی زیارت گاہوں کا ایک اجمالی خاکہ قارئین کی خدمت میں پیش کریں ۔ ۱ ۔ امام زادہ احمد بن محمد حنفیہ کا مقبرہ ،بلوار ۱۵ / خرداد پر واقع ہے۔

۲۔ امام زادہ شاہ سید علی کی زیارت گاہ ،بلوار ۱۵ / خرداد، میدان شہید صادقی پر واقع ہے۔

۳۔ چار امام زادوں کا مقبرہ (حسین اور ان کے فرزند حسن ، محمد اور محسن) ایک ساتھ بلوار ۱۵ / خرداد ۲۰ / متری حائری پر واقع ہے۔

۴۔ امام زادہ شاہ احمد بن قاسم کی زیارت گاہ، خیابان سمیہ میدان معلم پر واقع ہے۔

۵۔ امام زادہ حمزہ کا مقبرہ، خیابان آیۃ اللہ طالقانی میدان کہنہ کے روبرو واقع ہے۔

۶۔ امام زادگان چہل اختران ، خیابان آیۃ اللہ طالقانی پر واقع ہے۔

۷۔ امام زادہ موسیٰ مبرقع کا مقبرہ ، خیابان طالقانی ،چہل اختران ہی میں واقع ہے۔

۸۔ امام زادہ علی موسیٰ الرضا کی زیارت گاہ نکوئی ہسپتال کے سامنے خیابان آیہ اللہ طالقانی پر واقع ہے۔

۹۔ امام زادہ سید سر بخش (اسماعیل) کی زیارت گاہ خیابان آیۃ اللہ طالقانی پر واقع ہے۔

۱۰ ۔ امام زادہ ناصر الدین کا مقبرہ ،چہار راہ بازار، مسجد امام حسن عسکری کے سامنے واقع ہے۔

۱۱ ۔ امام زادہ جمال و جعفر غریب کے مقبرے ،کاشان روڈ پر قبرستان بقیع سے پہلے واقع ہے۔

۱۲ ۔ امام زادہ سلطان محمد شریف کی زیارت گاہ خیابان انقلاب مسجد چہار مرداں کے سامنے واقع ہے۔

۱۳ ۔ امام زادہ علی ابن جعفر کا مقبرہ خیابان انقلاب میدان امام حسین (س)، گلزار شہدا پر واقع ہے۔

۱۴ ۔ امام زادہ ابراہیم اور ان کے والد محترم محمد کا مقبرہ خیابان نیروی ہوائی (شاہ ابراہیم) پر واقع ہے ۔

۱۵ ۔ امام زادہ شاہ جعفر کی زیارت گاہ خیابان نیروی ہوائی (شاہ ابراہیم) پر واقع ہے۔

۱۶ ۔ امام زادہ سید معصوم کی زیارت گاہ نیروگاہ کے آخر میں پٹرول پمپ سے پہلے واقع ہے۔

۱۷ ۔ امام زادہ سید عبد اللہ ابیض (قلعہ صدری) کا مقبرہ خیابان نیروی ہوائی "ہائی وے روڈ

کے بعد" واقع ہے۔

۱۸ ۔ امام زادہ سید جمال الدین (شاہ جمال) کا مقبرہ خیابان اراک پر چیک پوسٹ سے پہلے واقع ہے۔

۱۹ ۔ امام زادہ احمد اور ان کے فرزند کا مقبرہ خیابان امام موسیٰ صدر میدان الہادی پر واقع ہے۔

۲۰ ۔ امام زادہ صفورا کی زیارت گاہ خیابان خاکفرج فلکہ الہادی پر واقع ہے۔

حوزہ علمیہ کا اجمالی تعارف

گزشتہ کئی سالوں سے شہر قم دنیائے شیعیت کا علمی و ادبی مرکز بنا ہوا ہے، قم کی یہ مرکزی حیثیت مراجع تقلید و علماء دین و سطوع عالیہ کی طالب علموں کی وجہ سے ہے۔

یہ طلاب، طالب علمی کے زمانے سے ہی سے تالیف و تحقیق میں مشغول رہتے ہیں۔

یہی چیزیں سبب بنی کی سطح کے طلاب دین کا اس شہر میں ہجوم ہے۔ اس عظیم الشان حوزہ علمیہ کے سلسلے میں ائمہ (س) کے نورانی کلام ملتے ہیں، مصحف ناطق حضرت امام صادق (س) فرماتے ہیں: ایک زمانہ آئے گا جب قم سے علوم و ادب کی کرنیں پھوٹیں گی جو مشرق و مغرب کو شامل ہوں گی ۔یہاں تک کہ دوسرے شہروں کے لئے ایک نمونہ بن جائے گا اور اس روئے زمین پر ایسا کوئی نہ ہوگا جس تک قم کے علمی و دینی فیوض نہ پہنچ سکے وہ وقت خدا کی حجت اور ہمارے قائم کے ظہور کا ہوگا۔ (بحار الانوار)، ج/ ۶۰ ص/ ۲۱۳

معصوم کے قول میں حوزہ علمیہ قم کا ذکر سبب بنا کہ ہم اپنی اس کتاب میں اس حوزہ کی تاریخ کا اجمالی خاکہ قارئین کی خدمت میں پیش کریں ۔ شہر مقدس قم کی مذہبی و علمی کاوش اشعریوں کے زمانے کی طرف پلٹتا ہے یہ ستم دیدہ افراد عراق کی ظالم و جابر حکومت سے پریشان ہو کر عش آل محمد میں آگئے ۔

اس شہر میں ہجرت کے بعد ان افراد نے یہاں تعمیری کام کے علاوہ مذہب حقہ کی ترویج میں بھی پیش قدم رہے مذہبی کارواں کے میر کارواں عالم، محدث عبد اللہ بن سعد اشعری تھے جنھوں نے اس شہر کو آباد کرنے کے علاوہ اس زمین پر علمی و مذہبی مسائل کے پودا بھی لگایا۔ اس کے آنے والے افراد جیسے زکریا بن آدم، احمد بن اسحق قمی، ابراہیم بن ہاشم، علی بن بابویہ (شیخ صدوق) وغیرہ نے اس پودے کے رشد و نمو کے لئے انتھک سعی و کوشش کیں یہاں تک کہ یہ ننھا سا پودا توانا درخت ہو گیا ۔ اب نقل روایات کا سلسلہ چل نکلا اس خلوص کے ساتھ یہ کام شروع کیا گیا تھا کہ یہ بات مشہور ہو گئی کہ شہر قم کے رجال حدیث مورد اطمینان ہیں ۔

نقل حدیث کوئی آسان کام نہیں ہے اسی لئے علماء قم نے اس وادی میں احتیاط کا دامن نہیں چھوڑا بغیر فحص و جستجو کے کسی کی تائید نہیں فرماتے تھے یہ لوگ اس سلسلے میں اس قدر سخت تھے کہ جو لوگ اس مورد میں سادہ لوح یا سست عقیدہ تھے انہیں اس شہر سے باہر کر دیا کرتے تھے۔ دوسری طرف مرحوم ملاصدرا جیسے نادر الزمن فلسفی اور حکیم کی اصفہان سے قم کی طرف ہجرت کی۔ قم کی علم و حکمت کا یہ دوسرا صفحہ ہے۔ ان ولایت کے پروانوں کا اس شہر میں یکے بعد دیگرے جمع ہونا جیسے حکیم فیض کاشانی کا آنا اس شہر کے حسن کو دوبالا کرتا ہے۔

ان بزرگ ہستیوں کے آنے کے بعد اس شہر میں باب العلم کی بیٹی کی چوکھٹ پر فیضیہ نامی ایک مدرسہ کی سنگ بنیاد رکھی گئی جس کے سبب قم کے شہریوں میں فکری رشد و نمو ہوا شمع علم کے روشن ہونے کے بعد ظاہر ہے کہ علم کے پروانوں کو کون روک سکتا ہے ہر طرف سے علم کے دوست افراد پروانہ وار اس شہر کی طرف بڑھنے لگے۔ انصاف نہ ہوگا اگر ہم اس جگہ میرزا قمی جیسے نادر الزمن کا ذکر نہ کریں آپ کی انتھک کوششوں نے علمی مناروں کو کافی بلند کیا۔

قاچاریہ حکومت کی بھی اس شہر پر خاص توجہ رہی ہے۔ (یہ ایک ترک قبیلہ کا نام ہے جس نے ایران میں قاچاری حکومت قائم کی تھی) قاچاریہ حکومت کے آخری دور اور پہلوی حکومت کے ابتدائی دور میں حوزہ علمیہ نجف اشرف اپنی دیرینہ اور طولانی تاریخ کے ساتھ علم دین کے عاشقوں کے اجتماعی کا مرکز بن گیا۔ اب علم دوست حضرات کی تمام توجہ اس مقدس شہر کی جانب مبذول ہو گئی۔ حوزہ علمیہ قم میں ایک خاموشی سی چھا گئی تھی۔ لیکن اس شہر میں مقیم علماء طلاب و طلاب کرام مرکز علم سے کافی دور ہونے کے بعد بھی بزرگوں کی اس یاد کو مٹنے نہ دیا درس و تدریس کے جلسوں سے علم و فضیلت کے چراغوں کو روشن رکھا۔ یہ ادا خالق اکبر کو اس قدر پسند آئی کہ اس نے اراک سے طلوع ہونے والے ایک آفتاب علم یعنی آیۃ اللہ العظمیٰ حاج شیخ عبد الکریم حائری کو ۱۳۰۰ ئہ میں بھیج دیا۔ آپ کے علمی جلسوں نے شہر قم کو ایک بار پھر چراغاں کر دیا طالب علموں اور دانش مندوں کے جسموں میں ایک تازہ روح پھونک دی۔

آپ نے ایک اساسی قدم اٹھایا اور یہ کہ مدرسہ فیضیہ کے بالکل بغل میں مدرسہ دار الشفا کی بنیاد رکھی یہ اس دور کے جوان طلاب کرام کی خوش نصیبی کی ایک واضح نشانی ہے۔ انہیں چند سالوں میں حوزہ علمیہ قم کا نام حوزہ علمیہ نجف اشرف کے برابر لکھا جانے لگا۔

آیۃ اللہ العظمیٰ شیخ عبد الکریم حائری کی وفات کے بعد اس حوزہ کا دور زرین ختم ہوتا نظر آنے لگا کیوں کہ ظلم و جور کے بادل پہلوی حکومت کی شکل میں اس حوزہ کے سر پر منڈلانے لگے لیکن بہت جلد حضرت معصومہ کے طفیل علماء ثلاث مرحوم آیۃ اللہ حجت، مرحوم آیۃ اللہ سید محمد تقی خوانساری اور مرحوم آیۃ اللہ صدر کی شکل میں ایک تیز آندھی نے ان بادلوں کو چھانٹ دیا۔

۱۳۲۲ ۂ میں حضرت آیۃ اللہ حاج آقای حسین طباطبائی بروجردی کی ہجرت اور آپ کے عمیق دروس اور اس دور کے فضلا کے تمدن و تہذیب کے سلسلے میں کیئے جانے والے اساسی کام قم حوزہ کی طاقت میں اضافہ تھا، دوسری طرف مرحوم آیۃ اللہ العظمیٰ حاج سید ابوالحسن اصفہانی کی وفات (شہر نجف اشرف میں) کے بعد عالم تشیع کا مرجع قم بن گیا کیوں کہ آیۃ اللہ بروجردی قم ہی میں مقیم تھے لہٰذا اب طلاب علوم دینیہ کا رخ نجف سے قم کی جانب ہوا آپ کے بابرکت نے حوزہ علمیہ قم کو حوزہ نجف اشرف کے ہم ردیف کر دیا، گرچہ آپ کی وفات کے بعد حوزہ علمیہ قم میں کافی نشیب و فراز آئے اور طلاب دین ایک مرتبہ پھر نجف اشرف کی جانب ہجرت کرنے لگے مگر اب حوزہ علمیہ قم کی جڑیں کافی مضبوط ہو چکی تھیں لہٰذا کوئی خاص اثر نہ پڑا۔

پہلوی حکومت کے خلاف امام خمینی کے قیام اور ۱۵ /خرداد، ۱۳۴۱ء ش میں طلاب اور عام لوگوں کا قتل عام حکومت کی طرف سے حوزہ پر اثر انداز ہوا۔ علم دوست حضرات اس پرآشوب ماحول میں بھی اپنے ہدف سے دور نہ ہوئے تھے بلکہ ذمہ داری بڑھ گئی تھی یہاں تک کہ ۱۳۵۷ ۂ ش میں امام خمینی کی عاقلانہ رہبری کے ساتھ انقلاب اسلامی کامیاب ہوا حوزہ علمیہ کی رونق میں بھی کافی اضافہ ہوا۔

انقلاب اسلامی کے بعد عراق کی بعثی حکومت نے ایران پر ایک دیرپا جنگ لاددی اور حوزہ علمیہ نجف پر ظلم و بربریت کا پہاڑ توڑا ۔ بعثی حکومت نے حوزہ علمیہ نجف کے بلند مرتبہ علماء کو شہید کیا، قید خانوں میں رکھا ان کو شکنجہ دیا اور کچھ کو شہر بدر کیا گیا ۔ ایسے ماحول میں حوزہ علمیہ قم نے ان علمی ہستیوں کو اپنے جوار میں پناہ دی جس کے نتیجہ میں آج بھی اس ملکوتی شہر میں علماء و فقہا کی ایک کثیر تعداد موجود ہے حال حاضر میں تقریبا ساٹھ ہزار و دانشمند حضرات درس و تدریس میں مشغول ہیں ۔ مراجع کرام کی زعامت اور ایک خاص نصاب جس میں زیادہ تر کام خاص علوم پر ہو رہا ہے جو ایک روشن مستقبل کی نوید دے رہے ہیں ۔ اس شہر مقدس میں مدارس کی تعداد تقریبا پچاس تک پہنچتی ہے۔

ان علمی مدارس کے علاوہ آج حوزہ علمیہ قم میں بہت زیادہ تعداد میں تحقیقی ادارہ بھی ہیں یہ ادارے خود ایک مستقل علمی دریا ہیں ۔ حوزہ علمیہ قم کے یہ تمام امتیازات حضرت فاطمہ معصومہ کے برکتی وجود سے ہیں ۔ اور اس سلسلے میں غیر معمولی کوشش انقلاب اسلامی اس اس کے قائد امام خمینی کی ہیں اور آج اس انقلاب اسلامی کے ناخدا رہبر معظم حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای دامت برکاتہ ہیں ۔ آخر میں ہم موت کی آغوش میں سونے والے بزرگان کے علو درجات اور موجودہ حضرات کی توفیقات میں اضافہ کی دعا کرتے ہیں ۔

مرکز جہانی علوم اسلامی

انقلاب اسلامی کے بعد دنیا بھر سے علوم اسلامیہ کے دوستداران کسب علوم کی خاطر اس مقدس شہر کی جانب عازم سفر ہوئے ۔ حوزہ علمیہ قم کا یہ شعبہ رہبر معظم کی نظارت میں مرکز جہانی علوم اسلامی کے نام سے تاسیس ہوا۔ الحمدللہ آج تقریبا دس ہزار طلاب دنیا کے نوے ملک سے آکر اس مرکز کے زیر نظر حصول تعلیم اور تحقیق میں مشغول ہیں ۔

جامعۃ الزہراء (س)

انقلاب اسلامی کے ابتدائی دور ہی سے خواتین کے اسلامی علوم و معارف کے تحصیلی اشتیاق کو دیکھتے ہوئے قم کے حوزہ علمیہ نے ایک شعبہ خواتین سے مخصوص "جامعۃ الزہراء" کے نام سے تاسیس کیا یہ پہلا قدم تھا اس سلسلے کا ۔ مگر اس کے بعد اس جیسے بہت سے مدارس وجود میں آئے۔

حال حاضر میں بیس ہزار طالبات موجود ہیں جن میں ایرانی و غیر ایرانی دونوں ہیں جو اس مدارس میں علمی مدارج طے کر رہی ہیں ۔

قم کے بعض تحقیقی و تعلیمی مراکز

بنیاد نہج البلاغہ۔ خیابان حجتیہ۔ مدرسہ حجتیہ کے سامنے۔

پژوہشکدہ باقر العلوم۔ میدان جانبازان، ابتدائے خیابان دورشہر۔

دانشکدہ دار الحدیث۔ خیابان ۱۵ / خرداد، قم کاشان روڈ پر ہے۔

پژوہشکدہ حوزہ و دانشگاہ۔ بلوار امین بلوار شہید صنیع خانی۔

جامعۃ القرآن۔ خیابان شہداء، کوچہ ممتاز، فرعی دوم پلاک ۲۵۔

دبیر خانہ کنگرہ دین پژوہان کشور۔ خیابان شہداء، کوچہ ممتاز۔

مجمع جہانی اہلبیت (س)۔ ابتدای بلوار امین، بلوار جمہوری اسلامی۔

مرکز پژوہشہای اسلام صدا و سیما۔ بلوار امین۔

مرکز تحقیقات کمپیوٹری علوم اسلامی۔ ابتدای بلوار امین، بلوار جمہوری اسلامی۔

مرکز جہانی علوم اسلامی۔ چہار راہ شہدا، خیابان معلم، ہوٹل صفا کے سامنے۔

موسسہ آل البیت لاحیاء التراث۔ خیابان فاطمی، کوچہ ۹، پلاک ۱۰۳۔

موسسہ تنظیم و نشر آثار امام خمینی۔ خیابان شہدا، کوچہ ممتاز، پلاک ۸۴۔

کتب خانہ آیت اللہ العظمی نجفی۔ خیابان آیت اللہ نجفی، ٹیلفون: ۷۷۴۹۹۷۰۔

کتب خانہ آیت اللہ خامنہ ای۔ خیابان ساحلی، ٹیلفون: ۷۷۲۰۷۶۰۔

مدرسہ و کتب خانہ آیت اللہ گلپایگانی۔ خیابان آیت اللہ نجفی، ٹیلفون: ۷۷۰۳۰۷۶۔

مجتمع فرہنگی، ہنری، ورزشی نور۔ خیابان توحید (نیروگاہ)، بلوار شاہد، ٹیلفون: ۸۸۲۴۶۱۵۔

فرہنگسرای جوان۔ انتہای خیابان ۱۹ دی (باجک)، ٹیلفون: ۶۶۵۸۸۶۵۔

نگارستان اشراق۔ خیابان شہدا، ٹیلفون: ۷۷۴۴۵۲۷۰۔

کتب خانہ و دار التحقیق آستانہ مقدسہ۔ میدان آستانہ، ٹیلفون ۷۷۴۱۴۴۰۔

حوزہ کے مراکز

حوزہ علمیہ کے قم کے مدیریت۔ خیابان حضرتی مدرسہ دار الشفاء۔ فون ۷۷۰۰۲۸۴

مرکز جہانی علوم اسلامی۔ خیابان معلم روبرو ہوٹل صفا۔

جامعہ مدرسین حوزہ علمیہ قم ۔ خیابان معلم ۔ ۳۔ ۷۷۴۰۷۷۱

دفتر تبلیغات اسلامی۔ چہار راہ شہداء ۔ ۷۷۳۰۰۰۱

جامعۃ الزہراء ۔ سالاریہ خیابان بو علی سینا

آیات عظام کے دفاتر

دفتر مقام معظم رہبری مدظلہ العالی۔ خیابان شہداء ۔ فون: ۷۴۷۴

آیۃ اللہ العظمیٰ بہجت ۔ خیابان شہداء ۔ فون: ۷۷۴۳۲۷۱

آیۃ اللہ العظمیٰ فاضل لنکرانی ۔ سہ راہ بازار ۔ فون: ۷۷۴۲۰۵۰

آیۃ اللہ العظمیٰ تبریزی خیابان ارم کوی ارک ۔ فون: ۷۷۴۴۲۸۶

آیۃ اللہ العظمیٰ وحید خراسانی ۔ خیابان شہداء ۔ فون: ۷۷۴۰۶۱۱

آیۃ اللہ العظمیٰ زنجانی ۔ بلوار شہید منتظری ۔ فون: ۷۷۴۰۳۲۲

آیۃ اللہ العظمیٰ مکارم شیرازی۔ خیابان شہداء ۔ فون: ۷۷۴۳۱۱۱

آیۃ اللہ العظمیٰ صافی گلپایگانی۔ خیابان انقلاب۔ فون: ۷۷۱۵۵۱۱

آیۃ اللہ العظمیٰ نوری ہمدانی ۔ خیابان شہداء کوچہ بیگدی: ۷۷۴۱۸۵۰

آیۃ اللہ العظمیٰ سیستانی ۔ خیابان معلم محلہ یخچال قاضی: ۷۷۴۱۴۱۶

دینی سوالوں کے جوابات کے دفاتر

سوالات شرعی حرم مطہر۔ فون: ۳۳ ۔ ۷۷۴۱۴۲۵

صحن عتیق۔ (داخلی) ۳۲۸۳ صحن اطابکی: (داخلی) ۳۲۶۸

سوالات عقیدتی۔ فون: ۷۷۴۳۱۱۱ و ۷۷۴۳۱۲۰

سوالات علوم قرآنی و تفاسیر۔ فون: ۷۷۴۰۸۰۴

سوالات حدیث۔ فون: ۷۷۱۰۰۱۰

عورتوں سے متعلق سوالات (جامعۃ الزہراء) فون: ۵۸۴۸۲۹۳

پوسٹ بکس نمبر: ۳۳۷۵ ۔ ۳۷۱۸۵ ۔

بعض اشاعتی مراکز

الہادی (چاپ قرآن) خیابان خاکفرج ، میدان الہادی ، جنب مدرسہ الہادی ۔ فون--: ۶۶۱۱۱۲۵

انصاریان (دنیا کے مختلف زبانوں کی اسلامی کتابوں کی چاپ) خیابان شہداء ابتدائی کوچہ ۲۲ ۔ فون : ۷۷۴۱۷۴۴ ۔

دفتر انتشارات اسلامی (جامعہ مدرسین قم) بلوار امین ، بلوار جمہوری اسلامی ۔ فون: ۲۹۳۳۵۱۷

زائر (انتشارات حرم مقدس) ابتدائے ۴۵ متری صدوق ، میدان شہید مفتح ۔ فون: ۲۹۳۴۵۰۰ موسسہ در راہ حق (عقیدتی کتابیں) میدان شہداء خیابان آیۃ اللہ نجفی مرعشی ، کوچہ ۲۰ پلاک ۶ ۔ فون: ۷۷۴۳۲۳۲

مسجد مقدس صاحب الزمان (امام زمانہ سے مربوط کتابیں) مسجد جمکران ۔ فون : ۷۷۲۷۶۵۶ بوستان کتاب (انتشارات دفتر تبلیغات اسلامی) میدان شہدائ

قم کے رسالہ و مجلات

اخبار ہفتہ، ۱۹ دی ۔ خیابان شہدا کوی ۲۵ پلاک ۲ ۔ فون: ۷۷۳۵۵۵۵

اخبار ہفتہ ،پیام۔ خیابان مجتبیٰ جنب قرآن و عترت ۔ فون: ۷۷۳۶۷۲۶

اخبار ایمان ۔ خیابان انقلاب پلاک ۵۰۶ ، فون : ۲۵۲۲۲۷۷

فوجی ، انتظامی پولیس اور ٹرافک پولیس کے مراکز

پولیس چوکی شمارہ ۲۲ ۔ حرم مطہر، خیابان ساحلی۔ فون: ۷۷۴۱۴۲۴

پولیس چوکی شمارہ ۱۱ ، ابتدائے خیابان دور شہر کوچہ [۱]

پولیس چوکی شمارہ ۲چہار راہ بازار ۔ ابتدائے خیابان ۱۹ دی ۔ فون: ۷۷۲۲۰۲۴

پولیس چوکی شمارہ ۱۳ خیابان استگاہ راہ آہن ، فون: ۶۶۰۶۰۸۴

پولیس چوکی ۱۵ ،خرداد ۴۵ متری ۱۵ خرداد۔فون: ۷۷۲۲۰۸۰

پولیس چوکی شمارہ ۱۵ بلوار امین ، کوی صادقی ، فون: ۲۹۲۲۳۹۰

پولیس چوکی شہرک امام خمینی ابتدائے شہرک ، فون : ۲۹۲۹۹۲۰

پولیس چوکی شمارہ ۱۷ خیابان امام خمینی ۔ فون: ۶۶۰۲۰۳۳

پولیس چوکی شیخ آباد، شیخ آباد۔فون: ۸۸۳۴۷۱۵

پولیس چوکی جمکران۔جادہ کاشان، روستای جمکران ۔ فون ۳۳۲۰ ۔ ۰۲۵۲۳۲۳

پولیس چوکی کہک ۔ جادہ کاشان ۔ بخش کہک ۔فون: ۳۴۳۲ ۔ ۰۲۵۲۴۲۲

پولیس چوکی حاجی آباد۔ خیابان ایستگاہ چہار راہ حاجی آباد،فون: ۳۳۶۴ ۔ ۰۲۵۲۳۲۳

دفتر آگاہی ۔ خیابان ساحلی ، لواسانی ، فون: ۱۳۰ و ۷۷۲۲۰۴۲

پولیس چوکی، شمارہ، ۸ ۔ خیابان امام خمینی بلوار شہید حاج خداکرم، فون : ۶۶۰۰۲۳

پولیس چوکی جعفر آباد، جادہ قم گازران بخش جعفر آباد، فون: ۲۸۰۰ ۔ ۰۲۵۲۶۲۲

دفتر مبارزہ با مواد مخدر۔ بلوار امین، ۲۰ متری گلستان ، فون: ۱۲۸ و ۲۹۳۳۰۶۸

دفتر اجتماعی ۔ خیابان ساحلی ، لواسانی ، فون: ۷۷۲۷۹۰۰

دفتر ٹرافک پولیس ۔ ابتدائے بلوار امین ۔ فون: ۲۹۲۲۰۳۰ و ۲۹۳۳۰۰۰

عدالتی مراکز

دادگستری ۔ خیابان ساحلی لواسانی ، فون: ۳۴ ۔ ۷۷۲۲۰۳۳

دادگاہ خانوادہ۔ خیابان ایستگاہ ۔ فون ۷۔ ۶۶۲۰۸۵۵

ستاد خبری دادگستری۔ ۱۹۵

داد سرا نظامی ۔ خیابان امام موسیٰ صدر خاکفرج

دادگاہ انقلاب ۔ خیابان ساحلی لواسانی، فون: ۷۷۲۷۴۷۲

ضروری ٹیلیفون نمبر، تین رقمی

ٹلی فون لائن میں خرابی: فون۔ ۱۱۷ ٹیلی فون سے متعلق جواب کے لئے: فون ۔ ۱۱۸

ٹلی فون پر بات کرنا اور دن: فون۔ ۱۲۶ اطلاعات ٹیلی فون ایکسچینج : فون ۔ ۱۳۵

ٹیلی فون پوسٹ :فون ۔ ۱۹۳ ٹائم اور شرعی اوقات کی معلومات: فون۔ ۱۱۹

پولیس نیروی انتظامی کا مرکزی دفتر فون۔ ۱۱۰ پوسٹ آفس: فون۔ ۱۴۰

پولیس کا مرکز: فون ۱۱۶ پولیس کا دفتر اطلاعات فون۔ ۱۴۶

یکسی ڈنٹ ٹرافیک پولیس :فون۔ ۱۹۷ ستاد مبارزہ با مواد مخدار: فون۔ ۱۲۸

دفتر ثبت نام مواد مخدر: فون ۔ ۱۲۰ ادارہ معلومات :فون ۔ ۱۳۰

دفتر امر بالمعروف و نہی از منکر۔ ۱۴۵ حراست دادگستری۔ ۱۹۵

ستاد خبری ادارہ اطلاعات۔ ۱۱۳ اطلاعات سپاہ پاسداران ۔ ۱۱۴

ستاد خبری ادارہ بازرسی۔ ۱۲۴ قم کا امرجینسی مرکز۔ ۱۱۵

مرکز پیام آتش نشانی :۔ ۱۲۵ گیس کمپنی کا امداد و حوادث کا نمبر ۱۹۴

امداد و حوادث شعبہ لائٹ۔ ۱۲۱ موسم کے بارہ میں معلومات ۔ ۱۳۴

ٹیلی فون ٹیکسی ۔ ۱۳۳ ندائے قرآن ۔ ۱۴۴

مختلف اہم مراکز کے ٹیلیفون نمبر

استانداری ۔ خیابان ساحلی فون ۔ ۷۷۱۶۰۲۰۱

ستاد تسہیلات زائر۔ بلوار شہید منتظری ۔ ۷۷۴۴۶۳۵

شہرداری قم۔ خیابان باجک فلکہ جہاد فون ۔ ۷۷۰۴۰۰۱

بنیاد مستضعفان و و جانبازان ۔ بلوار ۱۵ / خردادرفون۔ ۷۷۱۶۹۲۶

بنیاد شہید۔ خیابان شہید فاطمی (دور شہر) ۶۔ ۷۷۳۶۹۹۵

اوقاف و امور خیریہ۔ گلزار شہدا میدان امام حسین، فون ۔ ۳۔ ۷۷۵۶۰۲۰۱

ادارہ اماکن ۔ میدان شہداء ۷۳۶۷۲۴

فرمانداری قم ۔ میدان جہاد ۷۷۱۱۵۲۴

ریڈیو اسٹیشن قم ۔ خیابان بلوار امین، ۲۔ ۲۹۳۹۰۴۰

ریلوے اسٹیشن قم۔ خیابان استگاہ، ۵۔ ۶۶۱۷۱۴۱

ادارہ آموزش و پرورش۔ خیابان ساحلی، لواسانی میراث فرہنگی۔ خیابان انقلاب فون۔ ۷۷۳۶۰۸۲

اتوبوسرانی۔ جادہ قدیم تہران، فون ۔ ۱۱ ۔ ۶۶۲۰۳۰۸

بینگ پوسٹ خیابان امام خمینی ، فون ۳۔ ۷۷۵۷۵۴۱

بنیاد ۱۵ ، خرداد۔ خیابان آیۃ نجفی ۷۷۴۳۰۸۵

پوسٹ آفس میدان ۷۲ تن ،فون ۶۶۵۸۴۳۹

تعزیرات حکومتی۔ ۱ ۔ ۶۶۱۹۰۶

ٹیکسی یونین ۔میدان ۷۲ تن ۶۶۵۶۵۵۶

بازرسی و نظارت ۹۔ ۶۰۷۰۸۸

سازمان تبلیغات اسلامی بلوار امین خیابان جمہوری اسلامی

ادارہ فرہنگ و ارشاد اسلامی بلوار امین ، جمہوری اسلامی

قم کے مرکزی بینک

بینک ملی ـ خیابان انقلاب: ۸۸۶۴۱۷۲

بینک صادرات ـ بازار ۷۷۲۳۳۱۲

بینک کشاورزی ـ خیابان امام: ۶۶۰۱۰۱۳

بینک مسکن ـ خیابان ۱۹ دی، ۷۷۲۲۲۸۶

بینک ملت ـ ۴۵ متری عمار یاسر: ۷۷۲۶۰۱۲

بینک سپہ خیابان امام ـ فون: ۳ـ ۶۶۲۰۴۲۱

بینک تجارت ـ خیابان آذر، ۵ـ ۷۷۵۶۲۱

بینک رفاہ کارگران ـ میدان مطہری ـ ۶۶۱۲۷۳۴

بیمہ کے مراکزی شعبے

دانا بلوار امین، ۸ـ ۱۹۱۶۷۷

ایران ـ خیابان شہدا ـ ۷۷۳۲۷۷۴

البرج، خیابان شہدا فاطمی ـ ۹ـ ۷۷۳۳۴۲۸

آسیا، میدان امام خمینی ـ ۲ـ ۶۶۱۶۹۸۱

پارک اور کھیل کے میدان

پارک شہید (دور شہر) ـ دور شہر فلکہ جانبازان

پارک عوارض (۷۲ تن) ابتدائے توبان قم تہران

بوستان علوی ـ ابتدائے جادہ قدیم اصفہان

بوستان مہدی ـ انتہائے خیابان ۱۹ دی

پارک شاہد ـ فلکہ ۷۲ تن

پارک لالہ ـ فلکہ ۷۲ تن

سنیما حال

استقلال ۔ خاکفرج خیابان آیت اللہ خامنہ ای ، ۶۶۳۵۰۰۹

تربیت خیابان شہید فاطمی (دور شہر) ۔ ۷۷۳۲۱۸۰

نور ۔ خیابان نیروگاہ بلوار شاہد ۔ ۸۸۵۴۶۱۵

شقایق ۔ خیابان آزادگان ۔ ۶۶۳۶۶۴۷

سوینگ پولز

الوند ۔ ۳۰ متری ہنرستان: ۷۷۴۴۸۴۴

نور ۔ نیروگاہ بلوار شاہد، مجتمع فرہنگی ، ہنری ورزش نور: ۸۸۵۴۶۱۵

نیک اندیش ۔ ابتدائے جادہ اراک: ۸۸۲۴۳۶۱

پہلوان تختی ۔ خیابان شہید فاطمی ، ورزشگاہ پہلوان تختی: ۷۷۳۹۴۹۳

شہدائے ۷ تیر ۔ میدان ۷۲ تن ورزشگاہ شہدائے ۷ تیر: ۶۶۵۱۳۳۰

شہید بنیادی ۔ میدان ۷۲ تن: سودہ (بانوان) ۔ میدان ۷۲ تن ، ورزشگاہ شہدائے ۷ تیر: ۶۶۵۳۹۴۰

ورزش گاہیں

مجتمع ورزشی شہید حیدریان ۔ بلوار امین ، ۶ ۔ ۲۹۳۲۹۵

ورزشگاہ جہان پہلوان تختی ۔ خیابان شہید فاطمی دور شہر ، ۷۷۲۲۰۸۹

ورزشگاہ شہدائے نیروگاہ ۔ خیابان نیروگاہ خیابان جواد الائمہ ، ۸۸۲۲۰۸۸

ورزشگاہ شہید طاہریان ۔ میدان آزادگان ، ۶۶۵۸۷۰۶

ورزشگاہ شہدائے ۷ تیر ۔ میدان ۷۲ تن ، ۶۶۵۱۳۳۰

پارکنگ

مرکزی ۔ خیابان آیت اللہ نجفی : ۷۷۴۳۰۱۷

مہدیہ ۔ خیابان ۱۹ / دی، ۷۷۰۳۵۴۸

رود خانہ ۔جنب پل حجتیہ

پیٹرول پمپ

انجمن حمایت از زندانیان، خیابان نیروگاہ، ۸۸۵۰۷۷

البرز۔جادہ قدیم تہران ۔ قم، ۶۶۴۰۲۷۲

امام خمینی۔ خیابان امام، ۶۶۲۰۹۲۴

مہدیہ ۔ انتہای ۴۵ متری کارگر جواد الائمہ ۔ میدان ۷۲ تن ۶۶۶۲۲۳۳

صادقی ۔ ابتدائے جادہ اراک، ۸۸۲۵۳۹۴

ضابطی ۔ خیابان آیت اللہ طالقانی، ۷۷۲۵۲۶۰

مقدس زادہ ۔ ابتدائے جادہ اصفہان، ۲۹۲۳۲۵۰

ٹیلیفونی ٹیکسی

توحید ۔ دور شہر، ۷۷۳۳۳۶۴

معلم ۔خیابان سمیہ، ۷۷۳۴۳۰۰

مہاجر ۔ میدان مطہری ۶۶۰۲۲۱۲

خیام ۔ خیابان امام، ۶۶۰۱۵۰۰

امین ۔ بلوان امین، ۲۹۳۲۵۰۰

میثم ۔ ساحلی، ۷۷۲۶۳۰۰

رفاہ ۔ نیروگاہ، ۸۸۳۷۵۷۵

ٹیکسی سیار ۔ ۱۳۳

ہوٹل، آپارٹمانی ہوٹل اور ریسٹورینٹ

ہوٹل

ہوٹل بین المللی قم۔ خیابان حضرتی، مقابل دارالشفاء: ۸۔ ۷۷۱۹۲۰۵

آریا۔ میدان آستانہ

ارم۔ خیابان آیت اللہ نجفی، ۹۱ ۔ ۸۹۷۷۴۴۰

الزہرا۔ بلوار شہید محمد منتظری، ۷۔ ۷۷۴۴۲۷۰

النبی۔ بلوار شہید محمد منتظری، ۴۔ ۷۷۴۴۲۷۰

رز۔ میدان امام خمینی، ۱۔ ۶۶۱۳۳۰۰

کوثر۔ خیابان اراک، کوی قم نما: ۷۷۹۵۵۷۸

بی بی۔ خیابان اراک، کوی قم نما: ۶۶۰۰۳۲۴

اپارٹمانی ہوٹل

باباعلی۔ انتہای خیابان انقلاب، ۷۷۳۱۹۱

۷۷۳۲۴۹۹، صفا ۔ خیابان معلم، نبش کوی شمارہ ۹

قدس ۔ خیابان انقلاب کوی الوندیہ ۔ ۷۷۳۵۲۹۹

فردوسی۔ خیابان انقلاب

قدیمی طرز کے ہوٹل

باغ صبا۔ فلکہ زنبیل آباد، ۲۹۳۷۳۷۴۳

شبستان۔ فلکہ ۷۲ تن، ۶۶۵۹۹۵۵

هزار و یکشب۔ بلوار امین، فلکہ ایران مرینوس ۔ ۲۹۲۳۲۴۵

استقبالیہ ہال

سالن غذا خوری ایران۔ بلوار امین، استگاہ دکتر صادقی : ۲۹۲۷۹۶۸

رستوران ایرج۔بلوار امین، استگاہ دکتر صادقی: ۲۹۳۵۶۰۶

سالن غذا خور میہن ۔خیابان آیت اللہ نجفی: ۷۷۴۳۴۳۳

رستوران مروارید۔بلوار امین، استگاہ زینبیہ: ۴۔ ۲۹۳۵۶۵۳

سالن غذا خوری شاندیز۔ ۴۵ متری عمار یاسر: ۷۷۵۱۴۷۵

چلو کباب توحید۔میدان شہید مطہری: ۶۶۰۳۰۹۴

چلو کباب نمونہ۔ابتدای بلوار امین: ۲۹۳۵۹۷

رستوران ناصر۔ ۴۵ متری صدوق: ۲۹۳۰۳۷۷

چلو کباب امید۔خیابان شہداء: ۷۷۴۲۱۱۱

پیتزا اکندو۔بلوار امین: ۲۹۳۴۴۳۸

مسافروں کو سہولتیں پہنچانے والے دفاتر

راہ آہن ۔خیابان ایستگاہ: ۶۶۱۷۱۵۱

آی سودا۔بلوار امین جنب تامین اجتماعی: ۳۔ ۲۹۳۳۶۱۱

اعتماد۔ابتدای ۴۵ صدوق میدان مفتح: ۲۔ ۲۹۳۴۰۵

جبروت۔بلوار امین ابتدای سالاریہ: ۲۹۳۲۶۶۲

سجاد۔ ۴۵ متری عمار یاسر مقابل ۷ متری: ۷۷۱۰۲۹۷

شادی تور۔ ۴۵ متری عمار یاسر جنب مسجد امام حسین: ۷۷۱۸۲۰۰

شہاب تور۔ابتدای ۲۰ متری زاد: ۸۸۲۳۶۳۶

شاہین تور۔بلوار امین۔ جنب ہواپیمای ہما: ۲۹۳۲۷۹۷

طاہا تور۔بلوار امین مقابل کوی زینبیہ: ۲۹۳۲۳۱۷

فاخر۔ابتدای بلوار امین جنب چلو کبابی نمونہ : ۲۹۲۴۲۴۹

فردیس۔ابتدای ۵۵ متری عمار یاسر نبش کوی عربستان: ۷۷۱۸۷۷۱

کریمہ۔بلوار نیایش جنب مصلی قدس: ۷۷۳۶۰۷۳

مراجان تور۔میدان امام خمینی : ۶۶۳۱۱۹۱

نظام زادہ۔بلوار امین مقابل کوی زینبیہ: ۲۹۱۴۲۰۸

ہدیہ تور۔بلوار امین جنب دفتر ہواپیمای دفتر ہواپیمائی ہما۔بلوار امین ایستگاہ دکتر صادقی: ۲۹۳۳۰۹۶

ترمینال مسافربری قم۔جادہ قدیم قم تہران: ۶۶۰۴۰۰۰

گلزار شہداء اور قبرستان

باغ رضوان۔خیابان امام موسیٰ صدر

باغ بہشت۔خیابان انقلاب: ۷۷۳۲۷۶۵

بہشت معصومہ۔اتوبان تہران قم: ۶۶۰۴۰۹۵

قبرستان ابو حسین۔خیابان امام موسیٰ صدر: ۶۶۰۹۹۶۳

قبرستان بقیع۔جادہ کاشان: ۷۷۲۴۷۹۹

قبرستان نو۔خیابان اراک: ۶۶۱۰۸۳۶

گلزار شہدای انقلاب اسلامی شیخان۔خیابان آیت اللہ نجفی: ۷۷۳۴۵۸۳

گلزار شہدای انقلاب اسلامی ۲ (باغ ملی)۔خیابان آیت اللہ نجفی

گلزار شہدای انقلاب اسلامی ۳ (علی بن جعفر)۔خیابان انقلاب امامزادہ علی ابن جعفر

۷۷۳۲۲۰۶۵

گلزار شہدای انقلاب اسلامی ۴۳ (امامزادہ ابراہیم)۔خیابان نیروی ہوای امامزادہ ابراہیم ۸۸۲۶۱۴۴

وادی السلام۔خیابان امام موسیٰ صدر: ۶۶۰۲۲۷۹

ہسپتالیں

نکویی، ہدایتی (دولتی)۔خیابان آیت اللہ طالقانی میدان نکویی سابق: ۵۔ ۷۷۱۴۰۰۱

کامکار عرب نیا (دولتی)۔ خیابان ۱۹ دی: ۵۔ ۷۷۱۳۵۱۱

کودکان فاطمیہ، سہامیہ (دولتی)۔ خیابان شہید لواسانی جنب دانشگاہ علوم پزشکی: ۷۔ ۷۷۱۵۲۱۴

زنان و زایشگاہ الزہرا (دولتی)۔ خیابان نیروی ہوای نرسیدہ بہ پل شہید دستغیب: ۹۔ ۶۶۵۱۸۰۲

حضرت ولی عصر (خیریہ)۔ بلوار جمہوریہ اسلامی یزدان شہر ۲۹۲۴۳۱۰

حضرت آیت اللہ گلپایگانی (خیریہ)۔ خیابان مولوی چہار راہ مولوی: ۵۔ ۶۶۱۵۵۱۱

شہید بہشتی (خصوصی)۔ بلوار شہید بہشتی: ۶۔ ۶۶۱۸۱۱

۲۴ گھنٹے کھلے رہنے والے دواخانے

دکتر سعیدی ۔ خیابان آیت اللہ طالقانی میدان نکویی: ۷۷۲۵۳۴۸

دکتر دہقان ۔ نیروگاہ بعد از فلکہ حافظ: ۸۸۵۳۹۸۵

دکتر زرین اقبال۔ میدان شہدا: ۷۷۴۲۳۵۰

نوزدہ دی۔ خیابان ۱۹ دی جنب بیمارستان کامکار: ۷۷۰۵۸۸۸

بیمارستان کودکان۔ خیابان شہید لواسانی: ۷۔ ۷۷۱۵۲۱۴

طبی مراکز

دارالشفاء آل محمد ۔ خیابان امام خمینی بالاتر از میدان: ۶۶۰۰۰۶۴

درمانگاہ حضرت معصومہ ۔ میدان آستانہ جنب حرم مطہر: ۷۷۴۱۴۳۹

دار الشفاء قرآن و عترت۔ میدان شہداء خیابان حجتیہ: ۷۔ ۷۷۴۱۵۲۶

مسجد مقدس جمکران۔ ۰۲۵۳،۲۲۵۳۲۹۹

حضرت ابو الفضل العباس(س)۔ خیابان نیرو ہوائی مقابل ۲۰ متری شہید مطہری: ۸۸۲۹۱۵۳

۷۷۴۳۳۹۱: بقیۃ اللہ اعظم (س)۔ خیابان شہید فاطمی جنب سینما تربیت کوی ۷

شہید مصطفیٰ فتاحی ۔ خیابان امام خمینی ۲۰ متری شہید بہشتی: ۶۶۰۰۱۱۱

فہرست

خیر مقدم ۴
قم کی تاریخ: ۵
صوبہ قم کا مختصر جغرا فیائی خاکہ ۶
قم کے دستی صنعت اور سوغات ۷
فرش ابریشم ۷
مٹی کی بنی ہوئی اشیائ ۷
کاشی کاری ۷
لکڑی کے اشیاء پر نقش و نگار ۷
سوہان (سوہن حلوہ) ۷
قم کی فضیلت ۷
حضرت معصومہ کی زیارت کی فضیلت ۱۱
آداب زیارت ۱۲
زیارت کا طریقہ ۱۴
حضرت معصومہ (س) کے مختصر حالات ۱۶
تاریخ ولادت ۱۶
اسماء و القاب ۱۷
لقب معصومہ ۱۹
کریمہ اہل بیت (س) ۲۲
عالمہ آل عبائ ۲۲

محدثہ آل محمد.. ۲۳
آپ کے دیگر القاب.. ۲۴
ایران کی طرف روانگی.. ۲۵
قم کی طرف روانگی.. ۲۶
وفات حسرت آیات.. ۲۶
حرم حضرت معصومہ علیہا السلام.. ۲۷
حضرت معصومہ قم علیہا السلام کے معجزات.. ۲۷
حضرت فاطمہ معصومہ سلام اللہ علیہا شعراء کی زبانی.. ۳۴
بارگاہ فاطمی (س) پر ایک نگاہ.. ۳۶
حرم مطہر کا گنبد:.. ۳۶
۲ (حضرت کا مرقد:).. ۳۶
۳ (حرم مطہر کے ایوان).. ۳۸
دوسرے دو ایوان.. ۳۸
ایوان آئینہ.. ۳۸
۴ (صحن عتیق کے منارے).. ۴۰
ایوان آئینہ کے منارے.. ۴۰
مسجد بالاسر.. ۴۱
مسجد طباطبائی.. ۴۱
مسجد اعظم.. ۴۲
مسجد کا معماری خاکہ:.. ۴۳

۷(حرم مطہر کے صحن نو (اتابکی)) ۴۳
صحن عتیق (صحن قدیم) ۴۴
حرم کے ستارے ۴۵
مسجد اعظم ۴۵
مسجد بالا سر ۴۵
مسجد طباطبائی ۴۵
صحن بزرگ (اتابکی(............ ۴۶
صحن عتیق ۴۶
نماز جماعت: ۴۶
نماز ظہر و عصر:۔ ۴۷
مغرب عشاء:۔ ۴۷
دوسرے پروگرام ۴۷
حرم مطہر کے دفتری امور ۴۷
مال و متاع سے متعلق دفتر:۔ ۴۸
حساب و کتاب کا دفتر:۔ ۴۸
جمع اور خرچ کا دفتر:۔ ۴۸
سرمایہ کی حفاظت کا دفتر:۔ ۴۹
خادموں سے متعلق دفتر:۔ ۴۹
تعمیری امور سے متعلق ادارہ:۔ ۴۹
مشینری دفتر:۔ ۴۹

سکریٹری:۔.. ۴۹
حرم کے وسائل سے متعلق ادارہ:۔.. ۵۰
تمام املاک کی نظارت کا دفتر:۔.. ۵۰
ہیلتھ سینٹر:۔.. ۵۰
نشر و اشاعت کا دفترۃ۔.. ۵۰
آرٹ سے متعلق دفتر:۔... ۵۰
میوزیم:۔.. ۵۱
بین المللی دفتر۔... ۵۱
حرم مطہر کا مرکزی دفتر:۔... ۵۱
اقتصادیات کا دفتر:۔.. ۵۱
کھیتی باڑی اور جانوروں نگہداری کا شعبہ۔... ۵۱
جعفر آباد کی زمین:۔.. ۵۲
مزرعہ عصمتیہ:۔.. ۵۲
اہم کارکردگی:۔... ۵۲
موقوفہ والیجرد:۔... ۵۲
موقوفہ شریف آباد:۔.. ۵۳
علی آباد سراجہ... ۵۳
چہار دانگہ سیرو... ۵۳
بخش فنی و عمرانی... ۵۳
بخش فرہنگی و انتشاراتی... ۵۳

بخش بازرگانی.. ۵۴
امور شرکت ها.. ۵۴
حرم مطہر کے دفاتر کے فون نمبر:۔.. ۵۵
بعض قابل دید اماکن کا تعارف ۵۵
بیت النور:۔.. ۵۵
منزل امام خمینی:۔.. ۵۶
مدرسہ فیضیہ :۔.. ۵۶
مسجد جامع:۔.. ۵۶
مسجد امام حسن عسکری (س):۔.. ۵۷
حرم مطہر کا میوزیم:۔.. ۵۷
مسجد جمکران:۔.. ۵۸
شہر قم میں مشہور امام زادہ.. ۶۱
حوزہ علمیہ کا اجمالی تعارف ۶۲
مرکز جہانی علوم اسلامی.. ۶۴
جامعۃ الزہراء (س).. ۶۵
قم کے بعض تحقیقی و تعلیمی مراکز.. ۶۶
حوزہ کے مراکز.. ۶۶
آیات عظام کے دفاتر ۶۷
دینی سوالوں کے جوابات کے دفاتر ۶۷
بعض اشاعتی مراکز.. ۶۸

قم کے رسالہ و مجلات ٦٨
عدالتی مراکز ٦٩
ضروری ٹیلیفون نمبر،تین رقمی ٦٩
مختلف اہم مراکز کے ٹیلیفون نمبر ٧٠
قم کے مرکزی بینک ٧٢
بیمہ کے مراکزی شعبے ٧٢
پارک اور کھیل کے میدان ٧٢
سنیما حال ٧٣
سوینگ پولز ٧٣
ورزش گاہیں ٧٣
پارکنگ ٧٣
پیٹرول پمپ ٧٤
ٹیلیفونی ٹیکسی ٧٤
ہوٹل، آپارٹمانی ہوٹل اور ریسٹورینٹ ٧٥
ہوٹل ٧٥
اپارٹمانی ہوٹل ٧٥
قدیمی طرز کے ہوٹل ٧٥
استقبالیہ ہال ٧٦
مسافروں کو سہولتیں پہنچانے والے دفاتر ٧٦
گلزار شہداء اور قبرستان ٧٧

ہسپتالیں.. ۷۷
طبی مراکز.. ۷۸